قراءاتِ ثلاثہ کی عظیم الشان درسی کتاب

الدُّرَّةُ المُضِيئَةُ

للإمام المحقق الشيخ محمد بن محمد الجزري الشافعي رحمه الله ٨٣٣ھ

کی شرح

القُرَّةُ المَرْضِيَّةُ

للشيخ المحقق فتح محمد پانی پتی ثم المدنی رحمه الله ١٤٠٧ھ

کی عام فہم، جامع اور شافی تلخیص

الزُّهْرَة

شرحِ دُرَّة

تالیف

محمد تقی الاسلام دہلوی

مکتبۃ القراءۃ لاہور

قراءاتِ ثلاثہ کی عظیم الشان درسی کتاب

الدُّرَّةُ المُضِيئَةُ

للإمام المحقق شمس الدين محمد بن محمد بن محمد الجزري الشافعي رحمه الله م٨٣٣هـ

کی شرح

القُرَّةُ المَرْضِيَّةُ

للإمام المحقق الشيخ فتح محمد پانی پتی ثم المدنی رحمه الله م١٤٠٧هـ

کی عام فہم، جامع اور شافی تلخیص

المعروف بہ

الزُّهْرَة

موسوم بہ

تالیف

محمد تقی الاسلام دہلوی

ناشر

مکتبۃ القراءۃ لاہور

143-B ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان فون نمبر 042-585 3171

ناشر
مکتبۃ القراءۃ لاھور پاکستان

Computed By
daisydig@saudia.com
خالد محمود غفرلہ — تدوین وتصحیح وتزئین
مکتبۃ القراءۃ لاھور

اَلْیُسْر شرح طَیِّبَۃُ النَّشْرِ فِی الْقِرَاءَاتِ الْعَشْرِ

علم قراءات کے میدان میں پہلا مرحلہ قراءاتِ سبعہ کا ہے۔ جس کیلئے شاطبیہ پڑھی پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں ہر ہر چیز کی تشریح آجاتی ہے۔ اس کے بعد دوسرا مرحلہ قراءاتِ ثلاثہ کا ہے۔ اسکے لئے علّامہ جزری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب دُرّہ پڑھتے ہیں۔ اس کے پڑھنے سے بطریق شاطبیہ قراءاتِ عشرہ کی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اس میں شاطبیہ کی نسبت کچھ اختصار ہوتا ہے۔ اس کے بعد تیسرا مرحلہ طیبہ کا ہے۔ اس میں امام جزری رحمہ اللہ تعالیٰ نے قراءاتِ عشرہ جمع کی ہیں۔ اس کتاب میں بہت سی وجوہ جو شاطبیہ اور درّہ کے طرق سے نہیں ہیں انہیں بھی پوری تحقیق اور صحیح و متصل سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ یہ وجوہ بھی اعتقاداً قرآن کریم ہی کا حصہ ہیں۔ ان کے خلاف سوچ کفر کی حدود میں داخل کر دے گی۔ اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہِ

چونکہ طیبہ فن کی آخری درسی کتاب ہے، اس لئے اس کی شرح میں انتہائی اختصار سے کام لیا ہے۔ یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ طیبّہ والی وجوہ کی ترویج کے لیے اس کتاب کا پڑھنا پڑھانا ضروری ہے۔ تب ہی پوری طرح قراءاتِ عشرہ کی معرفت حاصل ہوگی۔ توفیق اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ وَھُوَ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ

فہرست

وَاَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ (القصص:٧٧)

اربابِ علم وفضل سے عاجزانہ التجاء

انسان بھول چوک کا پتلا ہے مسودہ کئی بار پڑھا ہے اور پڑھوایا ہے۔ پھر بھی دل مطمئن نہیں تو دعویٰ بھی نہیں۔ اس لیے اہلِ علم حضرات سے عاجزانہ درخواست ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو اصلاح فرمالیں اور بندہ یا ناشر کو بھی مطلع فرمائیں۔ احسانِ عظیم ہوگا۔ فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا

اہلِ علم سے معذرت

یہ کتاب اور شرح درسی ہے جو قابل قدر پیارے عزیز طلباء کی خدمت اور ان کی سہولت کیلئے آسان ترین انداز میں لکھی ہے۔ اسمیں تخاطب بھی انہیں سے ہے، اسلئے اہلِ علم حضرات سے عفو کی درخواست ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

۱ اس شرح کا اوّلین مقصد یہ ہے کہ عزیز طلباء ناظم رحمہ اللہ کی بیان کردہ قراءات کو شرح کی مدد سے اس طرح سمجھیں اور اخذ کریں کہ کوئی وجہ رہ نہ جائے۔ اس مقصد کے حصول کیلئے آسانی کی تمام راہیں اختیار کی ہیں اور طوالت اور تداخل سے پرہیز کیا ہے۔

۲ یہ کہنے میں کوئی جھجک اور عار نہیں کہ یہ شرح کوئی نئی تاسیس نہیں ہے بلکہ امام القراء حضرت مربی مرشدی قبلہ قاری فتح محمد صاحب پانی پتی ثم مدنی قدس سرہ کی اَلْقُرَّةُ الْمَرْضِيَّةُ کی تلخیص اور اس کو مزید آسان کرنے کی سعی ہے۔

۳ شرح شاطبیہ وشرح طیبہ کی طرح یہاں بھی ہر شعر کو امتیازی حیثیت سے علیحدہ علیحدہ اور ایک ایک سطر میں رکھا ہے۔ اسمیں شائقین کیلئے سہولت ہے۔

۴ مطالب بیان کرنے کیلئے آسان سے آسان اور مختصر سے مختصر راستہ اختیار کیا ہے۔

۵ طلباء کو الجھنوں سے بچانے کیلئے ہر مسئلہ کو جدا جدا رکھنے کی کوشش کی ہے۔

٦ قصیدہ کے متن اور ضبط حرکات میں اَلْقُرَّةُ الْمَرْضِيَّةُ کی تحقیق کو اختیار کیا ہے۔

۷ اس شرح میں قرآن کریم سے حوالہ جات رکوع کی بجائے آیات سے دیئے گئے ہیں۔ ترتیب یوں ہے کہ اگر تو باب یا عنوان اسی سورۃ کا چل رہا ہو تو فقط آیت نمبر ہوں گے یعنی اس طرح (۲۴) اور اگر کسی دوسری سورۃ سے حوالہ ہے تو ساتھ اس سورۃ کا نام بھی ہوگا یعنی اس طرح : بقرہ: ۲۴ وغیرہ۔

اللہ ربّ العزت محض اپنے لطف وکرم سے اصل کی طرح راقم کی تینوں شروح کو بھی شرفِ قبولیت سے نوازے اور ان کے نفع کو عام وتام اور جاری وساری فرمائے۔ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

محمد تقی الاسلام دھلوی

ناظم علّام رحمہ اللہ کے مختصر حالات

حضرت علّامہ شمس الدّین والملّۃ ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف الجزری شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ دمشق میں ۲۵ رمضان المبارک ۷۵۱ھ بروز ہفتہ رات کے وقت پیدا ہوئے۔

حفظ قرآن کریم کے بعد ابتدائی علوم حاصل کیے۔ اس کے بعد قراءات سبعہ اِفراداً پڑھیں۔ پھر ۷۶۸ھ میں جمعاً پڑھیں۔ اسی سال حج کیا اور ۷۶۹ھ میں مصر چلے گئے۔ وہاں کے شیوخ سے تمام قراءات میں مہارتِ تامّہ حاصل کی۔ پھر دمشق، قاہرہ اور اسکندریہ کے شیوخ سے حدیث وفقہ وغیرہ کی تکمیل کی اور متعدد بار قراءات پڑھیں۔ ۷۸۵ھ تک ۳۴ سال تحصیل علوم میں مصروف رہے۔ آپ ملک شام کے پانچ سال تک قاضی القضاۃ بھی رہے اور کچھ عرصہ شیراز میں بھی قاضی رہے۔

آپ نے شیراز میں ایک مدرسہ قائم کیا۔ اسکا نام مدرسہ دارالقراٰء رکھا جس میں قرآن کریم اور قراءات کی تعلیم ہوتی تھی۔ آپ ۸۲۳ھ میں مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ دو سال کے قریب حرمین شریفین میں قیام فرمایا۔ پھر شیراز

جب استاذی المعظم حضرۃ شیخ القراء مولنا قاری محمد شریف صاحب لاہوری رحمہ اللہ نے ماڈل ٹاؤن لاہور میں تجوید وقراءات کا مرکز قائم فرمایا تو اس کا نام مدرسہ عالیہ دارالقراء رکھا۔ بعض احباب نے مشورہ دیا کہ اسکا نام مدرسہ عالیہ دارالقرآن ہونا چاہیئے۔ حضرت سکوت فرماتے رہے۔ ایک مرتبہ باہر سے کوئی پرانا شاگرد آیا اور اصرار کیا کہ مدرسہ کا نام دارالقرآن ہونا چاہیئے۔ بعض ذمہ دار حضرات بھی اس کے ہمنوا ہو گئے۔ حضرۃ والا نے جلال بھرے لہجے میں فرمایا:

"کیا سطحی باتیں کرتے ہو۔ سنو! دارالقرآن تو مؤمن کا دل ہے"۔

بندہ راقم نے بھی یہ منظر دیکھا۔ حضرۃ کے ہاں اپنے بیس سالہ تعلیمی دور میں یہ مشاہدہ ہوا کہ آپ کو غصہ بہت کم آتا تھا اور جب آتا تو کسی کی رعایت نہ فرماتے۔ دوسری بات یہ دیکھی کہ آپ ارادہ کے پختہ تھے۔ مدرسہ عالیہ دارالقراء کے قیام کے سلسلہ میں مخالفت ومشکلات کے باوجود اللہ رب العزت کی توفیق ونصرت سے آپ کے پائے ثبات میں جنبش تک نہیں آئی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ جَنَّۃَ الْفِرْدَوْسِ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔ (مؤلف)

واپس تشریف لے آئے اور یہیں ۵ ربیع الاوّل ۸۳۳ھ بروز جمعۃ المبارک دوپہر کے وقت ۸۲ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

ساری عمر حصولِ علم اور قرآن وعلومِ شرعی کی خدمت میں گزار دی۔ آپ کی تدفین مدرسہ دارالقراء شیراز میں ہوئی۔ آپ کی تالیفات سب کی سب محققانہ ہیں۔ "النشر" دو جلدوں میں آپ ہی کی تالیف ہے۔ آپ نے اس میں تمام اختلافی مسائل کی ایسی تحقیق اور چھان بین کی ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ اس وقت سے لے کر آج تک اہل علم "النشر" ہی کی تحقیق پر اعتماد کرتے چلے آرہے ہیں۔

آپ کے جنازہ کیساتھ علماء اور خواص وعوام کا اتنا ہجوم تھا کہ جنازہ تک پہنچنا اور چارپائی کو ہاتھ لگانا مشکل ہوگیا تھا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَاَدْخِلْهُمْ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الدُّرَّةُ المُضِيئَة

حضرۃ ناظم علّام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

شرح: بِسْمِ اللّٰهِ میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے تین مبارک نام ہیں۔ ان میں سے پہلا نام تو ذاتی ہے اور اسکے اسم اعظم ہونے میں کیا شبہ ہے کیونکہ اسم ذات کا مظہر ہوتا ہے۔ اَلرَّحْمٰن اور اَلرَّحِيْم یہ دونوں نام رَحْمَةٌ سے مشتق ہیں۔ جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ کا ارشادِ عالی ہے: وَرَحْمَتِىْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اعراف:۱۵۶ یعنی میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

بِسْمِ اللّٰه کی خاصیت یہ ہے جو بندہ دل کی پوری توجہ کے ساتھ ان مبارک ناموں کو زبان پر جاری کرتا ہے وہ طرح طرح کی برکتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شاندار مقصد بِسْمِ اللّٰه سے شروع نہ کیا جائے وہ برکتوں سے خالی اور محروم رہتا ہے۔ اسی لیے ناظم نے اپنے قصیدہ کو اس مبارک آیت سے شروع کیا ہے۔

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَحْدَهٗ عَلَا ۱ وَمَجِّدْهُ وَاسْئَلْ عَوْنَهٗ وَتَوَسَّلَا

و کہہ کہ سب تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو یکتا ہے، بلند ہے۔ اور اس کی تعظیم کر (دل سے بھی اور اعضاء سے بھی) ور سوال کر اس کی مدد کا اور (اسکے قرب کا)۔ وسیلہ بھی ضرور تلاش کر (یعنی نیک اعمال کر تا کہ وہ راضی ہو جائے۔ ں وسیلہ سے نیک اعمال مراد ہیں)۔

وَصَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ ۲ وَسَلِّمْ وَاٰلٍ وَّالصِّحَابِ وَمَنْ تَلَا

اور رحمتِ کاملہ نازل فرمائے مخلوق میں کی بہترین ذات یعنی حضرت محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ پر سلام بھی بھیج اور (آپ کی) آل اور اصحاب پر بھی۔ اور ان (تابعین) پر (بھی) جنہوں نے (ان کی) پیروی کی ہے۔

شرح: اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد نبی کریم ﷺ اور آپ کی آل واصحاب اور تابعین کی خدمت میں درود وسلام کا تحفہ بھی پیش کرنا چاہیے۔ تاکہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝ احزاب:٥٦ پر عمل ہو جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ درود پڑھے ہمارے گھرانے پر تو اسکا ثواب بہت بڑے پیمانہ میں ناپا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (سنن أبو داؤد)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ

وَبَعْدُ فَخُذْ نَظْمِیْ حُرُوْفَ ثَلَاثَةٍ ۳ تَتِمُّ بِهَا الْعَشْرُ الْقِرَاءَاتُ وَانْقُلَا

اور (حمد وصلوٰۃ کے) بعد تو میرے تین قاریوں کی ان وجوہ کے نظم کرنے کو لے لے۔ تَتِمُّ بِهَا: جن کے ذریعہ دس قراءتیں پوری ہو جائیں گی اور (ان قراءات کو ان معتبر اماموں سے) ضرور نقل (بھی) کر (جن کی سند رسول کریم ﷺ تک متصل ہے کیونکہ قراءات کے حاصل کرنے کا طریق یہی ہے)۔

فائدہ: یہ خطاب ان حضرات سے ہے جو قراءات سبعہ پڑھ چکے ہوں۔ اس لیے ان تین قراءات کو امام نافع، امام ابو عمرو بصری اور امام حمزہ کی قراءتوں کی روشنی میں سمجھیں اور اخذ کریں۔

كَمَا هُوَ فِیْ تَحْبِیْرِ تَیْسِیْرِ سَبْعِهَا ٤ فَاَسْئَلُ رَبِّیْ اَنْ یَّمُنَّ فَتَكْمُلَا

(یہ مضمون اسی طرح ہے) جس طرح وہ ان (قراءاتِ) سبعہ کی تیسیر کی تحبیر میں ہے۔ پس میں اپنے رب سے اس (بات) کی درخواست کرتا ہوں کہ وہ عنایت (ومہربانی) فرمائے تاکہ یہ (تینوں قراءتیں اس طرح) کامل ہو جائیں (کہ ان کی ایک وجہ بھی رہ نہ جائے)۔

شرح: حمد وصلوٰۃ کے بعد ان دو شعروں میں یہ فرمایا ہے کہ طالبینِ فن کے لئے اولیٰ اور مناسب تر یہ ہے کہ سات قراءتوں پر ہی بس نہ کریں بلکہ ان کے بعد والی تین قراءتیں بھی ضرور پڑھیں تاکہ دس کی دس قراءتیں پوری ہو جائیں۔ کَمَا هُوَ میں یہ فرماتے ہیں کہ اس درّہ کا مضمون اس مضمون کے موافق ہے جو ہم نے تَحْبِيْرُ التَّيْسِيْر میں بیان کیا ہے۔ یہ ناظم رحمہ اللہ کی ایک کتاب کا نام ہے۔ اس میں آپ نے دس قراءتیں دانی رحمہ اللہ کی تیسیر کے طرق کے موافق نثر میں بیان کی ہیں۔ تحبیر التّیسیر پہلی بار مصر میں دو مکتبوں نے چھاپی ہے۔ ایک میں الشیخ عبدالفتاح القاضی اور الشیخ محمد الصادق کی اور دوسرے میں علماء ازہر کی تحقیق ہے۔ کَمَا هُوَ کی تشبیہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ درّہ اور تحبیر کے طرق ایک ہیں اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ درہ بحر اور قافیہ میں شاطبیہ کی طرح ہے۔ ''بحر'' شعراء کی اصطلاح میں شعر کے وزن کو کہتے ہیں۔ فَاَسْئَلُ رَبِّيْ: یعنی بندہ کو حق تعالیٰ سے عنایت و احسان کی درخواست کرتے رہنا ضروری ہے کہ بندہ قدم قدم پر اسی کا محتاج ہے۔ اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا ضُعَفَاءُ فَقَوِّنَا۔

فائدہ: [۱] بَعْدُ ایسا لفظ ہے جس کو ایک اُسلوب سے دوسرے اُسلوب کی طرف منتقل ہونے کیلئے لاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ اس کو اپنے خطبوں اور خطوط میں استعمال فرماتے تھے۔ [۲] نحاۃ کے قول پر بَعْد اور قَبْل کی چار حالتیں ہیں:۔ [الف] ان کا مضاف الیہ مذکور ہو۔ اس صورت میں ان پر نصب بھی آتا ہے اور جر بھی۔ نصب تو ظرفیت کی بناء پر ہوتا ہے اور جر مِنْ جارہ کی وجہ سے جیسے جِئْتُكَ بَعْدَ زَيْدٍ وَّمِنْ بَعْدِ زَيْدٍ اور جیسے فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ (جاثیہ:۶) اور مِنْ بَعْدِ مَا اَهْلَكْنَا (قصص:۴۳)۔ [ب] مضاف الیہ لفظوں میں تو محذوف ہو مگر ذہن میں موجود ہو تو اس صورۃ میں بھی نصب اور جر دونوں آتے ہیں لیکن تنوین نہیں آئے گی جیسے جِئْتُكَ بَعْدَ زَيْدٍ اور جِئْتُكَ مِنْ بَعْدِ زَيْدٍ۔ [ت] مضاف الیہ محذوف ہو اور معنیٰ ذہن میں ہو۔ اس صورت میں دونوں ضمہ پر مبنی ہوتے ہیں جیسے لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ (روم:۴) یہ دونوں یعنی قَبْلُ اور بَعْدُ دسوں قراءتوں میں ضمہ پر مبنی ہیں۔ [ث] بَعْدُ اور قَبْلُ اضافت سے لفظاً بھی منقطع ہوں اور معنًى بھی۔ اس صورت میں نصب اور جر دونوں تنوین کے ساتھ آتے ہیں۔ جیسے

فَسَاغَ لِيَ الشَّرَابُ وَكُنْتُ قَبْلًا

اَكَادُ اَغُصُّ بِالْمَاءِ الْحَمِيْمِ

قراء ثلاثہ اور ان کے چھ راوی

اَبُوْ جَعْفَرٍ عَنْهُ ابْنُ وَرْدَانَ نَاقِلٌ ٥ كَذٰلِكَ ابْنُ جَمَّازٍ سُلَيْمَانُ ذُو الْعُلَا

ابوجعفر سے (قراءۃ کی وجوہ کو) ابن وردان نقل کرتے ہیں۔ (اور) ایسے ہی ابن جماز بھی (انہیں سے ناقل) ہیں۔ جو سلیمان ہیں بلندی والے ہیں۔

شرح: پہلے امام: ابوجعفر یزید بن قعقاع مخزومی مدنی رحمہ اللہ ہیں۔ جو ابوالحارث مخزومی کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں۔ آپ تابعی تھے۔ آپ کے بچپن میں آپ کے سر پر حضرۃ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ہاتھ پھیرا تھا۔ ۶۳ ہجری میں مسجد نبوی ﷺ میں علم قراءۃ کی سرداری آپ ہی کی طرف منتہی ہوتی تھی۔ اس فن کے سب سے بڑے امام آپ ہی تھے۔ آپ امام نافع رحمہ اللہ کے گرامی قدر شیوخ میں سے ہیں۔ انتقال کے بعد خواب میں امام نافع کی آپ سے ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ میرے شاگردوں کو اور ان تمام لوگوں کو جو میری قراءۃ پڑھتے ہیں خوشخبری سنا دو کہ حق تعالیٰ نے ان کو بخش دیا اور ان کے بارے میں میری دعاء قبول فرمالی۔

آپ نے اپنے مولیٰ یعنی سردار عبداللہ بن عیاش مخزومی، عبداللہ بن عباس ہاشمی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے پڑھا۔ ان تینوں نے ابوالمنذر ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پڑھا۔ موصوف نے ۱۲۸ ہجری میں مدینہ منورہ ہی میں وصال فرمایا۔

❋ امام ابوجعفر کے پہلے راوی: عیسیٰ بن وردان مدنی رحمہ اللہ ہیں۔ جو اپنے زمانے میں قراءۃ کے سردار، ضابط اور محقق تھے۔ آپ کا وصال ۱۶۰ ہجری میں ہوا۔

❋ امام ابوجعفر کے دوسرے راوی: ابن جماز رحمہ اللہ ہیں۔ ان کا نام سلیمان بن سلیمان بن مسلم زبیری اور کنیت ابوالربیع ہے۔ آپ اپنے وقت کے شیخ القراء، ضابط اور ماہر تھے۔ آپ کا وصال ۱۷۰ ہجری میں ہوا۔

وَيَعْقُوبُ قُلْ عَنْهُ رُوَيْسٌ وَّ رَوْحُهُمْ ٦ وَاِسْحٰقُ مَعْ اِدْرِيْسَ عَنْ خَلَفٍ تَلَا

اور تو کہہ دے کہ (دوسرے امام) یعقوب ہیں۔ عَنْهُ: ان سے رُویس نے اور ان میں کے رَوح نے (قراءۃ کو نقل کیا ہے)۔ ۱ اسحاق اور ادریس جو ہیں (ان دونوں نے امام) خَلَف سے پڑھا ہے۔

شرح: دوسرے امام: ابو محمد یعقوب بن اسحاق حضرمی رحمہ اللہ ہیں۔ آپ بصرۃ میں قراءۃ کے امام تھے نیز قراءۃ میں قائم یعنی ماہر اور ثقہ تھے۔ آپ علم نحو میں منفرد اور حروفِ قرآن اور فقہاء کی احادیث روایت کرنے میں ہمعصروں میں فائق تھے۔ ابو عمرو بصری رحمہ اللہ کے بعد بصرہ میں قراءۃ کے سردار آپ ہی تھے۔ آپ بصرہ کی جامع مسجد میں برسوں امامت کے منصب پر فائز بھی رہے۔

آپ کے شیوخ: ① ابو المنذر سلام بن سلیمان المدنی طویل ② شہاب بن شرنفہ ③ ابو الأشہب جعفر بن حیّان عطاردی ④ مَہدی بن میمون رحمہم اللہ ہیں۔ آپ نے ان چار شیوخ حضرات سے پڑھا اور بعض کے قول پر خود ابو عمرو بصری رحمہ اللہ سے بھی پڑھا۔ آپ کا وصال ۲۰۵ ہجری میں ہوا۔

❁ امام یعقوب رحمہ اللہ کے پہلے راوی: ابو عبداللہ محمد بن متوکل لُؤْلُؤِیْ رحمہ اللہ ہیں اور رُویس کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ قراءۃ میں امام، ضابط اور حاذق ترین تھے۔ آپ کا وصال ۲۳۸ ہجری میں ہوا۔

❁ امام یعقوب رحمہ اللہ کے دوسرے راوی: ابو الحسن رَوح بن عبدالمؤمن بصری نحوی رحمہ اللہ ہیں۔ آپ ثقہ، ضابط مقری اور حاذق تھے۔ آپ کا وصال ۲۳۴ھ یا ۲۳۵ ہجری میں ہوا۔

تیسرے امام: خَلَف ابن ہشام بزّار بغدادی رحمہ اللہ ہیں۔ یہ امام حمزہ رحمہ اللہ کے راوی بھی ہیں۔ آپ قراءۃ کے امام اور ثقہ تھے۔ آپ کا وصال ۲۲۹ ہجری میں ہوا۔

فائدہ: ناظم علّام رحمہ اللہ نشر میں فرماتے ہیں کہ میں نے امام خَلَف کی اختیار کردہ قراءۃ کو تلاش کیا تو تمام کلمات میں ابوبکر شعبہ، حمزہ اور کسائی کے موافق پایا۔ سوائے وَحِرَمٌ (انبیاء:۹۵) کے، کہ اس کو انہوں نے حفص کی طرح وَحَرٰمٌ پڑھا ہے۔ جو لوگ ان کی قراءۃ کو شاذ کہتے ہیں وہ دوسرے لفظوں میں کوفیین کی قراءتوں کا انکار کر رہے ہیں۔ انہیں اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ یاد رہے کہ امام خَلَف نے سُلیم سے پڑھا جو حمزہ کے شاگرد ہیں اور حمزہ کی سند نبی کریم ﷺ تک متصل ہے۔

❊ امام خلف کے پہلے راوی: ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم ابوعثمان بن عبداللہ مَروَزِی وَرّاق رحمہ اللہ ہیں۔ جو ثقہ تھے۔آپ کا وصال ٢٨٦ ہجری میں ہوا۔

❊ امام خلف کے دوسرے راوی: ابوالحسن ادریس بن عبدالکریم حدّاد رحمہ اللہ ہیں۔آپ بھی امام، ماہر اور ضابط تھے۔آپ نے امام خلف سے ان کی روایت اور قراءۃ دونوں کو نقل کیا ہے۔آپ کا وصال ٢٩٢ ہجری میں ہوا۔

قصیدۂ درّہ کی اصطلاحات

لِثَانٍ اَبُـوْ عَـمْـرٍو وَّالَاوَّلِ نَافِـعٌ ٧ وَثَـالِثُـهُـمْ عَنْ اَصْـلِـهٖ قَـدْ تَّـاَصَّـلَا

دوسرے (امام یعقوب) کے لئے ابوعمرو (بصری کی قراءۃ اصل) ہے۔اور پہلے (امام ابوجعفر) کے لئے نافع (کی قراءۃ اصل) ہے۔اور ان میں کے تیسرے (امام خلف) نے اپنی اصل (یعنی حمزہ) سے جڑ (اور مضبوطی) حاصل کی ہے۔

شرح: یہاں ثانی، اوّل اور ثالث درّہ کے اعتبار سے ہیں۔مقصد یہ ہے کہ ان تین حضرات کیلئے قراء سبعہ میں سے تین کو اصل قرار دے کر ان تین کی قراءۃ کو نافع، ابوعمرو بصری اور حمزہ کی قراءۃ پر مرتّب کیا ہے۔پس یہ تینوں حضرات جہاں اپنی اصل کے خلاف کریں گے ناظم ان کو تو بیان کر دیں گے اور جہاں موافقت ہوگی اس کا ذکر نہیں کریں گے۔

وَ رَمْزُهُمْ ثُمَّ الرُّوَاةِ كَاَصْلِهِمْ ٨ فَاِنْ خَالَفُـوْا اَذْكُرْ وَاِلَّا فَاُهْمِـلَا

اور ان (تینوں قاریوں) کی، پھر (ان کے) راویوں کی رموز ان کی اصلوں کی طرح ہیں۔پس اگر یہ (تینوں اپنی اصلوں کے) خلاف کریں گے تو میں بیان کر دوں گا ورنہ وہ (یعنی ان کا بیان) ترک کر دیا جائیگا۔

شرح: درّہ میں ان تین اماموں اور ان کے راویوں کی رمزیں شاطبیہ والی اَبَجْ، حُطِّیْ اور فَضَقْ ہیں۔

جدوَل : رموز حرفی اوران کے مرموزین

شمار	رموز حرفی	امام کیلئے رمز	تین امام	پہلے راوی کی رمز	پہلے راوی	دوسرے راوی کی رمز	دوسرے راوی
۱	اَبَجۡ	ا	امام ابوجعفر	ب	ابن وردان	ج	ابن جماز
۲	حُطّیۡ	ح	امام یعقوب	ط	رُویس	ي	رَوح
۳	فَضَقۡ	ف	امام خَلَف	ض	اسحاق	ق	ادریس

فائدہ: قصیدہ میں اسحاق اور ادریس کی رمزیں یعنی ضاد اور قاف کو کسی جگہ بھی استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ یہ کسی لفظ میں بھی اپنے امام سے جدا نہیں ہوئے۔

ایک نئی اصطلاح جو ناظم رحمہ اللہ کی اختیار کردہ ہے

وَاِنۡ کِلۡمَۃً اَطۡلَقۡتُ فَالشُّھۡرَۃَ اعۡتَمِدۡ ۹ کَذٰلِکَ تَعۡرِیۡفًا وَّ تَنۡکِیۡرًا اۡسۡجِلَا

اور اگر میں کسی کلمہ کو بلا قید لاؤں تو تم (اس قید کے) مشہور ہونے پر اعتماد کر لینا۔ کَذٰلِکَ: اسی طرح (اسم کو اَلۡ کے ساتھ) معرفہ لانے (کی) اور (اَلۡ کے بغیر) نکرہ لانے (کی صورت) کو بھی مطلق (یعنی بلا قید) سمجھ لینا۔

شرح: اس شعر میں دو قاعدے بیان کیے ہیں :۔

١ اگر کوئی کلمہ بلا قید لاؤں تو اس کی قیود کو خود سوچ کر لگا لینا۔

٢ اگر کوئی کلمہ معرفہ یا نکرہ کر کے لاؤں تو اس کے حکم کو دونوں حالتوں میں عام سمجھنا۔

توضیح: پہلا قاعدہ: اس قاعدہ کی چار صورتیں ہیں :۔

١ کلمہ ایک سے زائد جگہ آیا ہے اور اسکے پڑھنے والے قاری نے ہر جگہ اس کو اصل کے خلاف پڑھا ہے

لیکن نظم میں اس عموم کو ظاہر کرنے کیلئے کوئی اشارہ نہیں ہے تب بھی عموم سمجھنا۔

۲ کلمہ تو کئی جگہ آیا ہے اور حکم میں عموم بھی ہے لیکن قاری نے ہر جگہ اصل کے خلاف نہیں پڑھا۔ یہ صورت پہلی صورت کے برعکس ہے۔ پس دونوں صورتوں میں نظم کے ظاہری حکم کے بجائے شہرت پر اعتماد کرنا۔

۳ کوئی کلمہ ایسا ہو کہ جس میں رفع اور نصب یا تذکیر اور تانیث یا غیب اور خطاب کا احتمال ہو تو مذکورین کیلئے رفع یا تذکیر یا غیب مراد لینا اور غیر مذکورین کیلئے اس کی ضد سے نصب، تانیث اور خطاب متعین کرنا۔ یہ صورت شاطبیہ میں بابِ اطلاق کے نام سے رائج ہے۔

۴ کلمہ کی قیود کو بیان نہ کریں صرف اسکے تلفظ پر اکتفاء کریں۔ اس صورت میں مذکورین کیلئے تلفظ والی قراءۃ ہی متعین ہوگی کیونکہ ایسے موقعوں میں دوسری قراءۃ پر تلفظ کریں گے تو شعر کا وزن ٹوٹ جائے گا۔ یہ صورت شاطبیہ میں بابِ استغناء کے نام سے جاری ہے۔ لیکن ناظم علام درّہ میں ان چاروں صورتوں کو بابِ شہرت کے نام سے ذکر کریں گے۔

دوسرا قاعدہ: آسان ہے یعنی حکم تو معرفہ کا بیان ہوا مگر شمولیت نکرہ کی بھی ہوگی۔ ایسے ہی نکرہ والے حکم میں معرفہ بھی داخل ہوگا۔ اور یہ بات کوئی مشکل نہیں۔

مشورہ: پیارے عزیز طلباء یہاں ان سب صورتوں کو ذہن نشین کرلیں۔ قصیدہ میں مثالوں کی کمی نہیں۔

بَابُ الْبَسْمَلَةِ وَاُمُّ الْقُرْاٰنِ

اب اصل مقصود کا آغاز ہوتا ہے۔عزیز طلبار یہ بات یہیں ذہن نشین کرلیں کہ پوری کتاب میں وہی مسائل بیان ہوں گے جن میں مذکورین اپنی اصل سے نکلے ہیں۔خواہ یہ نکلنا پورے امام کا ہو یا کسی ایک راوی کا۔ایسے ہی وہ مسائل بیان ہوں گے جو قرار ثلاثہ میں سے کسی قاری یا راوی سے تفرد طور پر آئے ہیں۔آئندہ طوالت سے بچنے کیلئے اس بات کا بار بار اعادہ نہیں ہوگا۔

وَبَسْمَلَ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ (اَ)ئِمَّـةٌ ۱۰ وَمٰلِكِ (حُـزْ (فُـزْ وَالصِّرَاطَ (فَـاَسْجِـلَا

اوربسم اللہ پڑھی ہے دوسورتوں کے درمیان اماموں نے (ابوجعفر ہی) کے لئے۔ اور مٰلِكِ کو اثباتِ الف سے پڑھا ہے حُـزْ فُـزْ (یعقوب امام خَلَف) کیلئے تو (اس کو) جمع کرلے اور کامیاب ہو۔ اور اَلصِّرَاطَ کو خالص صاد سے پڑھ فَـاَسْجِـلَا (امام خَلَف) کیلئے تو (قیدوں سے) آزاد (اور عام) کردے۔

شرح: [۱] ابوجعفر کیلئے قالون کی طرح دوسورتوں کے درمیان بسملہ ہے۔پس ان کیلئے ورش کی طرح وصل، سکتہ اور بسملہ تینوں نہیں ہیں۔باقی یعقوب کیلئے اصل سے وصل وسکتہ دونوں اور امام خَلَف کیلئے اصل سے صرف وصل ہے جو عدم ذکر سے نکلا۔ [۲] مٰلِكِ: یعقوب، امام خَلَف کیلئے خلافِ اصل اثباتِ الف سے اور ابوجعفر کیلئے اصل سے الف کے بغیر مَلِكِ ہے۔ [۳] اَلصِّرَاطَ، صِرَاطَ، صِرَاطًا اور صِرَاطِیْ جیسے بھی آئے ہر جگہ امام خَلَف کیلئے خالص صاد سے ہے جو تلفظ اور کتابت سے نکلا۔

وَ بِالسِّيْنِ (طِبْ وَاكْسِرْ عَلَيْهِمْ اِلَيْهِمْ ۱۱ لَدَيْهِمْ (فَتًى وَّالضَّمَّ فِی الْهَاءِ (حُـلِّلَا

اور (اَلسِّرَاطَ، سِرَاطَ) سین کے ساتھ ہے طِبْ (رویس) کے لئے تو خوش ہو۔ وَاكْسِرْ: اور کسرہ دے عَلَيْهِمْ، اِلَيْهِمْ، لَدَيْهِمْ (کی ھار) کو فَتًى جوان (امام خَلَف) کیلئے۔ وَالضَّمَّ: اور ھار (ضمیر) میں ضمہ

حُلِّلَا (یعقوب) کیلئے جائز کر دیا گیا ہے ﴿۱۱﴾

عَنِ الْيَاءِ اِنْ تَسْكُنْ سِوَى الْفَرْدِ وَاضْمُمِ انْ ۱۲ تَزُلْ (طَابَ اِلَّا مَنْ يُّوَلِّهِمْ فَلَا

عَنِ الْيَاءِ: یاء ساکنہ کے بعد سِوَى الْفَرْدِ: سوائے واحد (مذکر غائب کی ضمیر) کے وَاضْمُمِ انْ تَزُلْ: اور ضرور ضمہ دے (ھاء ضمیر کو) اگر یہ (یاء ساکنہ رسم سے) حذف ہو جائے۔ طَابَ (رویس) کے لئے یہ (بیان) عمدہ ہو گیا ہے سوائے وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ (انفال:۱۶) کے۔ فَلَا یہ (کلمہ ضمہ سے) جدا ہو گیا ہے۔

شرح: شعر ۱۱: [۱] رویس کیلئے اَلسِّرَاطَ، سِرَاطَ وغیرہ میں سین ہے۔ باقی ابوجعفر روح کیلئے اصل سے صاد نکلا۔ [۲] امام خلف کیلئے عَلَيْهِمْ، اِلَيْهِمْ، لَدَيْهِمْ میں ہر جگہ ھاء کا کسرہ ہے جبکہ یہ کلمات متحرک سے پہلے ہوں اور اگر ان کے بعد حرف ساکن ہو تو ان کا حکم آرہا ہے۔ [۳] ہر وہ ھاء ضمیر جو تثنیہ مذکر غائب، جمع مذکر غائب، تثنیہ مؤنث غائب اور جمع مؤنث غائب کی ہو اور ھاء سے پہلے یاء ساکنہ ہو جیسے عَلَيْهُمَا، فِيْهُمَا، لَدَيْهُمَا، مِثْلَيْهُمْ، يُزَكِّيْهُمْ، صَيَاصِيْهُمْ، تُلْهِيْهُمْ، فِيْهُنَّ، عَلَيْهُنَّ، لَدَيْهُنَّ ایسی تمام ھاء ضمیر میں یعقوب کیلئے ھاء کا ضمہ ہے۔ سوائے: مفرد کی وہ ھاء ضمیر جس سے پہلے یاء ساکنہ ہو وہ اس حکم سے جدا ہے جیسے فِيْهِ، اِلَيْهِ، عَلَيْهِ وغیرہ۔ ایسی ھاء ضمیر کا دسوں کیلئے کسرہ ہے۔ [۴] وہ کلمات جن میں جمع کی ھاء ضمیر سے پہلے یاء ساکنہ جزم وغیرہ کی وجہ سے رسم سے محذوف ہو تو اس میں صرف رویس کیلئے ھاء کا ضمہ ہے۔ اور روح کیلئے اصل کے موافق کسرہ ہی ہے۔ البتہ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ انفال:۱۶ میں رویس کیلئے بھی ھاء کا کسرہ ہے۔

وہ پندرہ کلمات جن میں یاء محذوف ہے:۔ [۱] فَاٰتِهِمْ اعراف:۳۸ [۲] وَاِنْ يَّاْتِهِمْ اعراف:۱۶۹ [۳] وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ اعراف:۲۰۳ [۴] وَيُخْزِهِمْ توبہ:۱۴ [۵] اَلَمْ يَاْتِهِمْ توبہ:۷۰ [۶] وَلَمَّا يَاْتِهِمْ یونس:۳۹ [۷] وَيُلْهِهِمُ الْاَمَلُ حجر:۳ [۸] اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ طٰہٰ:۱۳۳ [۹] يُغْنِهِمُ اللّٰهُ نور:۳۲ [۱۰] اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ عنکبوت:۵۱ [۱۱] رَبَّنَا اٰتِهِمْ احزاب:۶۸ [۱۲] [۱۳] فَاسْتَفْتِهِمْ صٰفّٰت:۱۱ و ۱۴۹ [۱۴] وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ غافر:۷ [۱۵] وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ غافر:۹۔

میم جمع کا صلہ اوراس کی حرکت کا بیان

وَصِلْ ضَمَّ مِیْمِ الْجَمْعِ (اَ)صُلٌ وَّ قَبْلَ سَا ۱۳ کِنٍ اَتْبِعًا (حُـزْ غَیْـرُہٗ اَصْلَـہٗ تَـلَا

اور صلہ کر میم جمع کے ضمہ کا اَصُلٌ (ابوجعفر) کے لئے (یہ صلہ) اصل ہے۔ وَقَبْلَ سَاکِنٍ: اور ساکن سے پہلے (میم جمع کی حرکت کو ھاء کی حرکت کے) تابع کردے حُزْ (یعقوب) کے لئے (اور) تو (اس کو) محفوظ کر لے۔ غَیْرُہٗ: ان (یعقوب) کے سوا (ابوجعفر امام خَلَف) نے (ساکن سے پہلے ھاء اور میم میں) اپنی اصل کی پیروی کی ہے۔

شرح: [۱] ابوجعفر کیلئے متحرک سے پہلے میم جمع کا صلہ ہے جیسے عَلَیْہِمْ، ءَاَنْذَرْتَھُمْ، اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ، لَا یُوْمِنُوْنَ۔ [۲] شاطبیہ میں بصری کا قاعدہ ہے کہ اگر میم جمع سے پہلے ھاء ہو اور وہ ماقبل والی یاء ساکنہ یا کسرہ کی وجہ سے مکسور ہو اور اس میم جمع کے بعد ساکن حرف ہو تو ھاء کے کسرہ کی وجہ سے میم جمع کا بھی کسرہ ہوگا جیسے بِہِمِ الْاَسْبَابُ، عَلَیْہِمِ الْقِتَالُ اور یہاں یہ بیان ہے کہ اگر میم جمع سے پہلے ھاء اور ھاء سے پہلے یاء ساکنہ ہو تو یعقوب کیلئے خلافِ اصل ھاء اور میم دونوں کا ضمہ ہوگا۔ اور اگر ھاء سے پہلے یاء ساکنہ جزم یا بناء کی وجہ سے محذوف ہو اور ایسے کلمات پندرہ ہیں جو آچکے ہیں، ان میں رویس کیلئے ھاء اور میم جمع دونوں کا ضمہ اور رَوح کیلئے اصل کے موافق دونوں کا کسرہ ہے۔ [۳] اگر ھاء سے پہلے کسرہ ہو جس کی وجہ سے ھاء مکسور ہو، ایسی صورت میں یعقوب کیلئے اصل کے موافق ھاء اور میم دونوں کا کسرہ ہوگا جیسے بِہِمِ الْاَسْبَابُ وغیرہ۔ ہاں عَلَیْہُمُ الْقِتَالُ جیسی مثالوں میں یاء ساکنہ کی وجہ سے دونوں کا ضمہ ہی ہوگا جیسا کہ ابھی بیان ہوا۔ [۴] ابوجعفر کیلئے ساکن سے پہلے میم جمع کا ضمہ ہی ہے خواہ میم سے پہلے کوئی حرکت ہو۔ [۵] امام خَلَف کیلئے یہ تفصیل ہے کہ اگر میم جمع سے پہلے ھاء مکسور اور مابعد حرف ساکن ہو تو ھاء و میم جمع دونوں کو اصل کے موافق ضمہ دیں گے جیسے بِہُمُ الْاَسْبَابُ، عَلَیْہُمُ الْقِتَالُ۔

توضیح: [۱] حرفِ ساکن سے پہلے والی میم جمع کے مذکورہ احکام وصلاً جاری ہوں گے۔ [۲] اگر میم جمع پر وقف کر دیں تو امام خَلَف کیلئے میم جمع سے پہلے جس ھاء کو ضمہ دیا تھا وہ ھاء مکسور ہی رہے گی۔ [۳] یعقوب اور رویس کیلئے یاء ساکنہ کی وجہ سے بعد والی ھاء کا ضمہ حالین میں ہوگا اور میم جمع پر وقف کرنے سے ھاء کے ضمہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ایسے ہی وہ کلمات جن میں یاء ساکنہ رسماً محذوف ہے ان میں بھی رویس کیلئے وقف کرنے میں ھاء کا ضمہ باقی رہے گا۔

بَابُ الْإِدْغَامِ الْكَبِيْرِ

وَبِالصَّاحِبِ ادْغِمْ (حُـطْ وَانْسَابَ (طِبْ نُسَبْـ ۱٤ ـبِحَكْ نَذْكُرَكْ اِنَّكْ جَعَلْ خُلْفِ ذَا وِلَا

اور اَلصَّاحِبُ (بِالْجَنْبِ نساء:۳٦ کی بار کا بار) میں ادغام (بلا خُلف) کر حُطْ (یعقوب) کیلئے۔ (اس کو) محفوظ کر لے۔ فَلَا اَنْسَابَ (بَيْنَهُمْ مؤمنون: ۱۰۱)۔ نُسَبِّحَكَ (كَثِيْرًا) وَنَذْكُرَكَ (كَثِيْرًا) اِنَّكَ (كُنْتَ تینوں طٰہٰ: ۳۳، ۳۴، ۳۵ چاروں کلمات میں) طِبْ (رویس) کے لیے (ادغام بلا خُلف کرکے) خوش ہو جا۔ جَعَلْ خُلْفِ ذَا وِلَا بِنَحْلٍ: جَعَلَ (لَكُمْ) میں ادغام بالخلف ہے۔ ذَا وِلَا: یہ (جَعَلَ) پے در پے (آٹھ جگہ) آنے والا ہے نحل (کی آیات ۷۲ ۷۸ ۸۰ ۸۱) میں۔

بِنَحْلٍ قِبَلْ مَعْ اَنَّهُ النَّجْمِ مَعْ ذَهَبْ ۱۵ كِتَابَ بِاَيْدِيْهِمْ وَبِالْحَقِّ اَوَّلَا

بِنَحْلٍ ماقبل کیساتھ ہے۔ (لَا) قِبَلْ (لَهُمْ نمل: ۳۷) میں بھی ساتھ ہی وَاَنَّهُ (هُوَ نجم: ۴۳، ۴۴، ۴۸، ۴۹) میں بھی (چار جگہ) ساتھ ہی لَذَهَبَ (بِسَمْعِهِمْ بقرہ: ۲۰) میں بھی اَلْكِتٰبَ (بِاَيْدِيْهِمْ (بقرہ: ۷۹) (اَلْكِتٰبَ) بِالْحَقِّ (بقرہ: ۱۷٦) میں بھی جو پہلا ہے۔ (پس جَعَلَ لَكُمْ کی طرح ان آٹھ کلمات میں بھی ادغام بالخلف ہے۔ اور نُسَبِّحَكَ سے یہاں تک سارا بیان طِبْ: رویس کیلئے ہے)۔

خلاصه: [۱] وَالصَّاحِبُ بِالْجَنْبِ میں صرف یعقوب کیلئے ادغام بلا خُلف۔ [۲] فَلَا اَنْسَابَ سے اِنَّكَ كُنْتَ تک کے چار کلمات میں رویس کے لیے ادغام بلا خُلف ہے۔ [۳] جَعَلَ لَكُمْ سے آخر تک ان سولہ کلمات میں طِبْ کیلئے ادغام بالخلف ہے۔

تنبیه: بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ خُلف کا تعلق صرف جَعَلَ کیساتھ ہے جو آٹھ جگہ ہے لیکن ایسا نہیں ہے

بلکہ خُلف کا تعلق بعد والے آٹھ کلمات کے ساتھ بھی ہے۔ کیونکہ دوسرے شعر میں دو جگہ لفظ مع ہے اور ایک جگہ واوَ عاطفہ ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ مع کے مابعد کا وہی حکم ہوتا ہے جو ماقبل کا ہوتا ہے اور یہی بات واوَ عاطفہ کی ہے ورنہ سرسری نظر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خُلف صرف جَعَلَ کے ساتھ ہے اور یہ صحیح نہیں۔

فائدہ: [۱] نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ کے ساتھ اَوَّلًا کی قید احترازی ہے۔ اس سے بقرہ:۱۷۶ والا مراد ہے جو قرآن میں پہلا ہے۔ [۲] نحل اور نجم کا ذکر مطلقاً یعنی بلا قید ہے۔ اس سے جَعَلَ کے آٹھوں اور نجم والے وَاَنَّهٗ چاروں مراد ہیں۔ [۳] وَالصَّاحِبِ میں رویس اور روح دونوں کیلئے ادغام ہے۔ باقی تمام کلمات میں روح کیلئے صرف اظہار اور رویس کیلئے ادغام۔

ایک کلمہ والے مثلین کے ادغام کا بیان

وَ(ا)ُدْ مَحْضَ تَاْمَنَّا تَمَارٰی (حُـ)لًا تَفَكْـ ۱۶ ـكَرُوْا (طِـ)بْ تُمِدُّوْنَنْ (حَـ)وٰی اَظْهِرَنْ (فَـ)لَا

اُدْ (ابوجعفر) کیلئے لَا تَاْمَنَّا یوسف:۱۱ کے خالص (ادغام) کو تابع کرلے (اور) حُلًا (یعقوب) کیلئے (رَبِّكَ) تَتَمَارٰی نجم:۵۵ (کا ادغام) زینتوں والا ہے۔ (اور ثُمَّ) تَتَفَكَّرُوْا (سبأ:۴۶ کا) طِبْ (رویس) کیلئے (ادغام کرکے) خوش ہو جا۔ (اور اَتُمِدُّوْنَنِیْ (نمل:۳۶ کے ادغام) کو حَوٰی (یعقوب ہی نے) جمع کیا ہے (اور) فَلَا (امام خلف) کیلئے (اس کو) ضرور اظہار سے پڑھ۔ یہ (کلمہ ان کے ہاں ادغام سے) جدا ہو گیا ہے۔

فائدہ: [۱] لَا تَاْمَنَّا میں ابوجعفر کیلئے روم واشمام نہیں ہوگا جبکہ باقی سب کیلئے اس میں روم واشمام ہے۔ [۲] تَتَمَارٰی اور تَتَفَكَّرُوْا دونوں میں دو تاءات مرسوم ہیں۔ اس لیے یہ دونوں بزی والی تاءات میں شامل نہیں ہوسکتیں۔ ہاں ان دونوں میں ادغام وصلاً ہوگا۔ ابتداء یا اعادہ کی صورت میں نہیں۔ [۳] اَتُمِدُّوْنَنِیْ میں یعقوب کیلئے نون کا نون میں ادغام اور امام خلف کیلئے اظہار ہے۔ نیز ابوجعفر کیلئے بھی اظہار ہے۔

كَذَا التَّاءُ فِيْ صَفًّا وَّ زَجْرًا وَّ تِلْوِهٖ ۱۷ وَ ذَرْوًا وَّصُبْحًا عَنْهُ بَيَّتَ (فِىْ (حُ)لَا

كَذَا (اَظْهِرَنْ) اسی طرح (وَالصّٰفّٰتِ، فَالزّٰجِرٰتِ، فَالتّٰلِيٰتِ، وَالذّٰرِيٰتِ اور فَالْمُغِيْرٰتِ پانچوں کی) تاء کو (ضرور اظہار سے پڑھ)۔ صَفًّا (کے صاد) اور زَجْرًا (کی زاء) اور اس (زَجْرًا) کے بعد آنے والی (ذِكْرًا کی ذال) اور ذَرْوًا (کی ذال) اور صُبْحًا (کے صاد) سے پہلے، عَنْهُ: ان (امام خلف) کے لیے۔ بَيَّتَ (طَآئِفَةٌ (نساء:۸۱ کی تاء کو بھی اظہار سے پڑھ) فِيْ حُلَا (امام خَلَف یعقوب) کیلئے۔

فائدہ: [۱] فِيْ صَفًّا میں فِيْ مجازاً قَبْلُ کے معنیٰ میں ہے کیونکہ اظہار حرف سے پہلے ہوتا ہے حرف میں نہیں ہوتا۔ [۲] "تِلْوٌ" تَابِعٌ کے معنیٰ میں ہے۔

هَآءُ الْكِنَايَةِ

وَسَكِّنْ يُؤَدِّهْ مَعْ نُوَلِّهْ وَنُصْلِهِ ۱۸ وَنُؤْتِهْ فَأَلْقِهْ (ا)لَ وَالْقَصْرُ (حُـ)ـمِّلَا

اور ساکن کر يُؤَدِّهْ (آل عمران:۷۵ میں دو جگہ) اور نُوَلِّهْ (مَا تَوَلّٰى) اور وَنُصْلِهْ (جَهَنَّمَ نساء:۱۱۵) اور نُؤْتِهْ (مِنْهَا آل عمران:۱۴۵ میں دو جگہ، شوریٰ:۲۰ میں ایک جگہ)، فَأَلْقِهْ (نمل:۲۸، ان پانچوں کلمات کی ھاء) کو۔ الَ (ابوجعفر) کے لیے یہ (سکون نقلاً ان الفاظ کی طرف) لوٹا ہے۔ اور عدم صلہ (ان پانچوں کلمات میں) حُمِّلَا (یعقوب) کیلئے روایت کیا گیا ہے۔ (پس ان پانچوں کلمات میں ابوجعفر کیلئے سکون اور یعقوب کیلئے عدم صلہ ہے)۔

وَيَتَّقِهِ (جُـ)ـدْ (حُـ)ـزْ وَسَكِّنْ (بِـ)ـهِ وَيَرْ ۱۹ ضَهُ (جَـ)ـا وَقَصْرٌ (حُـ)ـمْ وَالِاشْبَاعُ (بُـ)ـجِّلَا

اور وَيَتَّقْهِ (نور:۵۲ کی ھاء کے عدم صلہ) کو جُدْ حُزْ (ابن جماز یعقوب) کیلئے عمدہ کر دے (اور) جمع بھی کر لے۔ وَالْقَصْرُ پر اس کا عطف ہے۔ وَسَكِّنْ: اور سکون واقع کر بِهِ (ابن وردان) کیلئے اس میں (یعنی وَيَتَّقِهْ میں)۔ اور يَرْضَهْ (لَكُمْ زمر:۷ کی ھاء کا سکون) جَاءَ (ابن جماز) کیلئے آیا ہے۔ وَقَصْرٌ: اور عدم صلہ ہے يَرْضَهُ کی ھاء میں حُمْ (یعقوب) کیلئے تو (اس کا) طالب ہو جا۔ وَالِاشْبَاعُ اور صلہ ہے يَرْضَهُ کی ھاء میں بُجِّلَا (ابن وردان) کیلئے۔ یہ (اشباع یعنی صلہ) معظم قرار دیا گیا ہے۔

شرح: اس شعر میں وَيَتَّقِهِ اور يَرْضَهُ کی تفصیل ہے:۔ [۱] وَيَتَّقِهِ میں ابن جماز یعقوب کیلئے عدم صلہ ہے جو وَالْقَصْرُ پر عطف سے نکلا اور وَسَكِّنْ بِهِ سے ابن وردان کیلئے اس کی ھاء کا سکون نکلا اور امام خلف کیلئے اس میں اصل سے صلہ نکلا۔ [۲] يَرْضَهُ لَكُمْ ابن جماز کے لیے سکون ہے جو وَسَكِّنْ بِهِ سے نکلا۔ وَقَصْرٌ حُمْ سے یعقوب کیلئے عدم صلہ نکلا۔ اور وَالِاشْبَاعُ سے ابن وردان کیلئے صلہ۔

وَيَاْتِهٖ (ا)تٰی (يُسْرٌ وَّبِالْقَصْرِ (طُفْ وَاَرْ ٢٠ جِهٖ (بِنْ وَّاَشْبِعْ (جُدْ وَفِي الْكُلِّ (فَانْقُلَا

(وَالْاِشْبَاعُ) اور صلہ (وَمَنْ) يَاْتِهٖ (مُؤْمِنًا طٰہٰ:۷۵ کی ھاء میں) اَتٰی يُسْرٌ (ابوجعفر روح) کے لیے آیا ہے۔(اس صلہ میں) آسانی ہے۔ وَبِالْقَصْرِ: اور عدم صلہ سے (پڑھ وَمَنْ يَاْتِهٖ کی ھاء کو) طُفْ (رویس) کیلئے تو (اسکا) طواف کر۔ اور اَرْجِهٖ (اعراف:۱۱۱، شعراء:۳٦ کی ھاء میں) عدم صلہ کو بِنْ (ابن وردان) کیلئے (اس قصر کو) ظاہر کر دے۔ وَاَشْبِعْ: اور صلہ کر (اَرْجِهٖ کی ھاء میں) جُدْ (ابن جماز) کیلئے تو (اس صلہ کے ذریعہ اس کو) عمدہ کر دے۔ وَفِي الْكُلِّ: اور صلہ کر سب (نو کے نو کلمات) میں فَانْقُلَا (امام خلف) کے لیے تو (اس صلہ کو) ضرور نقل کر دے۔

فائدہ: [۱] یعقوب کیلئے اَرْجِئْهُ ہمزہ اور ھاء کا ضمہ، عدم صلہ سے۔ [۲] ابن وردان کیلئے اَرْجِهِ ہمزہ کے بغیر، ھاء کا کسرہ، عدم صلہ سے۔ [۳] ابن جماز اور امام خَلَف کیلئے اَرْجِهٖ ہمزہ کے بغیر، ھاء کا کسرہ صلہ سے۔

وَفِي يَدِهٖ اقْصُرْ (طُلْ وَ(بِنْ تُرْزَقٰنِهٖ ٢١ وَهَا اَهْلِهٖ قَبْلَ امْكُثُوا الْكَسْرُ (فُصِّلَا

اور بِيَدِهٖ (بقرہ:۲۳۷، ۲۴۹، مؤمنون:۸۸، یٰسین:۸۳ کی ھاء) میں عدم صلہ پڑھ طُلْ (رویس) کے لئے۔ (اللہ کرے) تو (دیر تک) قائم رہے۔ وَبِنْ: اور تو بِنْ (ابن وردان) کیلئے تُرْزَقٰنِهٖ (اِلَّا یوسف:۳۷ کے قصر) کو ظاہر کر دے۔ وَهَا اَهْلِهٖ: اور اَهْلِهٖ کی ھاء (ضمیر) جو اُمْكُثُوْا (طٰہٰ:۱۰ وقصص:۲۹) سے پہلے ہے (اسمیں ضمہ کے بجائے) کسرہ ہے فُصِّلَا (امام خلف) کے لیے۔(جو کتابوں میں) مفصل بیان کیا گیا ہے۔ (اُمْكُثُوْا قید احترازی ہے اس سے دوسرے الفاظ نکل گئے)۔

اَلْمَدُّ وَالْقَصْرُ

وَمَدُّهُمْ وَسِّطْ وَمَا انْفَصَلَ اقْصُرَنْ ۲۲ (ا)لَا (حُـ)زْ وَبَعْدَ الْهَمْزِ وَاللِّيْنُ (ا)صِّلَا

اور توان (تینوں اماموں) کے مد کو توسط سے پڑھ۔ اور جو (حرفِ مد ہمزہ سے) جدا ہو (اس کو) ضرور قصر سے پڑھ اَلَا حُزْ (ابوجعفر یعقوب) کے لیے۔ تو (اس سے) آگاہ رہ (اور اس کو) محفوظ کر لے۔ وَبَعْدَ الْهَمْزِ: اور ہمزہ کے بعد (والا مدہ یعنی اٰمَنَ، اِیْمَانًا اور اُوْتِیَ وغیرہ میں جو مد بدل ہے)۔ وَاللِّیْنُ: اور مدلین (جو شَیْئًا، شَیْءٍ، سَوْءَۃَ، سَوْءٍ وغیرہ میں ہوتا ہے) اُصِّلَا (ابوجعفر) کے لیے یہ (مد بدل اور لین) دونوں اصل کے موافق (صرف قصر سے) پڑھے گئے ہیں۔ (یہ حکم اُقْصُرَنْ سے نکلا ہے)۔

شرح: [۱] وَمَدُّهُمْ وَسِّطْ: مد سے مدِّ متصل و منفصل دونوں مراد ہیں۔ اور وَسِّطْ عمومی حکم ہے یعنی دونوں مدّوں میں تینوں کیلئے توسط ہے۔ اور وَمَا انْفَصَلَ اقْصُرَنْ اَلَا حُزْ: یہ عمومی حکم سے استثناء ہے یعنی ابوجعفر یعقوب کے لئے مدِّ منفصل میں قصر ہے۔ پس ان دونوں کیلئے مدِّ متصل میں تو توسط ہی رہا اور اب استثناء فرمایا کہ ان کیلئے مدِّ منفصل میں قصر کرو۔ اور چونکہ امام خلف کو توسط سے مستثنیٰ نہیں کیا اسلئے ان کیلئے عمومی حکم کی بناء پر مد کی دونوں قسموں میں توسط ہی رہا۔ اور اگر وَمَا انْفَصَلَ...الخ کو مستقل حکم مانیں تو پھر امام خلف کیلئے اصل کی بناء پر مدِّ منفصل میں حمزہ کی طرح طول نکلے گا اور یہ جائز نہیں۔ [۲] وَبَعْدَ الْهَمْزِ سے مد بدل اور وَاللِّیْنُ سے مدلین مراد ہے۔ اس سے ابوجعفر کیلئے دونوں میں قصر نکلتا ہے اور یعقوب امام خلف کیلئے اصل سے دونوں قسموں میں قصر ہی ہے۔

فائدہ: [۱] ابوجعفر یعقوب کیلئے مدِّ منفصل میں قصر اور مدِّ متصل میں توسط ہے اور توسط کی مقدار دو الف ہے۔ [۲] امام خلف کیلئے متصل و منفصل میں توسط ہے اور توسط کی مقدار تین الف ہے۔ [۳] ابوجعفر کیلئے مد بدل اور مدلین میں حفص کی طرح صرف قصر ہے۔

اَلْهَمْزَتَانِ مِنْ كَلِمَةٍ

"ہمزہ" لغت میں مارنے اور بھینچنے کے معنیٰ میں ہے اور اصطلاح میں ہمزہ اس حرف کا نام ہے جس کی کتابت میں کوئی ایک صورت متعین نہ ہو بلکہ اپنی تخفیف کے موافق الف، یاء اور واؤ کی صورت میں لکھا جاتا ہے اور بعض جگہ بے صورت ہوتا ہے تاکہ اس کی شکلیں اس کی تبدیلیوں کو ظاہر کر دیں۔

لِثَانِيْهِمَا حَقِّقْ (يَـ)ـمِيْنًا وَّسَهِّلَنْ ٢٣ بِمَدٍّ (اَ)تٰى وَالْقَصْرُ فِى الْبَابِ (حُـ)ـلِّلَا

تو (ایک کلمہ کے) ان دو (ہمزوں) میں کے دوسرے کو یَمِیْنًا (روح) کیلئے تحقیق سے پڑھ۔ اس حال میں کہ تو برکت والا ہے۔ اور (اس دوسرے ہمزہ کو ایسے) ادخال کے ساتھ ضرور تسہیل سے پڑھ جو اَتٰی (ابوجعفر) کے لیے آیا ہے وَالْقَصْرُ فِى الْبَابِ حُلِّلَا: اور (اس پورے) باب میں ترکِ ادخال حُلِّلَا (یعقوب) کیلئے جائز کر دیا گیا ہے۔

شرح: ایک کلمہ کے دو ہمزوں کی تینوں قسموں میں جو ءَاَنْتَ، ءَاِنَّكَ، ءَاُنْزِلَ میں ہیں قراء ثلاثہ کیلئے تین قراءتیں ہیں:۔ [۱] روح کیلئے حفص کی طرح دونوں ہمزوں کی تحقیق بلا ادخال۔ ان کیلئے تحقیق حَقِّقْ سے نکلی اور ترک ادخال وَالْقَصْرُ سے۔ [۲] ابوجعفر کیلئے قالون کی طرح تسہیل مع ادخال جو وَسَهِّلَنْ بِمَدٍّ سے ماخوذ ہے۔ [۳] رویس کیلئے مکی کی طرح تسہیل بلا ادخال۔ تسہیل تو بصری کی موافقت سے اور ترکِ ادخال وَالْقَصْرُ سے نکلا۔ [۴] امام خلف کیلئے تحقیق بلا ادخال۔ دونوں چیزیں سکوت اور اصل سے نکلیں۔

فائدہ: [۱] ایک کلمہ والے دو ہمزوں میں تسہیل دوسرے ہمزہ میں ہوتی ہے پہلے میں نہیں۔ [۲] اَئِمَّةً میں پانچوں جگہ ابوجعفر کیلئے دو وجوہ ہیں:۔ [الف] تسہیل مع ادخال [ب] دوسرے ہمزہ کا یاء سے ابدال اَيِمَّةً۔ [۳] روح کیلئے دو ہمزہ ہوں یا تین، تحقیق دوسرے کی ہوگی۔ اور چونکہ ان کیلئے تحقیق بلا قید لائے ہیں اس لیے یہ تحقیق ءَاٰمَنْتُمْ، ءَاٰلِهَتُنَا، اَئِمَّةً کے ہمزہ کو بھی شامل ہے۔ [۴] بِمَدٍّ سے ادخال مراد ہے۔ ادخال کہتے ہیں دو ہمزوں کے درمیان ایک الف کا اضافہ کرنا۔ اس کی مقدار ایک الف ہے اس سے زیادہ نہیں۔

اَلِاسْتِفْهَامُ الْمُفْرَدُ

ءَامَنْتُمْ اخْبِرْ (طِهبْ وَ اِنَّكَ لَانْتَ (اِ)ذْ ٢٤ ءَاَنْ كَانَ (فِهدْ وَاسْئَلْ مَعَ اذْهَبْتُمْ (ا)ذْ (حَهلَا

توءَامَنْتُمْ (اعراف: ۱۲۳، طٰہٰ: ۷۱، شعراء: ۴۹) کو اخبار (یعنی ایک ہمزہ) سے (اٰمَنْتُمْ) پڑھ طِبْ (رویس) کیلئے خوش ہو جا اور ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یوسف: ۹۰ کو اخبار سے (اِنَّكَ) پڑھ اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ (قراءۃ کی خدمت) کیلئے قوی رہ۔ (ھود: ۸۷ والے کے بجائے یوسف: ۹۰ والے کا مراد ہونا شہرت سے نکلا ہے)۔ ءَاَنْ كَانَ نٓ: ۱۴ کو اخبار سے (اَنْ كَانَ) پڑھ فِدْ (امام خلف) کیلئے۔ (آخرۃ کا) فائدہ حاصل کر۔ وَاسْئَلْ مَعَ اذْهَبْتُمْ: اور (اَنْ كَانَ کو) سوال (یعنی استفہام) سے (ءَاَنْ كَانَ) پڑھ۔ ساتھ ہی اَذْهَبْتُمْ احقاف: ۲۰ کو بھی (استفہام سے ءَاَذْهَبْتُمْ پڑھ) اِذْ حَلَا (ابوجعفر یعقوب) کے لیے اس لیے کہ (یہ استفہام مقصد کو خوب ظاہر کرنے کے سبب) شیریں ہو گیا ہے۔

شروح: [۱] اٰمَنْتُمْ میں صرف رویس کیلئے اخبار بیان کیا ہے باقی ڈھائی اپنے اصول پر ہیں یعنی:۔

[الف] ابوجعفر کیلئے استفہام اور دوسرے ہمزہ کی تسہیل بلا ادخال

[ب] روح کے لیے استفہام اور دوسرے ہمزہ کی تحقیق بلا ادخال

[ت] امام خلف کیلئے اپنے اصل سے استفہام اور تحقیق بلا ادخال نکلا

[۲] ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یوسف: ۹۰ ابوجعفر کے لیے اخبار سے ہے جو اَخْبِرْ سے نکلا۔ اور ھود: ۸۷ والے اِنَّكَ لَاَنْتَ میں اخبار پر اجماع ہے۔ [۳] اَنْ كَانَ میں امام خلف کے لیے اخبار [۴] اسی اَنْ كَانَ اور اَذْهَبْتُمْ میں ابوجعفر یعقوب کے لیے استفہام جو وَاسْئَلْ سے نکلا۔ [۵] دو ہمزہ والے کلمات میں تسہیل و ادخال والے اپنے اصول پر ہیں۔

استفہامِ مکرّر میں ابوجعفر کا قاعدہ

وَاَخْبِرْ فِی الْاُوْلٰی اِنْ تُکَرَّرْ (اِ)ذَا سِوٰی ٢٥ اِذَا وَقَعَتْ مَعْ اَوَّلِ الذِّبْحِ فَاسْئَلَا

اِنْ تُکَرَّرْ: اگر (کسی جگہ) وہ (استفہام مکرر والا کلمہ) مکرر لایا جائے اِذَا (ابوجعفر) کے لیے تو اس وقت (ان میں سے) پہلے (کلمہ) کو (ہر جگہ) اخبار سے پڑھ۔ سوائے (سورۃ) واقعہ: ۴۷ کے اور (سورۃ) صٰفّٰت کے اوّل (موقع) کے (پہلے لفظ کے جو آیت: ۱۶ میں ہے)۔ پس تو (ان دونوں کو) ضرور استفہام سے پڑھ۔

شرح: استفہامِ مکرر نو سورتوں میں گیارہ جگہ آیا ہے۔ ان میں ہر جگہ ابوجعفر کیلئے پہلے کلمہ میں اخبار اور دوسرے کلمہ میں استفہام ہے۔ البتہ سورۃ ذبح (صٰفّٰت) کے پہلے موقع میں اور سورۃ واقعہ میں اسکا عکس ہے۔ یعنی پہلا کلمہ استفہام سے اور دوسرا اخبار سے۔

توضیح: یہ بات واضح رہے کہ ابوجعفر نے صٰفّٰت کے پہلے موقع میں اپنے قاعدہ کے خلاف کیا ہے یعنی پہلے کلمہ کو استفہام سے اور دوسرے کو اخبار سے پڑھا ہے۔ رہا دوسرا موقع؟ سو اس میں اپنے عام قاعدہ کے مطابق پہلے کلمہ کو اخبار سے اور دوسرے کو استفہام سے پڑھا ہے۔ کیونکہ استثنائی کلمات میں اسکا کہیں ذکر نہیں آیا۔

استفہامِ مکرّر میں یعقوب کا قاعدہ

وَفِی الثَّانِ اَخْبِرْ (حُ)طْ سِوَی الْعَنْکَبِ اعْکِسَنْ ٢٦ وَفِی النَّمْلِ الْاِسْتِفْهَامُ (حُ)مْ فِیْهِمَا کِلَا

(استفہام مکرر کے موقعوں میں ہر جگہ) دوسرے (کلمہ) کو اخبار سے (اور پہلے کو استفہام سے) پڑھ حُطْ

(یعقوب) کے لیے تو (اس کا) احاطہ کر لے۔ سِوَى الْعَنْكَبِ اعْكِسَنْ: سوائے عنکبوت:۲۹ کے۔اس کو ضرور عکس (یعنی پہلے کلمہ کو اخبار اور دوسرے کو استفہام) سے پڑھ اور نمل:۶۷ میں ان دونوں ہی (کلمات) میں استفہام ہے حُمْ (یعقوب) کیلئے۔ تو (اس قاعدہ کو) محفوظ کر لے۔

شرح: یعقوب کیلئے ہر جگہ پہلے کلمہ میں استفہام اور دوسرے میں اخبار ہے۔لیکن عنکبوت میں اس کا عکس ہے یعنی اول میں اخبار، ثانی میں استفہام اور نمل کے دونوں کلموں میں استفہام ہے۔سکوت سے نکلا کہ امام خلف کیلئے ہر گیارہ جگہ دونوں کلموں میں استفہام تحقیق بلا ادخال ہے۔

توضیح: اَلْهَمْزَتَانِ مِنْ كَلِمَةٍ میں تسہیل وادخال اور تحقیق کے بارے میں قراء کے مذہب معلوم ہو چکے ہیں۔اب استفہام مفرد اور استفہام مکرر کے موقعوں میں انہیں قواعد پر نظر رکھیں اور جس کا جو قاعدہ ہے اس پر عمل کریں۔

اَلْهَمْزَتَانِ مِنْ كَلِمَتَيْنِ

وَحَالَ اتِّفَاقٍ سَهِّلِ الثَّانِ (ا)ذْ (طَهَرَا ۲۷ وَحَقِّقْهُمَا كَالِاخْتِلَافِ (يَعِيْ وِلَا

اور (دوکلموں والے دوہمزوں کی) اتفاقی (حرکت کی تینوں) صورتوں میں تسہیل کر دوسرے ہمزہ کی اِذْ طَرَا (ابوجعفر رویس) کیلئے۔ اس لیے کہ یہ (تسہیل ان دونوں سے نقلاً) ثابت ہوئی ہے۔ وَحَقِّقْهُمَا: اور تحقیق سے پڑھ (یکساں حرکت والے) ان دونوں (ہمزوں) کو مختلف حرکت والے (دوہمزوں) کی طرح يَعِيْ (روح) کیلئے (اس تحقیق کی) حفاظت کرتا ہے (نقل کی) پیروی کے سبب۔

شرح: (الف) دوہمزوں کی یکساں حرکت ہونے کی مثالیں:۔ جَآءَ اَمْرُنَا، مِنَ السَّمَآءِ اِنَّ، اَوْلِيَآءُ اُولٰٓئِكَ وغیرہ ہیں۔ ابوجعفر رویس کے لیے ان میں ہر جگہ دوسرے ہمزہ کی تسہیل ہے۔ اس کی ضد سے نکلا کہ مختلف حرکت والے دوہمزوں کی پانچوں قسموں میں ابوجعفر رویس اپنی اصل کے موافق دوسرے ہمزہ کی تخفیف کرتے ہیں۔ پس (۱) نَفِيْءَ اِلٰى جیسی مثالوں میں دوسرے ہمزہ کی یاء کی مانند تسہیل۔ (۲) جَآءَ اُمَّةً جیسی مثالوں میں دوسرے ہمزہ کی واؤ کی مانند تسہیل۔ (۳) مِنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا جیسی مثالوں میں دوسرے ہمزہ کا یاء سے ابدال مِنَ السَّمَآءِ يَوِ ائْتِنَا (۴) تَشَآءُ اَنْتَ جیسی مثالوں میں دوسرے ہمزہ کا واؤ سے ابدال تَشَآءُ وَنْتَ (۵) يَشَآءُ اِلٰى جیسی مثالوں میں دوسرے ہمزہ کا واؤ سے ابدال يَشَآءُ وِلٰى اور دوسرے ہمزہ کی یاء کی مانند تسہیل۔ اس قسم میں یہ دووجوہ ہیں۔ (ب) روح کیلئے اس باب کی پوری تفصیل خواہ یکساں حرکت والی ہو یا مختلف حرکت والی سب میں صرف تحقیق ہے۔

اَلْھَمْزُ الْمُفْرَدُ

وَسَاكِنُهُ حَقِّقْ (حِـ)مَاهُ وَاَبْدِلَنْ ۲۸ (اِ)ذَا غَيْرَ اَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْهُمْ فَلَا

وَسَاكِنُهُ حَقِّقْ حِمَاهُ: اوراس (ہمزہ ساکنہ) کےسکون کوتحقیق سے پڑھ حِمَاهُ (یعقوب) کیلئے اس (تحقیق) کی حفاظت (ثابت) ہے۔ وَاَبْدِلَنْ اِذًا: اور (ہر ہمزہ ساکنہ کا حرفِ مد سے) ضرور ابدال کر اِذًا (ابوجعفر) کیلئے اب۔ غَيْرَ اَنْبِئْهُمْ: سوائے اَنْبِئْهُمْ بقرہ:۳۳، اور وَنَبِّئْهُمْ حجر:۵۱، قمر:۲۸ کے، کہ یہ (یعنی ان تینوں کلموں کا ہمزہ ابدال سے) جدا ہوگیا۔

شرح: [۱] یعقوب کیلئے ہر ہمزہ ساکنہ کی تحقیق ہے۔سوائے يَاجُوْجُ وَمَاجُوْجُ کے کہ ان میں یعقوب کیلئے اصل کی بناء پر ابدال ہے۔ [۲] خلف کیلئے اصل کے موافق تحقیق ہی ہے۔ [۳] ابوجعفر کیلئے ہر ہمزہ ساکنہ کا ابدال ہے سوائے مذکورہ تین کلموں کے کہ ان میں تحقیق ہے۔ [۴] ابوجعفر کے لیے ہمزہ ساکنہ فاء کلمہ میں ہو یا عین کلمہ میں یا لام کلمہ میں سب میں ابدال ہے مگر ہمزہ کا سکون اصلی ہونا شرط ہے جیسے قَالَ الْمَلَاُ پر وقف کریں تو ہمزہ ساکن تو ہوجائے گا مگر ایسے ہمزہ کا سکون اصلی نہ ہونے کی وجہ سے ابدال نہ ہوگا۔ ایسے ہی جس ہمزہ کا سکون تو اصلی ہے مگر اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے عارضی حرکت آگئی، ایسے ہمزہ کا وقفاً ابدال ہوگا جیسے مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ، فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ۔

وَرِءْيًا فَاَدْغِمْهُ كَرُءْيَا جَمِيعِهِ ۲۹ وَاَبْدِلْ يُؤَيِّدْ (جُـ)هْدٌ وَنَحْوُ مُؤَجَّلَا

اور (اِذًا والے ابوجعفر کے لیے) رِءْيًا مریم ۵ (کے ہمزہ) کو (یاء سے ابدال کے بعد) ادغام سے (رِيًّا) پڑھ، رُءْيَا (اور) اس کے تمام (الفاظ کے ابدال وادغام) کی طرح۔ وَاَبْدِلْ يُؤَيِّدْ: اور يُؤَيِّدُ ال عمران:۱۳ (کے ہمزہ) کا (واؤ سے) ابدال کر (اور يُوَيِّدُ پڑھ) جُهْدٌ (ابن جماز) کیلئے تو (اس کی) عمدگی اختیار کر۔

وَنَحْوُ مُؤَجَّلًا: اور مُؤَجَّلًا جیسے الفاظ (میں ہمزہ کا واوٗ مفتوح سے ابدال کر کے مُوَجَّلًا پڑھ) اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔(رمز آرہی ہے)۔

شرح: ۱ رِءْيًا اور باب رُءْيَا کے تمام الفاظ لِلرُّءْيَا، اَلرُّءْيَا، رُءْيَاكَ، رُءْيَاىَ میں اِذًا والے ابوجعفر کیلئے ابدال وادغام ہے۔ وہ اس طرح کہ رِءْيًا میں تو ہمزہ کا یاء سے ابدال پھر یاء کا یاء میں ادغام ہوگا اور رِيًّا پڑھیں گے اور باب رُءْيَا میں ہمزہ کا واوٗ سے ابدال، پھر واوٗ کا یاء سے ابدال، پھر یاء کا یاء میں ادغام ہوگا اور رُيَّا پڑھیں گے۔ ابدال کے بعد ادغام صرف انہی دولفظوں میں ہوگا۔ پس تُـْٔوِىْ، تُـْٔوِيْهِ میں ابدال تو ہے مگر ادغام نہیں۔ ۲ وَنَحْوُ مُؤَجَّلًا: کا مطلب ہے وہ کلمات جن میں ضمہ کے بعد ہمزہ مفتوح فاء کلمہ میں ہو، اس قسم میں ابوجعفر کیلئے ہمزہ کا واوٗ سے ابدال ہوگا اور مُوَجَّلًا، مُوَذِّنٌ، اَلْمُوَلَّفَةِ پڑھیں گے۔ اسمیں ہمزہ کا فاء کلمہ میں ہونا شرط کے طور پر ہے۔ اسی لیے اَلْفُؤَادُ، فُؤَادَكَ، بِسُؤَالِ میں ابدال نہیں ہوگا کہ ان میں ہمزہ عین کلمہ میں ہے۔ ۳ يُؤَيِّدُ میں بھی مُؤَجَّلًا کی طرح ہمزہ فاء کلمہ میں ہے اور ہمزہ مفتوح ماقبل ضمہ بھی ہے لیکن اسمیں ابدال صرف ابن جماز کیلئے ہے اور ابن وردان کیلئے اسمیں اصل کے موافق ہمزہ کی تحقیق ہی ہے۔ ۴ يُؤَيِّدُ مستثنیٰ ہے جس کو شعری ضرورت سے مقدم کیا۔ اور وَنَحْوُ مُؤَجَّلًا مستثنیٰ منہ ہے اور ضرورۃً مؤخر ہے۔

كَذَا قُرِئَ اسْتُهْزِئَ وَنَاشِيَةً رِّيَا ۳۰ نُبَوِّئْ يُبَطِّئْ شَانِيَكَ خَاسِيًا (ا)لَا

اسی طرح وَاِذَا قُرِئَ (اعراف: ۲۰۴، انشقاق: ۲۱)، وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ (انعام: ۱۰ رعد: ۳۲، انبیاء: ۴۱)، نَاشِئَةَ الَّيْلِ (مزمل: ٦)، رِئَآءَ النَّاسِ (بقرہ: ۲۶۴، نساء: ۳۸، انفال: ۴۷)، لَنُبَوِّئَنَّهُمْ (نحل: ۴۱، عنکبوت: ۵۸)، لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ (نساء: ۷۲)، اِنَّ شَانِئَكَ (کوثر)، خَاسِئًا وَّهُوَ (ملک: ۴)۔ ان آٹھ کلمات میں ہمزہ مفتوحہ کا یاء سے ابدال) ہے۔ (وَنَحْوُ مُؤَجَّلًا سے خَاسِيًا تک سارا بیان) اَلَا (ابوجعفر) کیلئے ہے۔ تو آگاہ رہ۔

كَذَا مُلِيَتْ وَالْخَاطِيَةْ مِايَةٌ فِيَةْ ۳۱ فَاَطْلِقْ لَهٗ وَالْخُلْفُ فِىْ مَوْطِيًا (ا)لَا

اسی طرح مُلِئَتْ حَرَسًا (جن: ۸)، بِالْخَاطِئَةِ (حاقہ: ۹، خَاطِئَةٍ علق: ۱٦)، مِائَةٌ، (مِائَتَيْنِ)، فِئَةٌ، (فِئَتَيْنِ، اَلْفِئَتَانِ کے ہمزہ کا یاء سے ابدال ہے)۔ فَاَطْلِقْ: تو (ان تینوں کلمات کو) مطلقاً (یعنی بلا قید) کردے، لَهٗ: ان (ابوجعفر) کیلئے۔ وَالْخُلْفُ: اور خلف ہے مَوْطِئًا يَّغِيْظُ (توبہ: ۱۲۰) میں اَلَا

(ابوجعفر) کے لیے۔تو آگاہ رہ۔

توضیح: الف ① اَلْخَاطِیَۃِ معرفہ کے ساتھ خَاطِیَۃٍ نکرہ بھی ② مِاْیَۃٌ جیسے بھی آئے اس کے ساتھ مِاْیَتَیْنِ تثنیہ بھی ③ فِیَۃٌ جیسے بھی آئے اسکے ساتھ فِیَتَیْنِ، اَلْفِیَتَانِ بھی اطلاقی عموم میں شامل ہیں۔ ب مَوْطِیًا توبہ:۱۲۰ میں ابوجعفر کیلئے خلف ہے یعنی تحقیق وابدال دونوں۔

وَیَحْذِفُ مُسْتَهْزُوْنَ وَالْبَابَ مَعْ تَطَوْ ۳۲ یَطَوْ مُتَّکَا خٰطِیْنَ مُتَّکِیِیْ (ا)لَا

اور حذف کرتے ہیں مُسْتَهْزُوْنَ (کے) اور (اسکے) باب (کے تمام ہمزوں) کو، اور لَمْ تَطَوْھَا احزاب:۲۷ اور اَنْ تَطَوْھُمْ فتح:۲۵، اور وَلَا یَطَوْنَ توبہ:۱۲۰، اور مُتَّکَـا یوسف:۳۱، اور خٰطِیْنَ یوسف:۱۹، ۹۷، قصص:۸، اور مِنَ الْخٰطِیْنَ یوسف:۲۹، اور مُتَّکِـیْنَ کہف:۳۱،ص:۵۱، طور:۲۰، الرحمٰن:۵۴، ۷٦، واقعہ:۱٦، دہر:۱۳ (کے ہمزہ) کو اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔تو آگاہ رہ۔

شرح: ۱ مُسْتَهْزُوْنَ کے باب کا مطلب ہے: وہ تمام الفاظ جن میں کسرہ کے بعد ہمزہ مضموم اور مابعد واؤ مدہ ہو جیسے مُسْتَهْزِءُوْنَ، یَسْتَهْزِءُوْنَ، اَنْبِئُوْنِیْ وغیرہ۔اس قسم کے تمام کلمات میں ہمزہ کا حذف ہے اور پھر ہمزہ کے بعد والے واؤ کو سالم رکھنے کیلئے ماقبل کے کسرہ کا ضمہ سے ابدال ہے اور پورے باب میں مُسْتَهْزُوْنَ اَنْبُوْنِیْ، نَبُّوْنِیْ، یُطْفُوْا، لِیُوَاطُوْا، قُلِ اسْتَهْزُوْا، اَتُنَبُّوْنَ اللّٰہَ، اَمْ تُنَبُّوْنَہٗ، مُتَّکُوْنَ، یَتَّکُـوْنَ، وَالصَّابُوْنَ پڑھتے ہیں۔ ۲ لَمْ تَطَوْھَا احزاب:۲۷، اَنْ تَطَوْھُمْ فتح:۲۵، وَلَا یَطَوْنَ توبہ:۱۲۰، مُتَّکًا یوسف:۳۱۔ان چار میں بھی ابوجعفر کے لیے ہمزہ کا حذف ہے۔لیکن باب مُسْتَهْزُوْنَ کی طرح ان میں پہلے حرف کو ضمہ نہیں دیتے بلکہ ان کو فتحہ پر ہی رکھتے ہیں۔ ۳ جن کلمات میں کسرہ کے بعد ہمزہ مکسور ہے اور اسکے بعد یاء ہے، اس قسم میں سے خٰطِیْنَ یوسف:۱۹، ۹۷، قصص:۸، مِنَ الْخٰطِیْنَ یوسف:۲۹ میں ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔اور خٰطِیْنَ نکرہ کے اطلاقی عموم میں اَلْخٰطِیْنَ معرفہ بھی شامل ہے ۴ مُتَّکِیْنَ میں ساتوں جگہ ہمزہ کا حذف ہے۔یہ ساری تفصیل اَلَا (ابوجعفر) کیلئے ہے۔

کَمُسْتَهْزِءِیْ مُنْشُوْنَ خُلْفٌ م (بِهٰذَا وَجُزْ ۳۳ ءَ اَدْغِمْ کَهَیَّہْ وَالنَّسِیُّ وَسَهِّلَا

کَمُسْتَهْزِیْنَ: (مذکورہ بالا کلمات میں ہمزہ کا حذف) اَلْمُسْتَهْزِیْنَ حجر:۹۵ (اَلصَّابِیْنَ بقرہ:٦۲، حج:۱۷)

کی طرح ہے۔ اَلْمُنْشِئُوْنَ واقعہ:۷۲ میں ایسا حذف ہے بَدَا (ابن وردان) کیلئے جو ظاہر ہوگیا ہے۔ (پس اس میں حذف واثبات دونوں ہیں)۔ جُزًّا بقرہ:۲۶۰، زخرف:۱۵، اور جُزٌّ حجر:۴۴، کَهَیَّةِ (الطَّیرِ آل عمران:۴۹، مائدہ:۱۱۰، اور اِنَّمَا) النَّسِیُّ توبہ:۳۷ (ان تینوں کو ابدال) وادغام سے پڑھ اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو قوی رہ۔ (رمز آگے آرہی ہے)۔ وَسَهِّلَا:

شرح: [۱] کَمُسْتَهْزِیْنَ سے اِنَّا کَفَیْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِیْنَ حجر:۹۵ مراد ہے۔ اور یہ لفظ معرفہ ہے۔ ناظم ضرورۃً نکرہ کرکے لائے ہیں۔ قرآن کریم میں یہی ایک لفظ آیا ہے نکرہ کہیں نہیں آیا۔ [۲] ناظم نے تَحْبِیْرُ التَّیْسِیْر میں لکھا ہے کہ ابوجعفر کیلئے خٰطِیْنَ، مُتَّکِیْنَ، اَلْمُسْتَهْزِیْنَ اس نوع کے ان تین ہی الفاظ میں ہمزہ کا حذف ہے۔ اس نوع کا مطلب ہے کہ ہمزہ مکسور ماقبل کسرہ اور مابعد یاء ہو۔ اور خٰسِئِیْنَ اس نوع میں شامل نہیں اور اسی لفظ میں ہمزہ کا حذف نہیں ہے۔ [۳] اَلصَّابِئِیْنَ بقرہ:۶۲، حج:۱۷ میں ہمزہ کا حذف اصل کی بناء پر ہے۔ [۴] مُسْتَهْزِءُوْنَ والی قسم میں ابوجعفر کیلئے دونوں راویوں سے ہمزہ کا حذف ہی ہے اور اَلْمُنْشِئُوْنَ واقعہ:۷۲ میں ابن جماز کیلئے تو عموم کی بناء پر ہمزہ کا حذف ہی ہے مگر ابن وردان کیلئے اس میں خلف ہے یعنی اثبات وحذف دونوں۔ [۵] جُزْءً، جُزْءٌ، کَهَیْـَٔةِ، اَلنَّسِیْءُ تینوں میں ابدال پھر ادغام ہے۔ جُزْءٌ میں ہمزہ کا زاء سے ابدال، پھر زاء کا زاء میں ادغام اور جُزًّ، جُزٌّ پڑھیں گے۔ [۶] کَهَیْـَٔةِ، اَلنَّسِیْءُ میں ہمزہ کا یاء سے ابدال اور پھر یاء کا یاء میں ادغام ہے۔

اَرَیْتَ وَاِسْرَآءِیْلَ کَاءِنْ وَّمُدَّ (اِ)ذْ ۳۴ مَعَ الّٰیءِ هٰاَنْتُمْ وَحَقِّقْهُمَا (حَـ)لَا

وَسَهِّلَا: اور ضرور تسہیل سے پڑھ (ہر جگہ باب) اَرَءَیْتَ، اِسْرَآءِیْلَ، کَاءِنْ، (فَکَاءِنْ اسی تلفظ کیساتھ)۔ ساتھ ہی اَلّٰیءِ (یاء کے بغیر ہمزہ سے) هٰاَنْتُمْ (اسی تلفظ کے ساتھ ان پانچوں قسموں کے ہمزہ) کو (ہر جگہ، نیز) وَمُدَّ: اور (کَاءِنْ فَکَاءِنْ میں اسی طرح کاف کے بعد) الف مدہ (بھی) زیادہ کر۔ (یہ سارا بیان) اِذْ (ابوجعفر) کیلئے ہے۔ تو (قراءۃ کی خدمت) کیلئے قوی اور باہمت رہ۔ وَحَقِّقْهُمَا: اور تحقیق سے پڑھ ان دونوں (اَلّٰیءِ هٰاَنْتُمْ کے ہمزہ) کو حَلَا (یعقوب) کیلئے۔ یہ (تحقیق) شیریں ہوگئی ہے۔

شرح: [۱] وَسَهِّلَا کا تعلق مابعد سے ہے اس لیے اس کو یہاں ترجمہ میں شامل کیا۔ [۲] باب اَرَءَیْتَ کا مطلب ہے کہ یہ لفظ جیسے بھی آئے اور راء سے پہلے ہمزۂ استفہام ہو جیسے اَرَءَیْتَ، اَرَءَیْتُمْ۔ [۳] کَاءِنْ،

فَکَاٰیِنْ کا تلفظ کرنے کے باوجود مزید وضاحت کیلئے وَمُدَّ فرمایا کہ کاف کے بعد الف زیادہ کر۔ [۴] اَرَءَیْتَ، اِسْرَآءِیْلَ، کَاٰیِنْ (فَکَاٰیِنْ)، اٰلّٰٓیءِ، ھٰاَنْتُمْ ان پانچوں کے ہمزہ میں اِذْ والے ابوجعفر کے لیے تسہیل ہے۔ [۵] اِسْرَآءِیْلَ، کَاٰیِنْ (فَکَاٰیِنْ) اٰلّٰٓیءِ تینوں میں مدّ متصل ہے، اس لیے ان میں ابوجعفر کیلئے تسہیل کے سبب پہلے مد پھر قصر دو وجوہ ہیں۔ اور یعقوب وامام خلف کے لیے مدّ متصل میں توسط ہی ہے۔ [۶] ھٰاَنْتُمْ میں مدّ منفصل ہے۔ ابوجعفر کیلئے اس میں تسہیل مع القصر ایک وجہ ہے۔ [۷] یعقوب کیلئے اٰلّٰٓیءِ، ھٰاَنْتُمْ میں تحقیق ہے جو بیان سے نکلی۔ [۸] یعقوب خلف کے لیے اس باب کے تمام ہمزوں میں تحقیق ہی ہے۔ ان کیلئے ابدال کسی بھی قسم میں نہیں ہے۔ [۹] نافع کی طرح ابوجعفر کیلئے بھی اٰلّٰٓیءِ میں ہمزہ کے بعد یاء نہیں ہے۔ ان کیلئے مدّ متصل میں وصلاً تسہیل مع التوسّط اور تسہیل مع القصر دو وجوہ ہیں۔ اور وقف بالاسکان میں ہمزہ کا یاء ساکنہ سے ابدال مع الطول اور وقف بالروم میں تسہیل مع التوسط اور تسہیل مع القصر یہ تین وجوہ ہیں۔ [۱۰] یعقوب کیلئے ھٰاَنْتُمْ میں الف کا اثبات اصل کی بناء پر ہے۔

لِئَلَّا (اَ)جِدْ بَابَ النُّبُوْءَةِ وَالنَّبِیْ ۳۵ ءِ یِ اَبْدِلْ لَّہٗ وَالذِّئْبُ اَبْدِلْ (فَـ)ـیَجْمُلَا

لِئَلَّا (کے ہمزہ) کو (ہر جگہ تحقیق سے پڑھ) اَجِدْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (تحقیق کو) عمدہ بنا دے۔ اَلنُّبُوْٓءَةِ: (اور) اَلنَّبِیُّ کے (پورے) باب کے (ہمزہ) کو ابدال سے پڑھ، لَہٗ: ان ہی (ابوجعفر) کیلئے۔ وَالذِّئْبُ: (یوسف: ۱۳، ۱۴، ۱۷ کے ہمزہ) کو (تینوں جگہ) ابدال سے پڑھ فَیَجْمُلَا (خلف) کے لیے تاکہ یہ خوبصورت ہو جائے۔

شروح: [۱] لِئَلَّا میں ابوجعفر کیلئے سب جگہ تحقیق ہے جو وَحَقِّقْھُمَا سے نکلی۔ [۲] مادہ اَلنُّبُوْٓءَةِ سے جو لفظ بھی آئے ہیں سب میں ابوجعفر کے لیے ابدال ہے (اَلنَّبِیّٖنَ، نَبِیًّا، نَبِیٍّ، اَلْاَنْبِیَآءَ وغیرہ)۔ [۳] اَلذِّیْبُ میں امام خلف اور ابوجعفر کیلئے ابدال ہے۔

اَلنَّقْلُ وَالسَّکْتُ وَالْوَقْفُ عَلَی الْھَمْزِ

وَلَا نَقْلَ اِلَّا الْئٰنَ مَعْ یُوْنُسٍ (بِ)ھٰدَا ۳۶ وَرِدْاً وَّ اَبْدِلْ (اُ)مَّ مِلْءُ (بِ)ہٖ انْقُلَا

(اور تینوں اماموں کیلئے) کوئی نقل نہیں۔ مگر اٰلْئٰنَ (خبریہ) اور یونس والے (آٰلْئٰنَ استفہامیہ) میں ہے، بَدَا (ابن وردان) کیلئے (نقل کا) یہ (حکم) ظاہر ہوگیا ہے۔ وَرِدْاً وَّاَبْدِلْ اُمَّ: اور (مَعِیَ) رِدْاً قصص: ۳۴ میں (نقل ہے) اور تو (اسمیں تنوین کا حالین میں الف سے) ابدال کر اُمَّ (ابوجعفر کیلئے۔ یہ (ابدال) ارادہ کیا گیا ہے۔ مِلْءُ بِہٖ انْقُلَا: (اور) مِلْءُ (الْاَرْضِ ال عمران: ۹۱) جو ہے تو ضرور نقل کر، بِہٖ (ابن وردان) کیلئے اس (مِلْءُ) میں۔

توضیح: [۱] وَلَا نَقْلَ جو کہا ہے، اس نفی کے معنیٰ یہ ہیں کہ ان تینوں اماموں سے کسی کیلئے بھی ایسے موقعوں میں نقل نہیں ہے جس میں وہ اپنی اصل کے خلاف ہوں۔ پس جن کلمات میں اصل کے موافق نقل ہے ان سے شبہ نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ عَادًا الْاُوْلٰی نجم: ۵۰ میں ابوجعفر یعقوب کیلئے ان کی اصل کی طرح نقل ہے اور اسی طرح مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ (مائدہ: ۳۲) میں ابوجعفر کیلئے ہمزہ کے کسرہ کی نون کی طرف نقل ہے۔ [۲] مَعِیَ رِدْاً قصص: ۳۴ میں ابوجعفر کیلئے نقل بھی ہے اور تنوین کا حالین میں ابدال بھی، جو شہرت کی بناء پر بیان نہیں کیا۔ پس ان کیلئے حالین میں نقل مع الابدال سے رِدَا ہے اور وصلاً تنوین کا ابدال وصل بہ نیت وقف کی بناء پر ہے۔ [۳] جن کلمات میں ابن وردان کیلئے نقل ہے ان سب میں ابن جماز کیلئے اصل کی بناء پر ترکِ نقل کیلئے ہے جو وَلَا نَقْلَ سے نکلی۔

مِنِ اسْتَبْرَقٍ (طِ)یْبٌ وَّسَلْ مَعْ فَسَلْ (فَ)ھٰشَا ۳۷ وَحَقَّقَ ھَمْزَ الْوَقْفِ وَالسَّکْتَ اَھْمَلَا

مِنِ اسْتَبْرَقٍ الرحمٰن: ۵۴ میں (نقل) طِیْبٌ (رویس) کیلئے خوشبو ہے۔ (یہ نقل اُنْقُلَا سے نکلی ہے) اور وَسَلْ اور فَسَلْ (وَسْئَلُوْا فَسْئَلُوْا وغیرہ پورے باب میں نقل) فَشَا (امام خلف) کیلئے ظاہر ہوگئی ہے اور (فَشَا والے

امام خلف نے) تحقیق سے پڑھا ہے وقف کے (ہر) ہمزہ کو (کسی بھی قسم کی وقفی تخفیف کے بغیر) اور تمام سکتات کو ترک کر دیا ہے۔

شرح: [۱] مادہ سَاَلَ کے وہ تمام کلمات جن کے شروع میں فاء یا واؤ ہو، امام خلف کے لیے ان میں نقل ہے۔ مثالیں ترجمہ میں آچکی ہیں۔ [۲] حمزہ کی طرح امام خلف کے لیے نہ تو حالت وقف میں ہمزہ کی کسی بھی قسم کی کوئی تخفیف ہے، نہ قیاسی نہ رسمی، اور نہ وصلاً کسی قسم کا کوئی سکتہ ہے۔

اَلْاِدْغَامُ الصَّغِیْرُ

وَاَظْهَرَ اِذْ مَعْ قَدْ وَتَاءَ مُؤَنَّثٍ ۳۸ (اَ)لَا (حُـ)زْ وَعِنْدَ الثَّاءِ لِلتَّاءِ (فُـ)صِّلَا

اور اظہار سے پڑھا ہے اِذْ کی ذال اور قَدْ کی دال اور تاء تانیث کو اَلَا حُزْ (ابوجعفر یعقوب) نے۔ تو آگاہ رہ (اور اس کو) جمع کر لے۔ اور ثاء سے پہلے تاء (تانیث) کو (اظہار سے پڑھا ہے) فُصِّلَا (امام خلف) نے یہ (اظہار) تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

توضیح: [۱] ابوجعفر یعقوب کیلئے اظہار والے مذکورہ تینوں حرفوں کا تمام حروف سے پہلے مطلقاً اظہار ہے۔ [۲] اختصار کی بناء پر ابوجعفر کیلئے اِذْ کا اظہار بیان کر دیا ہے حالانکہ اسکے اظہار میں اپنی اصل پر ہیں۔ [۳] امام خلف کیلئے ثاء سے پہلے تاء تانیث کا اظہار وَاَظْهَرَ سے نکلا۔ باقی حروف میں حمزہ سے اپنی روایت کی طرح ہیں۔

وَهَلْ بَلْ (فَـ)تًى هَلْ مَعْ تَرٰی وَلِبَابِفَا ۳۹ نَبَذْتُ وَكَاغْفِرْلِیْ یُرِدْ صَادَ (حَـ)وَّلَا

اور هَلْ، بَلْ (کے لام کا مطلقاً اظہار) ہے فَتًى: جوان (امام خلف) کیلئے هَلْ تَرٰی (ملک:۳، حاقہ:۸ کے لام) کا۔ وَلِبَابِفَا: اور فاء سے پہلے باء (مجزومہ) کا فَنَبَذْتُهَا طٰہٰ:۹۶ (کی ذال) کا، اِغْفِرْلِیْ جیسے الفاظ (کی راء مجزومہ) کا (لام سے پہلے)، یُرِدْ (ثَوَابَ اٰل عمران:۱۴۵ کی دال) کا (دونوں جگہ)، كٓهٰيٰعٓصٓ (ذِكْرُ

مریم:ا کی دال) کا اظہار حَوَّلَا (یعقوب) کیلئے منتقل کر دیا ہے۔(یہ سارا اظہار وَاَظْهَرَ پر عطف سے نکلا)۔

توضیح: [۱] یہاں امام خلف کیلئے هَلْ، بَلْ کے لام کا مطلقاً اظہار لکھا ہے تفصیل کے لیے شاطبیہ دیکھیں۔ [۲] فاء سے پہلے باء مجزومہ یَغْلِبْ فَسَوْفَ نساء:۷۴، وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ رعد:۵، قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ اسراء:۶۳، فَاذْهَبْ فَاِنَّ طٰہٰ:۹۷، یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ حجرات:۱۱۔ان پانچ موقعوں میں ہے۔ [۳] راء مجزومہ لام سے پہلے اِغْفِرْ لِیْ، اَنِ اشْكُرْ لِیْ، وَاصْبِرْ لِحُكْمِ، یَنْشُرْ لَكُمْ ان چار کلمات میں آئی ہے۔ [۴] یعقوب کیلئے اظہار کے مذکورہ مواقع اِذْ، قَدْ، تاء تانیث والے اظہار کے علاوہ ہیں، اس لیے ان کو بیان کیا۔

[۵] مَعْ اور بِفَا کی باء دونوں عِنْدَ کے معنیٰ میں ہیں۔

اَخَذْتُ (طِـ)لَا اُوْرِثْتُ (حُـ)ـمْ (فِـ)ـدْ لَبِـ ثْتُ عَنْـ ۴۰ ـهُمَا وَادَّغِمْ مَّعْ عُذْتُ (اُ)بْ ذَا اعْكِسَا (حُـ)لَا

(باب) اَخَذْتُ (کی ذال کا اظہار) طِلًا (رولیں) کیلئے زرّین ہے۔ اُوْرِثْتُمُوْهَا اعراف:۴۳، زخرف:۷۲ (کی ثاء کا اظہار) حُمْ فِدْ (یعقوب امام خلف) کیلئے ہے۔تو (اسکا) بن جا (اور اس کو پڑھ کر ثواب کا) فائدہ (بھی) حاصل کر۔ لَبِثْتُ (کی ثاء کا اظہار) ان دونوں (یعنی یعقوب امام خلف) سے ہے۔ اور ادغام کر (لَبِثْتُّ کی ثاء کا ہر جگہ) ساتھ ہی عُذْتُّ (مؤمن:۲۷، دخان:۲۰ کی ذال) کا، اُبْ (ابوجعفر) کے لیے۔تو (ادغام کی طرف شوق ورغبت سے) رجوع کر۔ اس (عُذْتُ) کو (دونوں جگہ) ضرور عکس (یعنی اظہار) سے پڑھ حُلَا (یعقوب) کے لیے۔اس حال میں کہ یہ (اظہار) زینتوں والا ہے۔

توضیح: [۱] باب اَخَذْتُ سے وہ تمام الفاظ مراد ہیں جن میں تاء سے پہلے ذال ساکن ہو جیسے اِتَّخَذْتُ، اَخَذْتُمْ وغیرہ۔ [۲] ذَا حرفِ اشارہ ہے، اس کا مشار الیہ عُذْتُ ہے جو ساتھ ہی ہے یعنی پہلے تو عُذْتُّ میں اُبْ (ابوجعفر) کیلئے ادغام بیان کیا، پھر اسی میں حُلَا (یعقوب) کیلئے ادغام کا عکس یعنی اظہار بتایا۔

وَیٰسٓ نُوْنَ ادْغِمْ (فِـ)ـدًا (حُـ)ـطْ وَسِیْنِ مِیْـ ۴۱ ـمِ (فُـ)ـزْ یَلْهَثْ اظْهَرَ (اِ)ذْ وَفِی ارْكَبْ (فَـ)ـشَا (اَ)لَا

اور یٰسٓ (وَالْقُرْاٰنِ اور) نٓ (وَالْقَلَمِ کے ہجاء والے نون) کا (واؤ میں اسی طرح) ادغام کر فِدًا حُطْ (امام خلف یعقوب) کیلئے اس حال میں کہ تو (اس پر) قربان ہونے والا ہے۔تو (اس ادغام کو) محفوظ کر لے۔ اور طٰسٓمّٓ (شعراء قصص میں) سین (کے نون) کا (میم میں) ادغام کر فُزْ (امام خلف) کیلئے تو کامیاب ہو۔

يَلْهَثْ ذٰلِكَ اعراف:۱۷۶کی ثاء) کو اظہار سے پڑھا ہے اِذْ (ابوجعفر) نے۔ تو (قراءۃ کی خدمت) کے لیے قوی رہ۔ اِرْکَبْ (مَعَنَا ھود:۴۲) میں (اسی طرح باء کا اظہار) فَشَا اَلَا (امام خلف ابوجعفر) کیلئے مشہور ہوگیا۔ تو آگاہ رہ۔

شرح: ۱ یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ، نٓ وَالْقَلَمِ دونوں میں ہجاء والے ملفوظی نون کا ادغام امام خلف یعقوب کیلئے ہے۔ ۲ طٰسٓمٓ شعراء قصص میں سین کے ملفوظی نون کا ادغام امام خلف کیلئے بیان سے اور یعقوب کیلئے اصل سے نکلا۔ باقی ابوجعفر کیلئے چاروں سورتوں میں نون کا واؤ اور میم سے پہلے اظہار ہے جو بقرہ میں آئے گا کہ حروف مُقَطَّعَات کے ہر حرف پر سکتہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے ہر حرف بعد والے حرف سے جدا ہو جاتا ہے، اسلئے اظہار ہی ہوگا۔ ۳ یَلْهَثْ ذٰلِكَ میں (ابوجعفر) کیلئے اظہار بیان سے اور یعقوب امام خلف کیلئے ادغام اصل سے نکلا۔ ۴ اِرْکَبْ مَعَنَا میں امام خلف ابوجعفر کیلئے اظہار بیان سے اور یعقوب کیلئے ادغام اصل سے نکلا۔

اَلنُّوْنُ السَّاكِنَةُ وَالتَّنْوِيْنُ

وَغُنَّةٌ يَا وَالْوَاوِ (فُزْ وَبِغَيْنِ خَا (ا)تْـ ٤٢ ـلُ الِاخْفَا سِوٰى يُنْغِضْ يَكُنْ مُّنْخَنِقْ (ا)لَا

(نون ساکن وتنوین کا) یاء اور واؤ میں (ادغام ناقص یعنی ادغام مع) غنہ ہے فُزْ (امام خلف) کیلئے تو آخرت میں بھی) کامیاب ہو۔ اور (نون ساکن وتنوین کا) اخفاء غین اور خاء سے پہلے اُتْلُ (ابوجعفر) کیلئے پڑھ۔ سوائے فَسَيُنْغِضُوْنَ اسراء:۵۱ اور اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا نساء:۱۳۵ اور وَالْمُنْخَنِقَةُ مائدہ:۳ کے، اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ تو آگاہ رہ۔

شرح: ۱ امام خلف نے اپنی روایت کے خلاف نون ساکن وتنوین کا واؤ و یاء میں ادغام مع الغنّۃ کیا ہے۔ ۲ ابوجعفر کیلئے نون ساکن وتنوین کا غین وخاء سے پہلے اخفاء مع الغنّۃ ہے۔ ان کے نزدیک حروفِ اظہار ہمزہ، ھاء، عین اور حاء یہی چار ہیں۔ جبکہ باقی نو کیلئے حروفِ اظہار چھ ہیں۔ ۳ ترجمہ میں جن تین کلمات کا ذکر ہے، یہ ابوجعفر کیلئے بھی اخفاء سے مستثنیٰ ہیں۔ ۴ نون ساکن کے باقی احکام اجماعی ہیں۔ بیان کی حاجت نہیں۔

اَلْفَتْحُ وَالْإِمَالَةُ

وَ بِالْفَتْحِ قَهَّارِ الْبَوَارِ ضِعَافَ مَعْـ ـهُ عَيْنُ الثُّلَاثِيْ زَانَ شَا جَاءَ مَيَّلَا ٤٣

اور فتح کیساتھ ہیں [١] اَلْقَهَّارِ (ابراہیم:٤٨، مؤمن:١٦) [٢] اَلْبَوَارِ (ابراہیم:٢٨) [٣] ضِعَافًا (نساء:٩) [٤] مَعَهُ: ان (تین کلموں) کیساتھ (ماضی) ثلاثی (کے دس اَفعال میں سے زَادَ، خَابَ، حَاقَ، طَابَ، زَاغَ، ضَاقَ، خَافَ ان سات کا بھی) عین (کلمہ) [٥] (باقی تین افعال) زَانَ (تطفیف اور) شَآءَ، جَآءَ (یہ دو جہاں بھی آئیں)، مَیَّلَا: (ان تین کو) امالہ سے پڑھا ہے

كَالْاَبْرَارِ رُؤْيَا اللَّامِ تَوْرٰىةُ (فِـ)دْ وَلَا تُمِلْ (حُـ)زْ سِوٰى اَعْمٰى بِسُبْحٰنَ اَوَّلَا ٤٤

[٦] اَلْاَبْرَارِ (اَلْاَشْرَارِ، قَرَارِ) [٧] لام تعریف والا اَلرُّءْيَا، لِلرُّءْيَا [٨] تَوْرٰىةَ (کے امالہ) کی طرح۔ (وَبِالْفَتْحِ سے یہاں تک سارا بیان) فِدْ (امام خلف) کے لیے ہے۔تو فائدہ حاصل کرلے۔ (یہ امالہ مَیَّلَا سے نکلا)۔ وَلَا تُمِلْ: اور (کسی بھی الف کو) امالہ سے نہ پڑھ حُزْ (یعقوب) کیلئے۔تو (اس کو) محفوظ کرلے۔سوائے (اس) پہلے (فِیْ هٰذِهٖ) اَعْمٰی کے جو سُبْحٰنَ الَّذِیْ (اسراء:٧٢) میں ہے۔ (بس ان کیلئے اس میں امالہ ہے)۔

شرح: [١] كَالْاَبْرَارِ سے وہ کلمات مراد ہیں جن کا الف دو راؤں کے درمیان ہے اور دوسری راء مکسور ہے۔ اس طرح کے تین ہی کلمات ہیں جو ترجمہ میں آچکے ہیں۔ان میں دو معرفہ ہیں اور ایک نکرہ۔ [٢] لام تعریف والا اَلرُّءْيَا، لِلرُّءْيَا وغیرہ جہاں بھی آئے۔ رُءْيَا اللَّامِ میں اَلْ کی قید سے رُءْيَاكَ، رُءْيَایَ وغیرہ امام خلف کیلئے امالہ سے نکل گئے۔ [٣] تَوْرٰىةَ ہر جگہ۔ یہ چار قسمیں جو ترجمہ میں نمبر پانچ سے آٹھ تک ہیں ان میں امام خلف کیلئے امالہ ہے اور پہلی چار صورتوں میں فتح ہے۔ یہ وہ آٹھ قسمیں ہیں جن میں امام خلف نے اپنی اصل کے

خلاف کیا ہے۔ سوائے رَانَ، شَآءَ، جَآءَ کے کہ ان میں امالہ کرنے میں اپنی اصل کے موافق ہیں۔ رَانَ، شَآءَ، جَآءَ کو بیان کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں عَيْنُ الثُّلَاثِيْ کے عموم سے امام خلف کیلئے فتح نکلتا تھا جو واقع کے خلاف ہے۔ [۴] رہے عَسٰی، رَمٰی، رَاٰی، یَحْیٰی، عِیْسٰی، مُوْسٰی جیسے وہ کلمات جن کے اخیر میں یاء سے بدلا ہوا، یا یاء کی شکل کا الف ہے، ان سب میں امام خلف اپنی اصل کے موافق ہیں۔ یعنی ان میں سے جن میں حمزہ کیلئے امالہ ہے ان میں امام خلف کیلئے بھی امالہ ہے اور جن میں ان کی اصل کے لیے فتح ہے ان میں ان کیلئے بھی فتح ہے۔ [۵] یعقوب کیلئے سوائے اس پہلے اَعْمٰی کے جو اسراء:۷۲ میں مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖ اَعْمٰی میں ہے، امالہ ہے۔ اس کے علاوہ اور کہیں امالہ نہیں۔ [۶] سُبْحٰنَ کی قید سے اَلْاَعْمٰی عبس اور اَوَّلَا کی قید سے اسراء:۷۲ کا دوسرا اَعْمٰی نکل گیا۔

وَ(طُهْلَ كٰفِرِيْنَ الْكُلُّ وَالنَّمْلُ (حُـطْ وَيَا ٤٥ ءُيٰسِيْنَ (يُـمْنٌ وَّافْتَحِ الْبَابَ (اِ)ذْ عَلَا

(راء کے بعد یاء والے) كٰفِرِيْنَ (اَلْكٰفِرِيْنَ) کے تمام (الفاظ) میں امالہ ہے طُلْ (رویس) کیلئے۔ (اللہ کرے تیرے علمی فیوض) دیر تک رہیں۔ اور نمل:۴۳ والے مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ (میں امالہ) ہے حُطْ (یعقوب) کیلئے۔ تو (اس کو) محفوظ کر لے۔ اور یٰسین کی یاء (میں امالہ) یُمْنٌ (روح) کیلئے برکت والا ہے اور فتح سے پڑھ تو (امالہ کے) باب (کی تمام قسموں) کو اِذْ عَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ اس لیے یہ (فتح) بلند ہو گیا ہے۔

اَلرَّاءَاتُ وَاللَّامَاتُ وَالْوَقْفُ عَلَى الْمَرْسُوْمِ

كَقَالُوْنَ رَاءَاتٍ وَّ لَامَاتِ (اِ)ذْ تَلُهَا ٤٦ وَقِفْ يٰاَبَهْ بِالْهَا (ا)لَا (حُـ)ـمْ وَلِمْ (حَـ)ـلَا

راءات اور لامات (تفخیم وترقیق میں) قالون کی طرح ہیں، اُتْلُهَا (ابوجعفر) کے لیے تو ان کو پڑھ۔ اور وقف کر تو یٰاَبَتِ پر ھاء کیساتھ اَلَا حُمْ (ابوجعفر یعقوب) کیلئے۔ تو (اس سے) خبردار رہ (اور اسکا) پیاسا (یعنی طالب) بن جا۔ اور لِمَ پر (بھی) ھاء کے ساتھ وقف کر حَلَا (یعقوب) کیلئے یہ شیریں ہوگیا ہے۔

وَسَائِرُهَا كَالْبَزِّ مَعْ هُوْ وَهِيْ وَعَنْـ ٤٧ ـهُ نَحْوُ عَلَيْهِنَّهْ اِلَيَّهْ رَوَى الْمَلَا

اور اس (لِمَ) کے (ساتھ والے) باقی (فِيْمَ، مِمَّ، بِمَ، عَمَّ) بھی (وقفاً ھاء سکتہ کیساتھ) بزی کی طرح ہیں۔ ساتھ ہی هُوَ، هِيَ بھی (وقفاً ھاء سکتہ کیساتھ) ہیں۔ (یہ تفصیل حَلَا یعقوب کے لیے ہے)۔ وَعَنْهُ: اور انہی (یعقوب) سے عَلَيْهِنَّهْ، اِلَيَّهْ جیسے (کلمات) کو (وقفاً ھاء سکتہ کیساتھ) اشراف (ناقلین) نے روایت کیا ہے۔

شرح: ان دوشعروں کا حاصل یہ ہے:۔ [۱] روایت ورش میں راءات اور لامات کی تفخیم وترقیق باقی قراء سے مختلف ہیں۔ پس ابوجعفر تفخیم وترقیق میں قالون کی طرح ہیں۔ [۲] یٰاَبَتِ کی تاء کا ابوجعفر یعقوب کیلئے ہر جگہ وقفاً ھاء سے ابدال ہے۔ اس کے علاوہ [۳] لِمَ، فِيْمَ، مِمَّ، بِمَ، عَمَّ ان پانچوں میں اور [۴] هُوَ، هِيَ واحد مذکر غائب اور واحد مؤنث غائب کی ضمیر کے شروع میں واؤ، فاء، لام میں سے کوئی حرف ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں۔ اور [۵] عَلَيْهِنَّهْ جیسے وہ کلمات جن کے آخر میں جمع مؤنث غائب کی ضمیر هُنَّ، هِنَّ ہو یعنی نون مشدد سے پہلے ھاء ہو جیسے لَهُنَّ، بِهِنَّ، فُرُوْجَهُنَّ، وَاٰتُوْهُنَّ، مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اور [۶] اِلَيَّهْ جیسے وہ کلمات جن کے آخر میں یاء متکلم مشدد ہو جیسے عَلَيَّ، اِلَيَّ، لَدَيَّ وغیرہ۔ پس [۳] سے [۶] تک ان چار قسموں میں یعقوب کیلئے وقفاً ھاء سکتہ کا اثبات ہے۔

توضیح: بعض کے نزدیک نون مشدد کاف، تاء کے بعد ہو تب بھی وقفاً ھاء سکتہ ہے جیسے مِنْ كَيْدِكُنَّ مِنْكُنَّ، اِنْ كُنْتُنَّ لیکن نشر کی رو سے یہ صحیح نہیں۔ پس صحیح یہی ہے کہ نون مشدد سے پہلے ھاء ہو تو وقفاً ھاء سکتہ ہوگی ورنہ نہیں۔

فائدہ: مَا استفہامیہ پر حرفِ جر داخل ہو تو الف کو حذف کر دیتے ہیں تاکہ مَا استفہامیہ اور مَا موصولہ میں فرق ہو سکے اور ایسے کلمات پانچ ہیں :- لِمَ، فِيْمَ، مِمَّ، بِمَ، عَمَّ۔

وَذُوْ نُدْبَةٍ مَّعْ ثَمَّ (طِبْ وَلَهَا احْذِفَنْ ٤٨ بِسُلْطٰنِيَهْ مَالِيْ وَمَاهِيَ مُوْصِلَا

اور نُدْبَةٍ (یعنی مرثیہ) والے (کلمات [١] يٰوَيْلَتٰی [٢] يٰحَسْرَتٰی [٣] يٰاَسَفٰی) ساتھ ہی [٤] ثَمَّ (ظرفیہ سب جگہ چاروں پر)، وَقِفْ بِالْهَا: وقف کر ھاء سکتہ سے طِبْ (رویس) کیلئے۔ تو خوش ہو جا۔ وَلَهَا احْذِفَنْ: اور ضرور بالضرور حذف کر دے ھاء سکتہ کو [٥] سُلْطٰنِيَ ○ (خُذُوْهُ حاقہ :٢٩، اور) [٦] مَا لِيَ ○ (هَلَكَ حاقہ :٢٨) اور [٧] مَاهِيَ ○ (نَارٌ قارعہ :١٠ تینوں) میں وصل کرتے ہوئے حِمَاهُ (یعقوب) کیلئے۔ اس (حذف) کی حمایت (ثابت) ہے۔

حِمَاهُ وَاَثْبِتْ (فُزْ كَذَا احْذِفْ كِتَابِيَهْ ٤٩ حِسَابِيْ تَسَنَّ اقْتَدْ لَدَى الْوَصْلِ (حُفِّلَا

حِمَاهُ ماقبل کیساتھ ہے۔ وَاَثْبِتْ: اور ثابت رکھ (مذکورہ بالا تین کلمات یعنی [٥][٦][٧] والے سُلْطٰنِيَهْ مَالِيَهْ، مَاهِيَهْ کی ھاء سکتہ کو حالتین میں) فُزْ (امام خلف) کے لیے۔ (اللہ کرے) تو کامیاب ہو۔ كَذَا احْذِفَنْ: اسی طرح حذف کر دے [٨] كِتٰبِيَ ○ (اِنِّيْ حاقہ :١٩) [٩] كِتٰبِيَ ○ (وَلَمْ اَدْرِ حاقہ :٢٥) [١٠] حِسَابِيَ ○ (فَهُوَ حاقہ :٢٠) [١١] حِسَابِيَ ○ (يٰلَيْتَهَا حاقہ :٢٦) [١٢] (لَمْ) يَتَسَنَّهْ (وَانْظُرْ بقرہ :٢٥٩) [١٣] فَبِهُدٰهُمُ) اقْتَدِهْ (قُلْ لَّا انعام :٩٠، ان چھ کلمات میں ھاء سکتہ کو) وصل میں حُفِّلَا (یعقوب) کیلئے۔ یہ (حذف فن کی کتابوں میں) جمع کیا گیا ہے۔

توضیح: [١] ان دو شعروں میں ھاء سکتہ والے گیارہ کلمات ہیں جو تیرہ جگہ آئے ہیں۔ ترجمہ میں سب پر نمبر لگا دیے گئے ہیں۔ [٢] رویس کیلئے ان میں سے پہلے چار میں وقفاً ھاء سکتہ اور وصلاً ھاء کا حذف۔ اور پہلے تین میں مد لازم بھی ہے۔ ھاء کا یہ اثبات رویس ہی کیلئے خاص ہے۔ [٣] یعقوب کیلئے پانچ تا سات والے تین

کلمات میں ھاءِ سکتہ کا وصلاً حذف ہے اور وقفاً اثبات جو مُوْصِلًا کی ضد سے نکلا۔ [۴] امام خلف کیلئے پانچ تا سات والے مذکورہ تین کلمات میں ھاءِ سکتہ کا حالین میں اثبات ہے اور یہ حالین کی قید عموم سے نکلی ہے۔ اور یہ وصلاً اثبات خلافِ اصل ہے جو بیان سے نکلا۔ [۵] یعقوب کیلئے آٹھ تا تیرہ والے چھ کلمات میں ھاءِ سکتہ کا وصلاً حذف ہے اور وقفاً اثبات جو لَدَی الْوَصْلِ کی ضد سے معلوم ہوا۔ [۶] امام خلف کے لیے آٹھ تا تیرہ والے چھ کلمات میں سے کِتٰبِیَهْ○، حِسَابِیَهْ○ یہ دو کلمات جو چار جگہ ہیں ان میں وصلاً ھاء کا اثبات ہے جو اصل سے نکلا۔ اور لَمْ یَتَسَنَّهْ اور فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ میں اصل کے موافق وصلاً ھاء کا حذف ہے۔ [۷] ابو جعفر کیلئے سُلْطٰنِیَهْ سے اِقْتَدِهْ تک کے تمام کلمات میں وصلاً ھاءِ سکتہ کا اثبات ہے۔

اور حالت وقف میں تینوں کیلئے پہلے چار کلمات نکال کر سب میں ھاءِ سکتہ ہے۔

وَاَیًّا بِاَیًّا مَا (طَـوٰی وَ بِمَا (فِـدًا ۵۰ وَ بِالْیَاءِ اِنْ تُحْذَفْ لِسَاکِنِهٖ (حَـلَا

اور اَیًّا مَّا (اسراء:۱۱۰) میں (وقفاً) اَیًّا ہے (یعنی تنوین سے بدلے ہوئے الف پر وقف کر) طَوٰی (رویس) کیلئے محفوظ کیا ہے۔ اور مَا پر وقف کر فِدًا (امام خلف) کیلئے۔ اس حال میں کہ تو قربان ہونے والا ہے۔ (ابو جعفر روح کیلئے بھی وقف مَا پر کر)۔ اگر (لام کلمہ کی یاء ساکنہ رسماً) حذف ہو جائے اپنے (اس لام تعریف کے) سکون کے سبب (جو اسکے بعد ہو تو) یاء (کے اثبات) سے (وقف کر) حَلَا (یعقوب) کیلئے۔ یہ شیریں ہو گیا ہے۔

شرح: [۱] اَیًّا اور مَا دونوں رسماً جدا جدا ہیں۔ رویس کیلئے اَیًّا کی تنوین کو الف سے بدل کر اَیًّا پر اور امام خلف کیلئے مَا پر وقف ہوگا۔ اور حق یہ ہے کہ رسم کی رو سے دونوں پر وقف جائز ہے۔ [۲] اگر کسی جگہ لام کلمہ میں یاء ساکن ہو اور اس کے بعد لام تعریف ہو تو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء رسماً محذوف ہوتی ہے۔ ایسے موقعوں میں یعقوب کیلئے وقفاً یاء کا اثبات ہے۔ مثالیں آرہی ہیں۔ اور اگر تنوین کی وجہ سے یاء محذوف ہو تو ایسی یاء سب ہی کیلئے حالین میں محذوف ہوگی جیسے عَادٍ، بَاغٍ وغیرہ۔

کَتُغْنِ النُّذُرُ مَنْ یُّؤْتِ وَاکْسِرْ وَلَامَ مَا ۵۱ لِ مَعْ وَیْکَاَنَّهٗ وَیْکَاَنَّ کَذَا تَلَا

(لام تعریف کے سبب یاء ساکنہ محذوفہ کی مثالیں) فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ قمر:۵، وَمَنْ یُّؤْتِ الْحِکْمَةَ بقرہ:۲۶۹

کی طرح ہیں اور تو (اس یُؤْتِ کی تاء کو) کسرہ (بھی) دے اور مَالِ کے لام، ساتھ ہی وَيْكَانَّهٗ (کی ھاء) اور وَيْكَانَّ (کے نون مشدد پر۔ ان تینوں کلمات میں) اسی طرح وقف کیا ہے (جیساکہ ناظم نے تلفظ کیا ہے)۔ (وَبِالْيَاءِ اِنْ تُحْذَفْ سے یہاں تک سارا بیان (حَلَا: یعقوب کیلئے ہے)۔

شرح: [۱] لام کلمہ کی یاءاتِ محذوفہ کی مثالیں فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ اور وَمَنْ يُّؤْتِ الْحِكْمَةَ ہیں یعقوب کی قراءۃ میں وَمَنْ يُّؤْتِ کی تاء مکسور ہے اور اس کی اصل يُؤْتِيْ یعنی آخر میں یاء ہے اور باقیین کی قراءۃ میں تاء مفتوح ہے اور اس کی اصل يُؤْتٰى یعنی آخر میں الف ہے۔ مِن جازمہ نے حرفِ علت کو گرا دیا۔ پس يُؤْتِ کسرہ ہی کی وجہ سے یاء محذوفہ والی یاءات میں شامل ہوئی ہے۔ [۲] یعقوب کیلئے فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ نساء:۷۸، مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ کہف:۴۹، مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ فرقان:۷، فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا معارج:۳۶، چاروں جگہ مَالِ کے لام پر وقف ہے جبکہ مَا استفہامیہ مستقل کلمہ ہے جو لفظاً وحکماً لام سے جدا ہے، اسی لیے اس پر بلاشبہ سب کیلئے وقف درست ہے اور لام میں سب کیلئے دو احتمال ہیں [الف] اس پر سب کیلئے وقف درست ہو کیونکہ یہ رسماً مابعد سے جدا ہے [ب] لام پر کسی کیلئے بھی وقف درست نہ ہو کیونکہ یہ لام جارہ ہے جو معنیٰ کی رو سے اپنے مجرور سے متصل ہوا کرتا ہے۔ [۳] یعقوب کیلئے خلافِ اصل وَيْكَانَّهٗ میں ھاء پر اور وَيْكَانَّ میں نون مشدد پر وقف ہے۔

فائدہ: وہ یاءاتِ ساکنہ جو بعد والے لام تعریف کے سکون کی وجہ سے رسماً محذوف ہیں، صرف یعقوب کیلئے ان کا وقفاً اثبات ہے اور وہ یہ سترہ ہیں:۔ [۱] وَمَنْ يُّؤْتِ الْحِكْمَةَ بقرہ:۲۶۹ [۲] وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ نساء:۱۴۶ [۳] وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ مائدہ:۳ [۴] يَقْضِ الْحَقَّ انعام:۵۷۔ یہ یعقوب سمیت چھ قراء کی قراءۃ ہے۔ باقیین کیلئے يَقُصُّ الْحَقَّ ہے [۵] نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ یونس:۱۰۳ [۶] [۷] بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طٰہٰ:۱۲ نازعات:۱۶ [۸] وَادِ النَّمْلِ نمل:۱۸ [۹] الْوَادِ الْاَيْمَنِ قصص:۳۰ [۱۰] لَهَادِ الَّذِيْنَ حج:۵۴ [۱۱] بِهَادِ الْعُمْيِ روم:۵۳ [۱۲] يُرِدْنِ الرَّحْمٰنُ یٰسین:۲۳ [۱۳] صَالِ الْجَحِيْمِ صٰفّٰت:۱۶۳ [۱۴] يُنَادِ الْمُنَادِ قٓ:۴۱ [۱۵] فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ قمر:۵ [۱۶] الْجَوَارِ الْمُنْشَئٰتُ رحمٰن:۲۴ [۱۷] الْجَوَارِ الْكُنَّسِ (تکویر)۔

توضیح: [۱] مذکورہ سترہ یاءات میں صرف یعقوب کے لیے وقفاً اثبات اور وصلاً حذف ہے۔ باقی نو کیلئے حالین میں حذف ہے۔ [۲] قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ زمر:۵۳، اور فَبَشِّرْ عِبَادِ ○ الَّذِيْنَ زمر:۱۷، یہ دونوں یاءات زوائد میں سے ہیں۔ ان کا حکم مستقل باب میں آرہا ہے۔ [۳] بِهٰدِی الْعُمْيِ نمل:۸۱ میں یاء مرسوم ہے۔ یہ بھی ان سترہ یاءات میں شامل نہیں۔

یَاۤءَاتُ الْإِضَافَۃِ

[۱] یاءاتِ اضافت اسم فعل اور حرف تینوں کے آخر میں آتی ہیں اور یہ مرسوم ہوتی ہیں۔ان میں اختلاف اسکان وفتحہ کا ہے۔ان کی چھ قسمیں ہیں:۔ [۱] وہ یاءات جن کے بعد ہمزۂ قطعی مفتوح ہے۔ [۲] وہ یاءات جن کے بعد ہمزۂ قطعی مکسور ہے۔ [۳] وہ یاءات جن کے بعد ہمزۂ قطعی مضموم ہے۔ [۴] وہ یاءات جن کے بعد الف لام ہے جیسے رَبِّیَ الَّذِیْ۔ [۵] وہ یاءات جن کے بعد لام کے بغیر ہمزہ وصلی ہے۔ [۶] وہ یاءات جن کے بعد ہمزہ کے علاوہ اور کوئی حرف ہے۔

توضیح: یہاں یاءات اضافت کی اختلافی تفصیل پیش کرنا مقصود نہیں وہ تو تلخیص المعانی شرح شاطبیہ میں دیکھیں، یہاں صرف ان یاءات کا ذکر مقصود ہے جن میں تینوں اماموں میں سے کسی نے اپنی اصل کے خلاف کیا ہے۔

کَقَالُوْنَ (اِ)ذْ لِیْ دِیْنِ سَکِّنْ وَّاِخْوَتِیْ ۵۲ وَرَبِّ افْتَحَ (ا)صْلًا وَّاسْکِنِ الْبَابَ (حُـ)مِّلَا

(اضافت کی تمام یاءات فتحہ وسکون میں) قالون کی طرح ہیں اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔تو قوی رہ۔(ان میں سے صرف تین یاءات کا حکم جدا ہے)۔ لِیْ دِیْنِ سَکِّنْ: ساکن پڑھ تو وَلِیَ دِیْنِ (کافرون کی یاء) کو اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔تو قوی رہ۔(ان کیلئے اس میں فتحہ کی بجائے سکون ہے)۔ وَاِخْوَتِیْ وَرَبِّ افْتَحَ اصْلًا: اور اِخْوَتِیَ اِنَّ (یوسف:۱۰۰) اور رَبِّیَ اِنَّ لِیْ (فصلت:۵۰، ان دو یاءات) کو فتحہ سے پڑھ اَصْلًا (ابوجعفر) کیلئے۔یہ (فتحہ قاعدہ کے موافق ہونے کے سبب) اصلی ہے۔ وَاسْکِنِ الْبَابَ حُمِّلَا: اور ساکن پڑھ تو (اس) باب (کی تمام یاءات) کو حُمِّلَا (یعقوب) کیلئے۔یہ (سکون) نقل کیا گیا ہے۔(ان کیلئے اس باب کی تمام یاءات میں سکون ہے۔ہاں کچھ یاءات سکون سے مستثنیٰ ہیں تفصیل آرہی ہے)۔

سِوٰى عِنْدَ لَامِ الْعُرْفِ اِلَّا النِّدَا وَغَيْـ ۵۳ ـرُ مَحْيَایَ مِنْ م بَعْدِی اسْمُهٗ وَاحْذِفَا وِّلَا

سِوٰى عِنْدَ لَامِ الْعُرْفِ: سوائے لام تعریف کے پاس (والی یاءات) کے (ان میں یعقوب کے لیے فتحہ ہے جو استثناء کی بناء پر ہے)۔ جیسے عَهْدِیَ الظّٰلِمِیْنَ، رَبِّیَ الَّذِیْ۔ اِلَّا النِّدَا: سوائے ندا (والی دو یاءات) کے (جو یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عنکبوت:۵۶ اور قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا زمر:۵۳ میں ہیں، یہ دونوں بھی لام تعریف والی یاءات میں سے ہیں، مگر ان کو اِلَّا کے ذریعہ مستثنیٰ کر دیا، اور جب مستثنیٰ سے مستثنیٰ کیا تو یہ دونوں یاءات مستثنیٰ منہ یعنی وَاسْكِنِ الْبَابَ میں داخل ہوگئیں، جس سے ان کا سکون نکلا۔ اور اگر یہ استثناء سِوٰى عِنْدَ سے نہ ہوتا تو لام تعریف والی یاءات کی طرح ان میں بھی فتحہ ہی ہوتا)۔ وَغَيْرُ مَحْيَایَ (وَغَيْرُ) مِنْ م بَعْدِی اسْمُهٗ: اور سوائے مَحْيَایَ (انعام:۱۶۲، اور سوائے) مِنْ م بَعْدِی اسْمُهٗ (صف:۶ کی یاءات) کے۔ (یعنی یعقوب کیلئے ان دو یاءات کا فتحہ ہے، جو وَغَيْرُ کے ذریعہ استثناء کی بناء پر ہے اور غَيْرُ کا عطف سِوٰى عِنْدَ پر ہے، جو وَاسْكِنِ الْبَابَ کے عموم سے مستثنیٰ ہے۔ اور گو ان کا فتحہ اصل سے بھی نکلتا ہے مگر ان کو اسلئے بیان کیا ہے کہ یہ وَاسْكِنِ الْبَابَ کے عمومی سکون سے نکل جائیں۔ وَاحْذِفَا وِّلَا مابعد کے ساتھ ہے۔

عِبَادِیَ لَا (یَـ)سْمُوْ وَقَوْمِی افْتَحَا لَّهٗ ۵۴ وَقُلْ لِّعِبَادِیْ (طِـ)بْ (فَـ)شَا وَلَهٗ وَلَا

وَاحْذِفَا وِّلَا، عِبَادِیَ لَا یَسْمُوْ: اور ضرور حذف کر دے (حالین میں نقل کی) پیروی کے سبب یٰعِبَادِ لَا (خَوْفٌ زخرف:۶۸ کی یاء) کو یَسْمُوْ (روح) کیلئے۔ یہ (حذف) بلند ہوتا ہے۔ (اور یہ حالین میں حذف عموم سے نکلا ہے۔ رویس کیلئے اس میں بصری کی طرح یاء کا سکون ہے، نیز یہ سکون روح کیلئے فتحہ کی ضد سے بھی نکلتا ہے۔ اور ابوجعفر کیلئے بھی یاء کا سکون ہے۔ اور یٰعِبَادِ کے ساتھ لَا قید احترازی مقام کی تعیین کے لیے ہے)۔ وَقَوْمِی افْتَحَا لَّهٗ: اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا فرقان:۳۰ (کی یاء) کو ضرور فتحہ سے پڑھ، لَهٗ: ان (روح) کیلئے۔ (ان کیلئے تو فتحہ کی تصریح کی اور رویس کے لیے اس کی ضد سے سکون متعین ہوا اور ابوجعفر کیلئے یاء کا فتحہ ہے)۔ وَقُلْ لِّعِبَادِیْ طِبْ فَشَا: اور قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ابراہیم:۳۱ (کی یاء) کو طِبْ فَشَا (رویس امام خلف) کیلئے (فتحہ سے پڑھ کر) خوش ہو جا (کیونکہ) یہ (فتحہ بھی) مشہور ہوگیا ہے۔ (ابوجعفر کے لیے فتحہ اصل

سے اور رویس امام خلف کیلئے بیان سے نکلا۔ باقی روح کے لیے اسکان)۔ وَلَهٗ وَلَا مابعد کے ساتھ ہے۔

لَدٰی لَامِ عُـرْفٍ نَّحْوُ رَبِّیَ عِبَادِ لَا النِّـ ٥٥ ـدَا مَسَّنِیَ اٰتَانِ اَهْلَـكَـنِیَ مَـلَا

وَلَهٗ وَلَا لَدٰی لَامِ عُرْفٍ: لَهٗ ان (امام خلف) کے لیے، وَلَا: موافقت ہے لام تعریف سے پہلے (والی تمام یاءات میں فتحہ والوں کی۔ اور اس قسم کی بارہ یاءات ہیں:۔ [۱] رَبِّیَ الَّذِیْ بقرہ:٢٥٨ [٢] رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ اعراف:٣٣ [٣] قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ ابراہیم:٣١ [٤] عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ انبیاء:١٠٥ [٥] عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ سبأ:١٣ [٦] مَسَّنِیَ الضُّرُّ انبیاء:٨٣ [٧] مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ صٓ:٤١ [٨] عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ اعراف:١٤٦ [٩] اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ مریم:٣٠ [١٠] اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ ملک:٢٨ [١١] عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ بقرہ:١٢٤ [١٢] اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ زمر:٣٨۔ (بس ان بارہ یاءات میں امام خلف کے لیے خلافِ اصل فتحہ ہے)۔ باقی ندا والی دو یاءات یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عنکبوت:٥٦، اور قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا زمر:٥٣ میں امام خلف نے فتحہ والوں کی موافقت نہیں کی بلکہ ان میں اپنی اصل کے موافق سکون پڑھا ہے۔

توضیح: [١] یہ تو معلوم ہی ہے کہ یاءاتِ اضافت کی چھ قسمیں ہیں۔ ان میں سے پانچ قسموں میں امام خلف اپنی اصل کے موافق ہیں یعنی حمزہ کی طرح فتحہ کی جگہ فتحہ اور سکون کی جگہ سکون پڑھا ہے۔ [٢] لام تعریف والی قسم میں سے بارہ یاءات میں حمزہ کے خلاف فتحہ پڑھا ہے اور یہ اوپر آچکی ہیں۔ ناظم نے اس حکم کی طرف وَلَهٗ وَلَا لَدٰی لَامِ عُرْفٍ سے اشارہ فرمایا۔ پھر ندا والی دو یاءات یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا کو لَا النِّـدَا کے ذریعہ فتحہ سے مستثنیٰ کیا۔ ان دو میں اصل کے موافق سکون ہے۔ [٣] اٰتٰنِۦَ اللّٰهُ نمل:٣٦ میں یاء اضافت کے بجائے یاء زائدہ ہے یعنی اس میں یاء مرسوم نہیں ہے اور یہ آگے آرہی ہے۔

یَآءَاتُ الزَّوَآئِدِ

علم قراءات میں "یاءاتِ زوائد" وہ کہلاتی ہیں جو مصاحف عثمانی میں مرسوم نہیں ہیں۔ اور ان میں قراء کا اختلاف اثبات وحذف میں ہے۔ پھر اثبات کی صورت میں یاء کا حالین میں سکون ہی ہوتا ہے۔ ہاں کچھ یاءات ایسی بھی ہیں جن میں وصلاً فتحہ ہے۔

وَتَثْبُتُ فِي الْحَالَيْنِ لَا يَتَّقِي بِيُو ۵۶ سُفٍ (حُـ)ـزْ كَرُوْسِ الْاٰيِ وَ(ا)لْحِبْرُ مُوْصِلَا

اور (آیتوں کے درمیان والی یاءات زوائد کو) ثابت رکھتے ہیں حالین میں، كَرُوْسِ الْاٰيِ: روسِ آیات (والی یاءات زوائد) کی طرح حُزْ (یعقوب۔ یعنی یہ دونوں قسم کی یاءات کو حالین میں ثابت رکھتے ہیں)۔ تو (اس قاعدہ کو دل میں) محفوظ کرلے۔ لَا يَتَّقِي بِيُوْسُفٍ: سوائے (آیتوں کے درمیان والیوں میں سے) یوسف:۹۰ میں اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ (کی یاء) کے (یعنی ان کیلئے اس یاء کا حالین میں حذف ہے)۔ وَالْحِبْرُ مُوْصِلَا

يُوَافِقُ مَا فِي الْحِرْزِ فِي الدَّاعِ وَاتَّقُوْ ۵۷ نِ تَسْئَلْنِ تُؤْتُوْنِيْ كَذَا اخْشَوْنِ مَعْ وَلَا

وَالْحِبْرُ مُوْصِلَا: اور (قرآنی علوم کے) ماہر (ابوجعفر) وصلاً ان (یاءاتِ زوائد کے اثبات) میں (یعقوب کی) موافقت کرتے ہیں، ان قیود کے مطابق جو شاطبیہ میں (یعقوب کی اصل بصری کے لیے بیان ہوئی) ہیں۔ (وہ یہ ہیں):۔ [۱] دَعْوَةَ الدَّاعِ بقرہ:۱۸۶ [۲] يَدْعُ الدَّاعِ قمر:۶ [۳] وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي بقرہ:۱۹۷ [۴] فَلَا تَسْئَلْنِّ ھود:۴۶ [۵] حَتّٰى تُؤْتُوْنِ یوسف:۶۶ [۶] اسی طرح وَاخْشَوْنِ مائدہ:۴۴ جو وَلَا (تَشْتَرُوْا) کے ساتھ ہے۔

وَاَشْرَكْتُمُوْنِ الْبَادِ تُخْزُوْنِ قَدْ هَدٰ ۵۸ نِ وَاتَّبِعُوْنِيْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ وُصِّلَا

(نیز) [۷] بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ ابراہیم:۲۲ [۸] فِيْهِ وَالْبَادِ حج:۲۵ [۹] وَلَا تُخْزُوْنِ ھود:۷۸ [۱۰] وَقَدْ هَدٰىنِ انعام:۸۰ [۱۱] وَاتَّبِعُوْنِ زخرف:۶۱ [۱۲] ثُمَّ كِيْدُوْنِ اعراف:۱۹۵ میں وصل کرتے ہوئے۔ (ثُمَّ قید احترازی ہے) [تنبیہ]

دَعَانِىْ وَخَافُوْنِىْ وَقَدْ زَادَ فَاتِحًا ۵۹ يُرِدْنِ بِحَالَيْهِ وَتَتَّبِعَنْ (اَ)لَا

(نیز) [۱۳] اِذَا دَعَانِ بقرہ:۱۸۶ [۱۴] وَخَافُوْنِ آل عمران:۱۷۵۔ (ابوجعفر کے لیے ان چودہ یاءات کا وصلاً اثبات اور وقفاً حذف) ہے۔ [۱۵] اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ یٰسین:۲۳، اور [۱۶] اَلَّا تَتَّبِعَنِ طٰہٰ:۹۳، بِحَالَيْهِ: (اَىْ بِحَالَيْهِمَا) یعنی ان (دونوں یاءات) کو حالین میں (ثابت رکھا ہے اور)، فَاتِحًا: (وصلاً) مفتوح (وقفاً ساکن) پڑھا ہے۔ اَلَا (ابوجعفر) نے۔ تو آگاہ رہ۔ وَقَدْ زَادَ: اور یہ (یعنی ابوجعفر کا ان دونوں یاءات کو حالین میں پڑھنا یعقوب سے) یقیناً بڑھ گیا ہے۔

توضیح: ان چار اشعار کا حاصل یہ ہے:۔ [الف] یعقوب کیلئے تمام یاءاتِ زوائد کا حالین میں اثبات ہے۔ اس حکم میں وہ یاء زائدہ بھی شامل ہے جو بصری کیلئے ثابت نہیں ہے۔ جیسے وَلَا تُخْزُوْنِ حجر:۶۹ کی یاء۔ یہ یعقوب کیلئے تو ثابت ہے مگر بصری کیلئے ثابت نہیں۔ [ب] اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ یوسف:۹۰ کی یاء زائدہ کا یعقوب کیلئے حالین میں حذف ہے۔ [ت] باقی تین اشعار میں جو چودہ یاءات آئی ہیں، ان میں ابوجعفر کے لیے وصلاً اثبات اور وقفاً حذف ہے۔ اور یہ حذف مُوْصِلًا کی ضد سے نکلا جو باب کے پہلے شعر میں ہے۔ [ث] عَلٰى مَا فِى الْحِرْزِ: کا مطلب ہے کہ جو یاءات زوائد شاطبیہ نے بصری کیلئے بیان کی ہیں، ان میں سے مذکورہ چودہ یاءات میں ابوجعفر کیلئے وصلاً یاء کا اثبات ہے۔ شاطبیہ کی قید سے وَلَا تُخْزُوْنِ ھود:۷۸ مراد ہے جو شاطبیہ میں بصری کیلئے بیان ہوئی ہے۔ اور وہ وَلَا تُخْزُوْنِ جو حجر:۶۹ میں ہے شاطبیہ کی قید سے نکل گئی۔ کیونکہ اس میں بصری کے لیے یاء کا اثبات نہیں ہے۔ [ج] ابوجعفر کے لیے چودہ یاءات میں شاطبیہ کی قید لگانے سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اَلدَّاعِ اِذَا دَعَانِ بقرہ:۱۸۶ کی دونوں یاؤں میں بصری کی طرح صرف اثبات ہے، ان میں قالون کی طرح خلف نہیں ہے۔ بس ان دو باتوں کی وضاحت کے لیے شاطبیہ کی قید لگائی ہے۔ [ح] وَقَدْ زَادَ میں اس طرف اشارہ ہے کہ اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ یٰسین:۲۳ اور اَلَّا تَتَّبِعَنِ طٰہٰ:۹۳ میں ابوجعفر کیلئے دونوں کلموں میں یاء زائدہ کا وصلاً فتحہ اور وقفاً سکون ہے جو یعقوب کیلئے نہیں ہے اس لیے وَقَدْ زَادَ فرمایا۔ [خ] بِحَالَيْهِ میں واحد کی ضمیر

بِحَالَيْهِمَا تثنیہ کی ضمیر کے معنیٰ میں ہے جو دونوں کلموں کیلئے ہے۔

تَلَاقِي التَّنَادِيْ (بِهِنْ عِبَادِي اتَّقُوْ (طُهْمًا ٦٠ دُعَآءِ (ا)تُلْ وَاحْذِفْ مَعْ تُمِدُّوْنَنِيْ (فَهلَا

[۱۷] يَوْمَ التَّلَاقِ غافر:۱۵ اور [۱۸] يَوْمَ التَّنَادِ غافر:۳۲ (دونوں میں یاء زائدہ کا وصلاً اثبات) بِنْ (ابن وردان) کیلئے ظاہر کر دے۔ (ابن جماز کیلئے حالین میں ان کا حذف ہے)۔ [۱۹] يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ زمر:۱۶ (میں دال کے بعد یاء زائدہ) کا (حالین میں) اثبات ہے طُمًا (رویس) کیلئے۔ بلندی (والوں کی قراءۃ) ہے۔ (ان کیلئے حالین میں اثبات یعقوب کے اصول سے نکلا۔ اور روح کیلئے ضد سے حذف نکلا)۔ اور [۲۰] وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ابراہیم:۴۰ میں (یاء زائدہ کا وصلاً) اثبات ہے اُتْلُ (ابوجعفر) کیلئے پڑھ۔ اور (اسی وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ میں یاء زائدہ کو) حذف کر دے [۲۱] اَتُمِدُّوْنَنِ نمل:۳۶ (کی یاء) سمیت فَلَا (امام خلف) کیلئے۔ یہ (یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک اثبات سے) جدا ہو گیا ہے۔

توضیح: دُعَآءِ ابراہیم اور اَتُمِدُّوْنَنِ نمل، صرف ان دو موقعوں میں حمزہ کیلئے یاء زائدہ کا اثبات ہے اور اصل کی موافقت سے امام خلف کیلئے دونوں یاءات کا اثبات نکلتا ہے مگر ان دونوں کو حذف کرتے ہیں، اس طرح ان کیلئے پورے باب میں یاء زائدہ کہیں بھی نہیں ہے۔

وَاٰتٰنِ نَمْلٍ (يُّهِسْرُ وَصْلٍ وَّتَمَّتِ الْ ٦١ اُصُوْلُ بِعَوْنِ اللّٰهِ دُرًّا مُّفَصَّلَا

اور فَمَا اٰتٰنِ نمل:۳۶ (میں یاء کا حذف) ہے يُسْرُ (روح) کے لیے، (وصل کی) آسانی ہے۔ وَتَمَّتِ الْاُصُوْلُ: اور پورے ہوگئے (قراء ثلاثہ کے) اصول اللہ تعالیٰ کی مدد سے، دُرًّا: جو موتیوں کی طرح ہیں، مُفَصَّلَا: الگ الگ پروئے ہوئے۔

شرح: [۱] فَمَا اٰتٰنِ اللّٰهُ میں روح کیلئے یاء کا اثبات تو حالین میں ہے لیکن یاء زائدہ ساکن ہے اس لیے وصلاً اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہوگئی اور وقفاً یعقوب کیلئے عام قاعدہ کی رو سے ثابت ہے۔ [۲] رویس کیلئے بصری کی طرح وصلاً یاء کا فتحہ ہے اور وقفاً روح کی طرح اثبات ہے۔ [۳] ابوجعفر کیلئے نافع کی طرح وصلاً یاء کا فتحہ اور وقفاً اپنے مذہب کے مطابق یاء کا حذف ہے۔

فائدہ: ابوجعفر کیلئے درہ کی رو سے فَمَا اٰتٰنِ اللّٰهُ اور يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ کے سوا ان سب یاءات میں یاء کا

اثبات ہے جو اس باب کے آخری پانچ شعروں میں مذکور ہیں۔ ان میں سے ابن جماز کیلئے اَلتَّلَاقِ، اَلتَّنَادِ میں حالین میں یاء کا حذف ہے۔ ابوجعفر کیلئے درہ میں جن یاءات کا ذکر ہے، ان کے علاوہ تمام یاءات زوائد میں نافع کی طرح ہیں۔ پس درہ کے سوا جن سولہ یاءات میں نافع کے دونوں راویوں کیلئے اثبات ہے ان میں ابوجعفر کیلئے بھی اثبات ہے اور جن یاءات میں قالون کیلئے اثبات اور ورش کیلئے حذف ہے یا ورش کیلئے اثبات اور قالون کیلئے حذف ہے، دونوں صورتوں میں ابوجعفر کیلئے قالون اصل ہیں۔ البتہ فَمَا اٰتٰنِیَ اللّٰهُ نمل میں ابوجعفر کیلئے ورش کی طرح وصلاً فتحہ اور وقفاً حذف ہے۔ وَهُوَ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ۔ وَهُوَ حَسْبِىْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ۔

بَابُ فَرْشِ الْحُرُوْفِ

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

یعنی ان اختلافات کا بیان جن کے قواعد کلیہ نہیں ہیں۔ اب ان کا بیان سورۃ وار ہوگا

حُرُوْفَ التَّهَجِّي افْصِلْ بِسَكْتٍ كَحَا اَلِفْ ٦٢ (اَ)لَا يَخْدَعُوْنَ (ا)عْلَمْ (حِ)جًى وَّاشْمِمَا (طِ)لَا

حروفِ تہجی (یعنی حروف مُقَطَّعَات) کو (بعد والے حروف سے) جدا کر دے سکتہ کے ذریعہ۔ جیسے حا (میم عین سین قاف، اور) الف (لام میم صاد) اَلَا (ابوجعفر) کے لیے۔ تو آگاہ رہ۔ وَمَا يَخْدَعُوْنَ (اسی تلفظ کے ساتھ) اِعْلَمْ حِجًى (ابوجعفر یعقوب) کیلئے ہے۔ تو (اس قراءۃ کو بھی) جان لے اس حال میں کہ تو (کامل) عقل والا ہے۔ وَاشْمِمَا طِلَا

شرح: ① حروفِ مُقَطَّعَات کئی ہوں یا ایک ہو، ہر ایک پر ابوجعفر کیلئے سکتہ ہے اور جب سکتہ کریں گے تو نہ ادغام ہوگا اور نہ اخفا۔ جیسے الٓمّٓ میں میم کا میم میں اور طٰسٓمّٓ وغیرہ میں نون کا میم میں ادغام ہوتا ہے۔ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ میں اخفاء ہوتا ہے۔ سکتہ کی وجہ سے صرف اظہار ہوگا اور یہ احکام جاری نہ ہوں گے۔ ② وَمَا يَخْدَعُوْنَ میں ابوجعفر یعقوب کیلئے تو خلاف اصل ہے جو بیان سے نکلا اور امام خلف کیلئے بھی اسی طرح ہے جو اصل کے موافق ہے اور سکوت سے نکلا۔

بِقِيْلَ وَمَا مَعْهُ وَيَرْجِعُ كَيْفَ جَا ٦٣ اِذَا كَانَ لِلْاُخْرٰى فَسَمِّ (حُ)لًا عَلَا

وَاشْمِمَا طِلَا: اور ضرور اشمام کر طِلَا (رویس) کے لیے جو سونے کی طرح ہے۔ بِقِيْلَ وَمَا مَعْهُ: یعنی قِيْلَ اور اُن (چھ افعال) میں جو (شاطبیہ میں) اس (قِيْلَ) کے ساتھ (اشمام میں شامل) ہیں۔ اور تَرْجِعُ (تَرْجِعُوْنَ) جس طرح بھی آئے جب یہ (لفظ) آخرت کیلئے ہو تو تُو (اس کو) معروف (کے صیغہ) سے پڑھ حُلًا عَلَا (یعقوب) کیلئے۔ یہ (يَرْجِعُ) زینتوں کے اعتبار سے بلند ہوگیا ہے۔

شرح: اشمام والے سات افعال ہیں:۔ [۱] قِيْلَ ہر جگہ جبکہ ماضی کا صیغہ ہو۔ اگر مصدر ہو تو اشمام نہ ہوگا۔ [۲] وَغِيْضَ الْمَآءُ ھود:۴۴ [۳] وَجِايْٓءَ زمر:۶۹ وفجر:۲۳ [۴] وَحِيْلَ سبا:۵۴ [۵] وَسِيْقَ زمر:۷۱، ۷۳ (دو جگہ) [۶] سِيْٓءَ بِهِمْ ھود:۷۷ وعنکبوت:۳۳ [۷] سِيْٓئَتْ ملک:۲۸۔ پس وَمَا مَعَهٗ سے یہ سات مراد ہیں۔ ان میں رویس کیلئے اشمام ہے۔ تَيْرْجِعُ یاء سے ہو یا تاء سے، نیز واحد کا صیغہ ہو یا جمع کا، جب یہ آخرۃ کیلئے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے کے معنیٰ میں ہو تو یعقوب کیلئے ہر جگہ معروف کا صیغہ یعنی پہلے حرف کا فتحہ اور جیم کا کسرہ ہے۔ اور اگر يَرْجِعُ آخرۃ کے بجائے دنیا کی یا دنیا والوں کی طرف رجوع کرنے کے معنیٰ میں ہو تو اس میں سب ہی حفص کی طرح ہیں۔ یعنی سب کیلئے فتحہ اور کسرہ ہے اور یعقوب کیلئے بھی یہی ہے۔

وَالْاَمْرُ (ا)تَلْ وَاعْكِسْ اَوَّلَ الْقَصِّ وَهُوَ هِيْ ٦٤ يُمِلَّ هُوَ ثُمَّ هُوَ اسْكِنَا (اُ)ذْ وَ(حُـ)مِّلَا

اَلْاَمْرُ (کے پاس والے يَرْجِعُ ھود:۱۲۳) کو (فتحہ اور کسرہ سے يَرْجِعُ الْاَمْرُ) اُتْلُ (ابوجعفر) کیلئے پڑھ۔ وَاعْكِسْ اَوَّلَ الْقَصِّ: اور قَصِّ (قصص:۳۹) کے پہلے (لَا يَرْجِعُوْنَ) کو (اسکے) عکس (یعنی یاء کے ضمہ اور جیم کے فتحہ) سے پڑھ (ابوجعفر) کیلئے۔ (رمز آرہی ہے)۔ پس یعقوب کیلئے اس میں یاء کا فتحہ اور جیم کا کسرہ ہے)۔ وَهُوَ هِيْ: یعنی هُوَ هِيَ (کی ھاء کو جبکہ واؤ، فاء اور لام ابتدائیہ کے بعد ہو) اور (اسی طرح) اَنْ يُّمِلَّ هُوَ ﴿۲۸۲﴾ اور ثُمَّ هُوَ (قصص:۶۱ کی ھاء) کو (بھی) ضرور ساکن کردے۔ (وَاعْكِسْ سے یہاں تک سارا بیان) اُذْ (ابوجعفر) کیلئے ہے۔ تو (مشق کے ذریعہ اس سکون کو) تابع کرلے۔ وَحُمِّلَا: ﴿۶۴﴾

فَحَرِّكْ وَ(ا)يْنَ اضْمُمْ مَّلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا ٦٥ اَزَلَّ (فَـ)هَشَا لَا خَوْفَ بِالْفَتْحِ (حُـ)وِّلَا

اور حُمِّلَا (یعقوب) کے لیے (هُوَ کی ھاء کو ضمہ کے اور هِيَ کی ھاء کو کسرہ کے ذریعہ ہر جگہ) متحرک کردے۔ وَاَيْنَ اضْمُمْ: اور لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا (کی تاء) کو ضمہ دے اَيْنَ (ابوجعفر) کیلئے۔ یہ (لفظ) جس جگہ بھی ہو (ابوجعفر اس میں منفرد ہیں)۔ اَزَلَّ فَشَا: فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ ﴿۳۶﴾ (اسی تلفظ سے) فَشَا (امام خلف) کیلئے مشہور ہوگیا۔ لَا خَوْفَ بِالْفَتْحِ: لَا خَوْفَ فاء سے ہو یا واؤ سے، یا دونوں کے بغیر بلا تنوین کے فتحہ کے ساتھ (ہر جگہ) حُوِّلَا (یعقوب) کیلئے منتقل کردیا گیا ہے۔ (پس یعقوب کیلئے لَا خَوْفٌ کی جگہ لَا خَوْفَ ہے۔ فتحہ سے بلا تنوین)۔

وَعَدْنَا (ا)تُلُ بَارِئُ بَابَ يَأمُرُ اٰتِمَّ (حُهُمْ ٦٦ اُسَارٰی (فِدَا خِفُّ الْاَمَانِيُّ مُسْجَلا

وَعَدْنَا کو (بقرہ :۵۱، اعراف :۱۴۲، طٰہٰ :۸۰ صرف ان تین ہی جگہ واؤ کے بعد والے الف کے حذف سے) اُتُلُ (ابوجعفر) کیلئے پڑھ۔ بَارِئْكُمْ ۞ (میں دونوں جگہ کامل کسرہ سے اور) باب يَاْمُرُكُمْ (يَنْصُرُكُمْ، يُشْعِرُكُمْ، يَاْمُرُهُمْ، تَاْمُرُهُمْ پانچوں) کو (راء کے) کامل (ضمہ) سے پڑھ حُمْ (یعقوب) کیلئے۔ تو طالب بن جا۔ (اَسْرٰی کے بجائے) اُسٰرٰی (پڑھ) فِدًا (امام خلف) کیلئے یہ فدیہ ہے۔ (اس میں امالہ اور تقلیل کا حکم واضح ہے)۔ خِفُّ الْاَمَانِيُّ (اور) اَمَانِيُّ (کے باب) کی تخفیف ہے۔ اس حال میں کہ یہ (امانی) بلا قید کر دیا گیا ہے اَلَا (ابوجعفر) کے لیے۔ تو آگاہ رہ۔

فائدہ: باب اَمَانِيُّ کے چھ کلمات آئے ہیں:۔ [۱] [۲] دوکلموں میں یاء مفتوح ہے اِلَّا اَمَانِيَّ ۞ اور فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ حج :۵۲ [۳] [۴] دوکلموں میں یاء مضموم ہے: تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۞ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حدید:۱۴ [۵] [۶] دوکلموں میں یاء مکسور ہے: لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَا اَمَانِيِّ دونوں نساء:۱۲۳ میں۔ ان سب میں ابوجعفر کیلئے یاء کی تخفیف ہے۔

تفویم: [۱] جن دوکلمات میں یاء مفتوح ہے ان میں فتحہ باقی رہے گا، صرف یاء کی تخفیف ہوگی اِلَّا اَمَانِيَ، فِيْ اُمْنِيَتِهٖ۔ [۲] جن چار کلمات میں یاء مضموم یا مکسور ہے ان سب میں تخفیف بھی ہے اور یاء بھی ساکن ہوگی جیسے بِاَمَانِيْكُمْ وَلَا اَمَانِيْ، وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيْ، تِلْكَ اَمَانِيْهِمْ قُلْ هَاتُوْا۔ [۳] اَمَانِيْهِمْ قُلْ میں یاء ساکنہ کی مناسبت سے ھاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ پس اس ایک میں تین تبدیلیاں ہوئیں۔ باقی ضمہ اور کسرہ والے تین کلمات میں دو تبدیلیاں ہوئیں یعنی تخفیف اور یاء کا سکون۔ اور فتحہ والے دوکلمات میں فتحہ باقی رہا۔ صرف تخفیف ہوگی۔ ناظم نے تخفیف کے سوا باقی تبدیلیوں کو شہرت کی بناء پر بیان نہیں کیا۔ باقی سب کے لیے حفص کی طرح تشدید سے۔

(ا)لَا يَعْبُدُوْ خَاطِبٌ (فَـ)شَا يَعْمَلُوْنَ قُلْ ٦٧ (حَـ)وٰی قَبْلَهٗ (ا)صَلُّ وَّبِالْغَيْبِ (فُـ)قْ (حَـ)لَا

(اَلَا ما قبل کیساتھ ہے)۔ لَا تَعْبُدُوْنَ ۞ کو تاء خطاب سے پڑھ فَشَا (امام خلف) کیلئے یہ (خطاب) مشہور ہوگیا ہے۔ (باقی دو کے لیے بھی خطاب ہے)۔ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ قُلْ مَنْ كَانَ ۞ (میں تاء خطاب) ہے

حَوٰی (یعقوب) کے لیے۔ ان (یعقوب) نے محفوظ کیا ہے۔ (باقی دو کے لیے یاء غیب۔ اور یہ خطاب خَاطِبْ سے نکلا)۔ قَبْلَهٗ اَصْلٌ (اور) اس (بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ قُلْ مَنْ) سے پہلے (عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اُولٰٓئِكَ ﴿۸۵﴾ میں تاء خطاب) اَصْلٌ (ابوجعفر) کے لیے اصل ہے۔ (یہ خطاب بھی اسی خَاطِبْ سے نکلا)۔ وَبِالْغَيْبِ: (یہی عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ) یاء غیب کیساتھ ہے فُقْ حَلَا (امام خلف یعقوب) کیلئے۔ تو (فن) میں فوقیت حاصل کر۔ یہ شیریں ہوگیا۔

وَقُلْ حَسَنًا مَّعْهُ تُفْدُوْ وَنُنْسِهَا ۶۸ وَتَسْئَلْ (حَـوٰی وَالضَّمُّ وَالرَّفْعُ (اُ)صِّلَا

اور حَسَنًا پڑھ (حاء اور سین کے فتحہ سے) اس کے ساتھ (تَفْدُوْهُمْ ﴿۸۵﴾ کی بجائے) تُفْدُوْهُمْ، (اور نَنْسَئْهَا ﴿۱۰۶﴾ کی جگہ) نُنْسِهَا، اور (وَلَا تُسْئَلُ ﴿۱۱۹﴾ کی جگہ) وَلَا تَسْئَلْ (تاء کے فتحہ اور لام کے جزم سے) حَوٰی (یعقوب) کیلئے محفوظ کیا ہے۔ وَالضَّمُّ وَالرَّفْعُ: اور اُصِّلَا (ابوجعفر) کیلئے (وَلَا تُسْئَلُ میں) ضمہ اور رفع اصل قرار دیا گیا ہے۔

فائدہ: ۱ چاروں لفظوں کی قیود تلفظ سے معلوم ہوئیں۔ ۲ یعقوب امام خلف کیلئے حَسَنًا اور ابوجعفر کیلئے حُسْنًا حاء کے ضمہ اور سین کے سکون سے۔ ۳ ابوجعفر یعقوب کیلئے تُفْدُوْهُمْ ضمہ اور الف سے اور امام خلف کیلئے تَفْدُوْهُمْ فتحہ اور فاء کے سکون سے۔ ۴ یعقوب کیلئے اَوْ نُنْسِهَا حفص کی طرح۔ باقی دو کیلئے بھی یہی ہے۔ ۵ یعقوب کیلئے وَلَا تَسْئَلْ نہی کے صیغہ سے اور باقی دو کیلئے وَلَا تُسْئَلُ نفی کے صیغہ سے۔

وَكَسْرُ اتَّخِذْ (اِ)ذْ سَكِّنَ اَرْنَا وَاَرْنِ (حُـزْ ۶۹ خِطَابَ يَقُوْلُوْ (طِـبْ وَقَبْلَ وَمِنْ (حَـلَا

اور وَاتَّخِذُوْا ﴿۱۲۵﴾ (کی خاء) کا کسرہ ہے اِذْ (ابوجعفر) کے لیے۔ تو قوی رہ۔ (باقی دو کیلئے بھی کسرہ ہے)۔ سَكِّنَ اَرْنَا وَاَرْنِ حُزْ: اور ساکن کردے اَرْنَا، اَرْنِیْ (کی راء) کو (ہر جگہ) حُزْ (یعقوب) کیلئے۔ تو (سکون کو) محفوظ کرلے۔ اَمْ تَقُوْلُوْنَ ﴿۱۴۰﴾ کا خطاب طِبْ (رویس) کے لیے پڑھ کر خوش ہو جا (اور امام خلف کیلئے بھی یہی ہے اور ابوجعفر روح کے لیے یاء غیب سے اَمْ يَقُوْلُوْنَ ہے)۔ اور (دوسرے) وَمِنْ (حَيْثُ خَرَجْتَ) سے پہلے (عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ میں خطاب) حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہوگیا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی تاء خطاب ہے)۔

وَقَبْلُ (يَعِي (لـ)ذْ غِبْ (فَـتًى وَّيَرَى (ا)تْلُ خَا ٧٠ طِبًا (حُزْ وَاَنَّ اكْسِرْ مَعًا (حَائِزَ (ا)لْعُلَا

اور (اسی عَمَّا تَعْمَلُوْنَ سے) پہلے (عَمَّا تَعْمَلُوْنَ○ وَلَئِنْ اَتَيْتَ ﴿۱۴۴﴾ میں تاء خطاب) ہے يَعِي اِذْ (روح ابوجعفر) کیلئے وہ محفوظ کرتا ہے تو قوی رہ۔ غِبْ فَتًى: (اسی عَمَّا يَعْمَلُوْنَ○ وَلَئِنْ اَتَيْتَ ﴿۱۴۴﴾ کو) یاء غیب سے پڑھ فَتًى (امام خلف) کیلئے اے جوان۔ (رویس کیلئے اس میں اصل سے یاء غیب ہے)۔ وَيَرَى اتْلُ: (وَلَوْ) يَرَى (الَّذِيْنَ ﴿۱۶۵﴾) کو (اطلاقی یاء غیب سے) اُتْلُ (ابوجعفر) کیلئے پڑھ۔ (اور تلفظ سے بھی یاء غیب نکلی۔ امام خلف کیلئے بھی یاء غیب ہے)۔ خَاطِبًا حُزْ: (اسی تَرَى الَّذِيْنَ ﴿۱۶۵﴾ کو) ضرور تاء خطاب سے پڑھ حُزْ (یعقوب) کیلئے تو (اس کو) جمع کر لے۔ وَاَنَّ اكْسِرْ مَعًا حَائِزَ الْعُلَا: اور اَنَّ (الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا وَّاَنَّ اللّٰهَ ﴿۱۶۵﴾ کے ہمزہ) کو کسرہ دے دونوں جگہ حَائِزَ الْعُلَا (یعقوب ابوجعفر) کیلئے۔ (تو جنت کی) بلندیوں کا جمع کرنے والا ہے۔ (امام خلف کیلئے دونوں جگہ ہمزہ کا فتحہ ہے)۔

وَاَوَّلُ يَطَّوَّعْ (حَـلَا الْمَيْتَةُ اشْدُدًا ٧١ وَمَيْتَهْ وَمَيْتًا (ا)ذْ وَالاَنْعَامُ (حُلِّلَا

اور پہلا وَمَنْ يَّطَّوَّعْ ﴿۱۵۸﴾ (اسی طرح یاء غیب اور طاء کی تشدید اور عین کے جزم سے) حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہوگیا ہے۔ (قیود تلفظ سے نکلی ہیں)۔ اَلْمَيْتَةُ ...الخ: (اور) اَلْمَيِّتَةُ اور مَيِّتَةٌ اور مَيِّتًا (تینوں لفظوں) کو تشدید سے پڑھ اُذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (زبان کو) تابع کر لے۔ وَالاَنْعَامُ حُلِّلَا: اور انعام:۱۲۲ (والا مَيِّتًا میں تشدید) حُلِّلَا (یعقوب) کیلئے (بھی) جائز کر دی گئی ہے۔ (شرح آگے)

وَفِيْ حُجُرٰتِ (طُلْ وَفِي الْمَيْتِ (حُزْ وَاَوْ ٧٢ وَلَ السَّاكِنَيْنِ اضْمُمْ (فَـتًى وَّبِقُلْ (حَـلَا

وَفِيْ حُجُرٰتِ طُلْ: اور حجرات:۱۲ (والے مَيِّتًا) میں (تشدید) طُلْ (رویس) کے لیے (بھی) ہے۔ (اللہ کرے تیری عمر) دراز ہو۔ وَفِي الْمَيْتِ حُزْ: اور اَلْمَيِّتِ میں (تشدید) حُزْ (یعقوب) کیلئے جمع کر لے۔ وَاَوَّلَ السَّاكِنَيْنِ اضْمُمْ فَتًى: اور (چھیوں قسموں میں) دو ساکنوں میں سے پہلے ساکن کو ضمہ دے فَتًى (امام خلف) کیلئے اے جوان۔ وَبِقُلْ حَلَا بِكَسْرٍ: اور یہ (پہلا ساکن) قُلْ (کے لام) میں (بھی) کسرہ کے ساتھ (ہوکر) حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہوگیا ہے۔

شرح: یعقوب کیلئے پہلے موقع (بقرہ:۱۵۸) میں وَمَنْ يَّطَّوَّعْ یاء غیب، طاء کی تشدید، عین کے جزم سے ہے

اور یہ اصل میں یَتَطَوَّعُ ہے۔ تاء کا طاء میں ادغام ہوا، مَنْ شرطیہ نے جزم دیا۔ اور امام خلف کیلئے بھی یعقوب کی طرح ہے جو اصل سے نکلا اور ابوجعفر کے لیے تَطَوَّعَ فعل ماضی ہے۔ یہ بھی اصل سے نکلا۔ اور دوسرے فَمَنْ تَطَوَّعَ (بقرہ:۱۸۴) میں سب اپنی اصل پر ہیں یعنی امام خلف کیلئے فَمَنْ یَطَّوَّعْ تشدید سے فعل مضارع اور ابوجعفر یعقوب کیلئے فَمَنْ تَطَوَّعَ فعل ماضی تخفیف سے۔ اَلْمَیِّتَۃُ معرفہ چار جگہ ہے:۔ [۱] بقرہ:۱۷۳ [۲] مائدہ:۳ [۳] نحل:۱۱۵ [۴] یٰسین:۳۳۔ مَیِّتَۃً نکرہ دو جگہ ہے:۔ [۱] انعام:۱۳۹ [۲] انعام:۱۴۵۔ مَیِّتًا پانچ جگہ ہے:۔ [۱] انعام:۱۲۲ [۲] فرقان:۴۹ [۳] زخرف:۱۱ [۴] حجرات:۱۲ [۵] قٓ:۱۱۔ اَلْمَیِّتِ آٹھ جگہ ہے: [۱] [۲] آل عمران:۲۷ [۳] [۴] انعام:۹۵ [۵] [۶] یونس:۳۱ [۷] [۸] روم:۱۹ بَلَدٍ مَّیِّتٍ دو جگہ ہے:۔ [۱] اعراف:۵۷ [۲] فاطر:۹۔ یہ پانچ کلمات ہیں جو اکیس۲۱ جگہ آئے ہیں۔

تفریع: [۱] ابوجعفر کیلئے پانچوں کلمات میں سب جگہ یاء کی تشدید ہے۔ جو پہلے تین کلمات میں تو ذکر سے اور باقی دو میں اصل سے نکلی۔ اور مَیِّتَۃً نکرہ انعام:۱۳۹و۱۴۵ کی تشدید میں ابوجعفر منفرد ہیں۔ [۲] یعقوب کیلئے انعام:۱۲۲ والے مَیِّتًا اور اَلْمَیِّتِ میں آٹھوں جگہ یاء کی تشدید اور کسرہ ہے۔ [۳] طُلْ (رُویس) کیلئے حجرات:۱۲ والے مَیِّتًا میں تشدید وکسرہ ہے۔ [۴] یعقوب یعنی رویس اور روح مذکورہ تفصیل کے علاوہ ہر کلمہ میں ہر جگہ اپنی اصل پر ہیں۔ [۵] امام خلف کیلئے اصل کے موافق بَلَدٍ مَّیِّتٍ اعراف:۵۷ وفاطر:۹ میں اور اَلْمَیِّتِ میں آٹھوں جگہ تشدید وکسرہ ہے۔ اور باقی ہر جگہ تخفیف ہے۔

وَاَوِّلُ السَّاکِنَیْنِ: جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ دوسرے ساکن کے بعد لازمی یعنی اصلی ضمہ ہو، اس کی مخصوص چھ قسمیں ہیں۔ جن میں سے بعض پہلے ساکن کو ضمہ کی حرکت دیتے ہیں۔ وہ چھ قسمیں یہ ہیں:۔ [۱] نون ساکن [۲] قَدْ کی دال [۳] قُلْ کا لام [۴] تاء تانیث جو وَقَالَتِ اخْرُجْ یوسف:۳۱ میں ہے [۵] اَوْ کا واوٴ [۶] تنوین۔

تفریع: [۱] امام خلف کے لیے چھیوں قسموں میں خلافِ اصل پہلے ساکن کا ضمہ ہے جو بیان سے نکلا۔ [۲] یعقوب کیلئے خلافِ اصل قُلْ کے لام کا کسرہ ہے جو بیان سے نکلا۔ باقی پانچ قسموں میں اصل کے موافق اَوْ کے واوٴ کا ضمہ اور باقی چار قسموں میں پہلے ساکن کا کسرہ۔ [۳] ابوجعفر کیلئے چھیوں قسموں میں اصل کے موافق پہلے ساکن کا ضمہ ہے۔

بِكَسْرٍ وَّ طَاءُ اضْطُرَّ فَاكْسِرُهُ (اُ)مِنًّا ٧٣ وَ رَفْعُكَ لَيْسَ الْبِرَّ (فَوْزٌ وَّ ثُقِّلَا

(بِكَسْرٍ ماقبل کے ساتھ ہے)۔ وَطَاءُ اضْطُرَّ فَاكْسِرُهُ اُمِنًّا: اور فَمَنُ اضْطُرَّ بقرہ:۱۷۳، مائدہ:۳، انعام:۱۴۵، نحل:۱۱۵) کی طاء کو کسرہ دے اُمِنًّا (ابوجعفر) کیلئے۔ تو امن پانے والا ہے۔ اور تیرا رفع سے پڑھنا لَيْسَ الْبِرُّ ﴿۱۷۷﴾ (کی راء) کو فَوْزٌ (امام خلف) کیلئے کامیابی ہے۔ باقی دو کیلئے بھی رفع ہے۔ وَثُقِّلَا: ﴿باقی﴾

شرح: [۱] صرف ابوجعفر کے لیے فَمَنُ اضْطِرَّ چاروں جگہ نون کے ضمہ اور طاء کے کسرہ سے ہے۔ اعادہ کی صورت میں اصل یعنی نافع کی طرح طاء کے کسرہ کے باوجود ہمزہ وصلی کا ضمہ ہی پڑھیں گے۔ ہمزہ کا ضمہ اصل اور سکوت سے نکلا۔

تنبیه: چونکہ یہ شبہ کا موقع ہے کہ طاء کا کسرہ ہوتے ہوئے ہمزہ کا ضمہ کیسے؟ اس لیے اس پر ابن عبد الجواد نے تنبیہ کی ہے۔ (ترجمہ وجوہ المسفرۃ:۲۴)

باقی شرح: [۲] ابوجعفر کے لیے فَمَنُ اضْطِرَّ (نون کے ضمہ اور طاء کے کسرہ سے۔ یعقوب کیلئے فَمَنِ اضْطُرَّ نون کے کسرہ اور طاء کے ضمہ سے۔ امام خلف کیلئے فَمَنُ اضْطُرَّ نون اور طاء دونوں کے ضمہ سے۔

وَلٰكِنْ وَّبَعْدُ انْصِبْ (اَ)لَا اشْدُدْ لِتُكْمِلُوْا ٧٤ كَمُوْصٍ (حِـ)مًى وَّالْعُسْرُ وَالْيُسْرُ اُثْقِلَا

وَثُقِّلَا: اور (دونوں جگہ ﴿۱۷۷﴾ ﴿۱۸۹﴾ میں) تشدید سے پڑھا گیا ہے وَلٰكِنَّ (الْبِرَّ کا نون) اور (اسکے) بعد (الْبِرَّ کو) نصب دے (اور وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ اور وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ التَّقٰى پڑھ) اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ تو آگاہ رہ۔ (باقی دو کے لیے بھی تشدید اور نصب سے)۔ اُشْدُدْ لِتُكْمِلُوْا كَمُوْصٍ حِمًى: تشدید دے وَلِتُكَمِّلُوا (الْعِدَّةَ ﴿۱۸۵﴾ کی میم) کو (مِنْ) مُّوَصٍّ (کے صاد) کی طرح حِمًى (یعقوب) کیلئے۔ تو حمایت والا ہے۔ (باقی دو کیلئے تخفیف سے حفص کی طرح)۔ وَالْعُسْرُ وَالْيُسْرُ اُثْقِلَا: اَلْعُسُرُ اور اَلْيُسُرُ دونوں (جس طرح بھی آئیں سین کو ضمہ دینے کے ذریعہ) ثقیل کر دیئے گئے ہیں۔ (رمز آگے)

وَالْاُذْنُ وَسُحْقًا الْاُكْلُ (اُ)ذْ اُكْلُهَا الرُّعْبُ ٧٥ وَخُطُوٰتِ سُحْتٌ شُغْلِ رُحْمًا (حَـ)وَى (اُ)لْعُلَا

اور (اسی طرح) اَلْاُذُنُ (اور اُذُنٌ میں ہر جگہ ذال کا) اور فَسُحُقًا ملک:۱۱ (میں حاء کا اور) اَلْاُكُلُ (اُكُلٌ میں

ہر جگہ کاف کا ضمہ) ہے۔ (پانچوں کلمات میں درمیانی حرف کو ضمہ دینے کے ذریعہ ثقیل کر دیے گئے ہیں) اُذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (اس ضمہ کو مشق کے ذریعہ) تابع کر لے۔ اُكُلُهَا الرُّعُبَ ...الخ: اُكُلُهَا (ہر جگہ جبکہ اس کے بعد واحد مؤنث غائب کی ضمیر ھاء ہو، اس میں کاف کا) اَلرُّعُبُ (اور رُعُبًا میں ہر جگہ عین کا) اور خُطُوٰتِ (میں پانچوں جگہ طاء کا)، لِلسُّحُتِ (اور اَلسُّحُتُ مائدہ:۴۲، ۶۲، ۶۳ تینوں میں حاء کا)، شُغُلٍ (یٰسین:۵۵ میں غین کا)، رُحُمًا کہف:۸۱ (میں حاء کا، ان سب کلمات میں ہر جگہ دوسرے حرف کا ضمہ) ہے۔ حَوَى الْعُلَا (یعقوب ابوجعفر) کیلئے بلندیوں کو جمع کر لیا۔

وَنُذْرًا وَّنُكُرًا رُّسْلُنَا خُشْبُ سُبْلَنَا ٧٦ (حِـ)مًّى عُذْرًا اَوْ (يـ)ا قُرْبَةٌ سَكَّنَ (ا)لْمَلَا

اور اَوْ نُذُرًا (مرسلات:۶ میں ذال کا) اور نُكُرًا (کہف:۷۴، ۸۷ وطلاق:۸ تینوں میں کاف کا)، رُسُلُنَا (رُسُلُكُمْ، رُسُلُهُمْ میں ہر جگہ سین کا)، خُشُبٌ (منافقون:۴ میں شین کا)، سُبُلَنَا (ابراہیم:۱۲، عنکبوت:۶۹ ان پانچوں میں دوسرے حرف کا ضمہ) حِمًّى (یعقوب) کے لیے حمایت والا ہے۔ عُذُرًا اَوْ (مرسلات:۶ میں ذال کا ضمہ يَا (روح) کے لیے ہے اے (بھائی)۔ اقُرُبَةٌ (لَّهُمْ توبہ:۹۹ کی راء کو) ساکن پڑھا ہے اَلْمَلَا (ابوجعفر) کے لیے اشراف نے۔

بُيُوْتَ اضْمُمًا وَّارْفَعْ رَفَثٌ وَفُسُوْقَ مَعْ ٧٧ جِدَالَ وَخَفْضٌ فِي الْمَلٰٓئِكَةِ (ا)نْقُلَا

بُيُوْتَ (اَلْبُيُوْتِ جس طرح بھی آئے اس کی باء) کو ضرور ضمہ دے۔ وَارْفَعْ رَفَثٌ: اور رفع دے فَلَا رَفَثٌ اور وَلَا فُسُوْقٌ اور وَلَا جِدَالٌ کو (اور تینوں میں رفع کے ساتھ تنوین بھی دے۔ تنوین کا ذکر شہرت کی بناء پر نہیں کیا) اور (مِنَ الْغَمَامِ) وَالْمَلٰٓئِكَةِ ﴿۲۱۰﴾ میں (تاء کا) جر ہے۔ (یہ سارا بیان) اُنْقُلَا (ابوجعفر) کیلئے ضرور نقل کر دے۔

فائدہ: [۱] بُيُوْتَ، اَلْبُيُوْتِ میں باء کا ضمہ ابوجعفر کیلئے بیان سے اور یعقوب کیلئے اصل سے نکلا۔ اور امام خلف کے لیے کسرہ ہے۔ [۲] فَلَا رَفَثٌ وَّلَا فُسُوْقٌ وَّ لَا جِدَالٌ تینوں میں ابوجعفر کیلئے رفع اور تنوین۔ یعقوب کے لیے پہلے دو میں رفع اور تنوین اور تیسرے میں فتحہ اور ترکِ تنوین۔ امام خلف کے لیے تینوں میں فتحہ اور ترکِ تنوین سے فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ۔ [۳] وَالْمَلٰٓئِكَةُ میں ابوجعفر کے لیے تاء کا جر اور

باقی دو کے لیے رفع۔

لِيَحْكُمَ جَهِّلْ حَيْثُ جَا وَيَقُوْلُ فَانْـ ٧٨ ـصِبِ (ا)عْلَمْ كَثِيْرُ الْبَا (فِـ)دًا وَّانْصِبُوْا (حَـ)لَا

لِيُحْكَمَ (٢١٣) (کی یاء) کو (ضمہ اور کاف کو فتحہ دینے کے ذریعہ) صیغہ مجہول سے پڑھ، حَيْثُ جَا: یہ جہاں بھی آئے۔ وَيَقُوْلُ فَانْصِبِ اعْلَمْ: اور (حَتّٰى) يَقُوْلَ (٢١٤) کو نصب دے۔ (یہ دونوں وجوہ) اِعْلَمْ (ابوجعفر) کیلئے جان لے۔ كَثِيْرُ الْبَا فِدًا: (اِثْمٌ) كَثِيْرٌ (٢١٩) (ثاء کے بجائے) باء (سے كَبِيْرٌ) ہے فِدًا (امام خلف) کیلئے۔ اس حال میں کہ تو قربان ہونے والا ہے۔ وَانْصِبُوْا حَلَا قُلِ الْعَفْوَ: اور نصب دو قُلِ الْعَفْوَ (٢١٩) (کے واؤ) کو۔ حَلَا (یعقوب) کیلئے یہ شیریں ہو گیا۔

فائدہ: [١] صرف ابوجعفر کیلئے لِيُحْكَمَ صیغہ مجہول سے اور باقی دو کے لیے صیغہ معروف سے لِيَحْكُمَ۔ [٢] حَتّٰى يَقُوْلَ ابوجعفر کیلئے لام کے نصب سے اور باقی دو کیلئے بھی نصب سے۔ [٣] امام خلف کیلئے اِثْمٌ كَبِيْرٌ باء سے اور باقی دو کیلئے بھی باء سے۔ [٤] قُلِ الْعَفْوَ میں یعقوب کیلئے نصب سے اور باقی دو کے لیے بھی نصب ہی ہے۔

قُلِ الْعَفْوَ وَاضْمُمْ اَنْ يَّخَافَا (حُـ)لَا (ا)بِـ ٧٩ وَفَتْحُ (فَـ)تًى وَّاقْرَاْ تُضَارَ كَذَا وَلَا

قُلِ الْعَفْوَ ماقبل کیساتھ ہے۔ وَاضْمُمْ: اور ضمہ دے اَنْ يُّخَافَا (٢٢٩) (کی یاء) کو حُلَا اَبٍ (یعقوب ابوجعفر) کیلئے۔ (اس ضمہ میں بھی) آبائی زینت ہے۔ وَفَتْحُ فَتًى: اور (اسی یاء میں) فتحہ ہے فَتًى (امام خلف) کے لیے جوان کا۔ وَاقْرَاْ اور پڑھ تو لَا تُضَارْ (وَالِدَةٌ (٢٣٣)) کو (راء کی تخفیف اور سکون سے مع مد لازم کے)۔ كَذَا (اور) اسی طرح (پڑھ) وَلَا يُضَارْ (كَاتِبٌ (٢٨٢)) کو (راء کی) تخفیف اور سکون سے (مع مد لازم کے)۔

فائدہ: [١] لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ (٢٣٣) میں ابوجعفر کیلئے راء کی تخفیف اور سکون سے لَا تُضَارْ۔ یعقوب کیلئے تشدید و رفع سے لَا تُضَآرُّ۔ امام خلف کیلئے تشدید و نصب سے لَا تُضَآرَّ۔ [٢] وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ (٢٨٢) میں ابوجعفر کیلئے مثل اول کے تخفیف و سکون سے وَلَا يُضَارْ۔ باقی دو کے لیے وَلَا يُضَآرَّ تشدید و نصب سے۔ [٣] دونوں لفظ تخفیف و سکون سے ہوں یا تشدید سے، دونوں ہی صورتوں میں دسوں کیلئے مد لازم ہے۔ ایک کے لیے

مخفف اور باقی نو کیلئے مثقل۔

يُضَارَ بِخِفٍّ مَّعْ سُكُوْنٍ وَّ قَدْرُهُ ٨٠ فَحَرِّكْ (اِ)ذًا وَّ ارْفَعْ وَصِيَّةَ (حُـ)ـطْ (فَـ)ـهلَا

يُضَارَ بِخِفٍّ مَّعْ سُكُوْنٍ کا ترجمہ ہو چکا۔ وَقَدْرُهُ فَحَرِّكْ اِذًا: اور قَدْرُهُ (۲۳۶) (کی دال) کو (دونوں جگہ فتحہ کی) حرکت دے اِذًا (ابوجعفر) کیلئے۔اب (امام خلف کیلئے بھی یہی ہے اور یعقوب کیلئے دال کے سکون سے قَدْرُهُ)۔ وَارْفَعْ: اور رفع دے وَصِيَّةٌ (لِّاَزْوَاجِهِمْ (۲۴۰) کی تاء) کو حُطْ فَـلَا (یعقوب امام خلف) کے لیے۔تو (رفع اور اس کی توجیہ کو) محفوظ کر لے۔ یہ (لفظ رفع کی تقدیر پر نصب والے اسموں سے) جدا ہو گیا ہے۔(باقی ابوجعفر کیلئے بھی رفع ہے)۔

يُضْعِفُهُ انْصِبْ (حُـ)ـزْ وَشَدِّدْهُ كَيْفَ جَا ٨١ (اِ)ذًا (حُـ)ـمْ وَيَبْصُطْ بَصْطَةَ الْخَلْقِ (يُـ)ـعْتَلَا

فَيُضْعِفَهُ (۲۴۵) وحدید:۱۱ (کی فاء) کو نصب دے حُزْ (یعقوب) کے لیے تو اس کو محفوظ کر لے۔(باقی دو کے لیے رفع عموم اور شہرت سے نکلا)۔ وَشَدِّدْهُ: اور مشدد پڑھ اس (يُضَعِّفُ، يُضَعِّفْهَا، مُضَعَّفَةً، يُضَعَّفْ، يُضَعِّفْهُ کی عین) کو، (یہ مادہ) جس طرح بھی آئے اِذًا حُمْ (ابوجعفر یعقوب) کیلئے۔اب تو (قراءۃ کا) شیدائی بن جا۔ (امام خلف کیلئے سب میں تخفیف اور عموم شہرت سے نکلی)۔ وَيَبْصُطْ (۲۴۵) (اور) فِي الْخَلْقِ (کے بعد) والا بَصْطَةً اعراف:٦٩ (اسی طرح دونوں میں سے ہر ایک صاد کیساتھ) يُعْتَلَا (روح) کیلئے بلند کیا جاتا ہے۔(ابوجعفر کیلئے بھی دونوں میں صاد ہے اور یہ صاد کتابت اور شہرت سے نکلا۔اور رویس امام خلف کیلئے دونوں میں صرف سین)۔

عَسَيْتُ افْتَحِ (ا)ذْ غَرْفَةً يُضَمَّ دِفْعُ (حُـ)ـزْ ٨٢ وَاَعْلَمُ (فُـ)ـزْ وَاكْسِرْ فَصُرْهُنَّ (طِـ)ـبْ (ا)لَا

عَسَيْتُمْ (۲۴۶) وسورۃ محمد ﷺ:۲۲ کی سین) کو فتحہ دے اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔تو (قراءۃ کی خدمت کیلئے) قوی رہ۔(باقی دو کے لیے بھی فتحہ ہے)۔ غُرْفَةً (۲۴۹) (کا غین) ضمہ سے پڑھا جاتا ہے (امام خلف کیلئے بھی ضمہ ہے۔نیز) دِفْعُ (۲۵۱) وحج:۴۰ (میں دَفْعُ اللّٰهِ کے بجائے) دِفْعُ اللّٰهِ ہے۔(یہ دونوں اختلاف) حُزْ (یعقوب) کیلئے ہیں۔تو محفوظ کر لے۔(امام خلف کیلئے بھی غُرْفَةً ضمہ سے اور ابوجعفر کیلئے فتحہ سے غَرْفَةً۔اور

ابوجعفر کیلئے بھی دَفْعُ ہے اور امام خلف کیلئے دَفْعُ اللّٰہِ)۔ وَاَعْلَمُ فُزْ: (قَالَ) اَعْلَمُ (ہمزہ قطعی اور رفع سے) فُزْ (امام خلف) کے لیے۔ (خدا کرے) تو کامیاب رہ۔ (باقی دو کے لیے بھی قَالَ اَعْلَمُ ہمزہ قطعی اور رفع سے)۔ فَصِرْهُنَّ (کے صاد) کو کسرہ دے طِبْ اَلَا (رویس ابوجعفر) کیلئے۔ تو (ہمیشہ) خوش رہ۔ (نیز اسکے کسرہ سے بھی) آگاہ رہ۔ (امام خلف کیلئے بھی کسرہ ہے۔ باقی روح کیلئے ضمہ)۔

نِعِمَّا (حُـ)زِ اسْكِنْ (اِ)ذْ وَمَيْسَرَةَ افْتَحَا ۸۳ كَيَحْسَبُ (اُ)ذْ وَاكْسِرْهُ (فُـ)قْ فَاْذَنُوا وِلَا

نِعِمَّا (۲۷۱) ونساء: ۵۸ (کی عین) کو (کامل) کسرہ دے حُزْ (یعقوب) کے لیے۔ تو جمع کر لے۔ (امام خلف کے لیے بھی کسرہ ہے اور یہ کسرہ وَاكْسِرْ پر عطف سے نکلا) اِسْكِنْ اِذْ: (نِعِمَّا کی عین) کو ساکن کر دے اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو قوی رہ۔

تفریع: نِعِمَّا میں دونوں جگہ [۱] یعقوب کیلئے عین کا کامل کسرہ [۲] ابوجعفر کیلئے عین کے سکون سے [۳] امام خلف کے لیے اصل سے نون کا فتحہ اور عین کے کسرہ سے نَعِمَّا نکلا۔

باقی ترجمہ: (اِلٰی) مَيْسَرَةٍ (۲۸۰) (کے سین) کو ضرور فتحہ دے۔ (باب) يَحْسَبُ (کے فعل مضارع کے سب صیغوں) کی طرح (یعنی باب يَحْسَبُ کا سین بھی ہر جگہ مفتوح ہے۔ یہ دونوں قراءتیں) اُذْ (ابوجعفر) کیلئے ہیں۔ تو (زبان کو) تابع کر لے (باقی دو کے لیے بھی مَيْسَرَةٍ فتحہ سے)۔ وَاكْسِرْهُ فُقْ: اور کسرہ سے پڑھ اس (باب يَحْسَبُ کی سین) کو فُقْ (امام خلف) کیلئے۔ تو (علم قراءات میں) فوقیت حاصل کر۔ (یعقوب کے لیے بھی سین کا کسرہ ہے اور ابوجعفر کے لیے فتحہ ہے)۔ فَاْذَنُوا (۲۷۹) (اسی تلفظ کے ساتھ نقل کی) پیروی والا ہے (۸۳)

وَبِالْفَتْحِ اَنْ تُذْكِرَ بِنَصْبٍ (فَـ)صَاحَةٌ ۸٤ رِهُنٌ (حِـ)مًى يَغْفِرْ يُعَذِّبْ (حِـ)مَا (ا)لْعُلَا

(نیز) اور فتحہ کے ساتھ ہے اَنْ (تَضِلَّ (۲۸۲) کا ہمزہ، نیز اسی آیت میں) فَتُذَكِّرَ (کی راء) نصب کے ساتھ ہے۔ (فَاْذَنُوا سے یہاں تک کا بیان) فَصَاحَةٌ (امام خلف) کیلئے فصاحت والا ہے۔

فائدہ: [۱] ابوجعفر یعقوب کیلئے بھی فَاْذَنُوا ہے اور اس کی قیود تلفظ سے نکلی ہیں۔ [۲] اَنْ تَضِلَّ میں باقی دو کیلئے بھی ہمزہ کا فتحہ ہے۔ [۳] امام خلف ابوجعفر کے لیے تشدید ونصب سے فَتُذَكِّرَ۔ [۴] یعقوب

کیلئے فَتُذَكِّرَ تخفیف ونصب سے۔

باقی ترجمہ: فَرِهٰنٌ ﴿۲۸۳﴾ (راء کے کسرہ اور ھاء کے بعد اثباتِ الف سے) حِمًى (یعقوب) کیلئے حمایت والا ہے۔(باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ [یَغْفِرُ اور وَيُعَذِّبُ ﴿۲۸۴﴾ (دونوں)، بِرَفْعٍ: رفع کیساتھ ہیں حِمَا الْعُلَا (یعقوب ابوجعفر) کیلئے۔ بلندیوں والی حمایت میں ہیں۔(امام خلف کیلئے دونوں میں جزم ہے)۔

بِرَفْعٍ يُّفَرِّقُ يَاءُ يَرْفَعُ مَنْ يَّشَا ۸۵ بِيُوْسُفَ يَسْلُكْهُ يُعَلِّمُهُ (حَـلَا

بِرَفْعٍ ماقبل کیساتھ ہے۔ [لَا يُفَرِّقُ ﴿۲۸۵﴾، يَرْفَعُ (دَرَجٰتٍ) مَّنْ يَّشَآءُ یوسف:۷٦، يَسْلُكْهُ جن:۱۷ (اور) وَيُعَلِّمُهُ (الْكِتٰبَ ال عمران:۴۸، ان میں سے ہر ایک نون کے بجائے) یاء والا ہے۔ یہ (مجموعہ یاء کے ساتھ حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہو گیا ہے۔(پس [۱] پہلے تین میں ابوجعفر اور امام خلف کیلئے نون ہے۔ [۲] چوتھے لفظ میں ابوجعفر کیلئے نون اور امام خلف کیلئے یاء ہے [۳] پانچویں لفظ میں ابوجعفر کیلئے یاء اور امام خلف کیلئے نون ہے)۔

یاءات الاضافة: [۱] اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ [۲] اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ ﴿۳۳﴾ دونوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ [۳] عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ میں تینوں کیلئے فتحہ۔ [۴] بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ [۵] رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيٖ ﴿۲۵۸﴾ میں تینوں کیلئے فتحہ۔ [٦] فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ ﴿۱۵۲﴾ [۷] وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ ﴿۱۸٦﴾ ان دونوں میں تینوں کیلئے سکون۔ [۸] مِنِّيْٓ اِلَّا ﴿۲۴۹﴾ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون۔

یاءات الزوائد: [۱] [۲] اَلدَّاعِ اور اِذَا دَعَانِ ﴿۱۸٦﴾ اور [۳] وَاتَّقُوْنِ يٰٓاُولِي ﴿۱۹۷﴾ تینوں میں ابوجعفر کے لیے وصلاً اور یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ [۴] [۵] فَارْهَبُوْنِ اور فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۰﴾ ﴿۴۱﴾ اور [٦] وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴿۱۵۲﴾ تینوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

توضیح: یہ بات بار بار آچکی ہے کہ یاءات اضافت میں اختلاف فتحہ وسکون کا اور یاءات زوائد میں اختلاف حذف واثبات کا ہے۔ ہاں زوائد میں کہیں کہیں وصلاً یاء کا فتحہ ہے۔ وضاحت موقع پر آئے گی۔ یہاں یہ کہنا مقصود ہے کہ دونوں قسم کی یاءات کا حکم غیر مذکورین کیلئے ضد سے نکلا۔

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرَانَ

يَرَوْنَ خِطَابًا (حُـهْ وَ(فُـهْ يَقْتُلُوْ تَقِيْـ ٨٦ ـيَـةً مَّعْ وَضَعْتُ (حُـمْ وَانَّ افْتَحَا (فُـلَا

(كَافِرَةٌ) تَرَوْنَهُمْ ⑬ تاء خطاب سے ہے حُـزْ (یعقوب) کیلئے جمع کر لے۔ (ابوجعفر کیلئے بھی خطاب ہے اور امام خلف کیلئے یاء غیب)۔ اَوَيَقْتُلُوْنَ (الَّذِيْنَ ㉑ (ان ہی قیود کیساتھ) فُـزْ (امام خلف) کیلئے پڑھ اور کامیاب ہو۔ (باقی دو کیلئے بھی اسی طرح ہے)۔ اَ(مِنْهُمْ تُقٰةً ㉘ میں) تَقِيَّةً ہے اور (بِمَا) وَضَعْتُ (عین کے سکون، تاء کے ضمہ سے۔ یہ دونوں اختلاف) حُـمْ (یعقوب) کیلئے ہیں۔ تو (قراءات کا) شیدائی بن جا۔ (باقی دو کیلئے بِمَا وَضَعَتْ عین کے فتحہ، تاء کے سکون سے)۔ اَ(فِي الْمِحْرَابِ) اَنَّ ㊴ (کے ہمزہ) کو ضرور فتحہ سے پڑھ فُـلَا (امام خلف) کیلئے۔ تو خوب غور وفکر کر (باقی دو کیلئے بھی ہمزہ کا فتحہ ہے)۔

فائدہ جلیلہ: شعر ٨٦ و ٨٧ دونوں کے آخر میں فُـلَا ہے۔ اسمیں چار وجوہ ہیں:۔ ١ یہ لفظ امر با نون خفیفہ ہے۔ جس کے معنٰی ہیں: خوب غور وفکر کر۔ ٢ یہ لَا ناہیہ ہے جسکا فعل مقدر ہے اَیْ فَلَا تَطْعَنْ فِيْ هٰذِهِ الْقِرَاءَةِ یعنی پس اس قراءۃ پر اعتراض نہ کر۔ ٣ یہ لَا نفی جنس ہے اور اسکا اسم وخبر دونوں محذوف ہیں اَیْ فَلَا حَرَجَ عَلَيْكَ۔ ٤ یہ فُلَانٌ کا مُرَخَّمْ ہے یعنی کسی لفظ کے آخر سے حرف کو حذف کر دینا جیسے یا صَاحِبُ سے یا صَاحِ، فُلَانٌ سے فُلَا۔ اور یہ لفظ قصیدہ میں کئی جگہ آیا ہے۔

يُبَشِّرُ كُلَّا (فِـدْ قُلِ الطِّيْـرِ (اُ)تْلُ طَا ٨٧ ـئِرًا (حُـزْ نُوَفِّي الْيَا (طُـوَى افْتَحْ لِمَا (فُـلَا

يُبَشِّرُكِ (تَفْعِيْلٌ سے فعل مضارع جیسے بھی آئے یعنی پہلے حرف کے ضمہ اور شین کی تشدید سے) پڑھ فِـدْ (امام خلف) کیلئے۔ تو فائدہ حاصل کر۔ (باقی دو کیلئے بھی سب جگہ تَفْعِيْلٌ ہی سے ہے)۔ اَقُلِ الطِّيْـرِ: تو کہہ دے (لام تعریف والے كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ ㊾ و مائدہ: ١١٠ کو دونوں جگہ) اُتْلُ (ابوجعفر) کیلئے كَهَيَّةِ الطَّآئِرِ

پڑھ (اور آمیں یہ منفرد ہیں)۔ (فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا ﴿٤٩﴾ اور فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا مائدہ: ١١٠ دونوں نکرہ کو) طَآئِرًا (اثباتِ الف اور ہمزہ سے) حُزْ (یعقوب) کیلئے محفوظ کر لے اور (اس میں اصل کی بناء پر ابوجعفر بھی شامل ہیں اور امام خلف کیلئے طَيْرًا ہے)۔ نُوَفِّي الْيَا طُوٰى: فَيُوَفِّيهِمْ ﴿٥٧﴾ (میں نون کے بجائے) یاء ہے طُوٰى (رویس) کے لیے۔ (طُوٰى ایک پہاڑی کا نام ہے۔ باقی ڈھائی کے لیے نون سے فَنُوَفِّيهِمْ ہے)۔ اِفْتَحْ لِمَا فُـلَا: لَمَا (اٰتَيْتُكُمْ ﴿٨١﴾ میں لام) کو فتحہ دے فُـلَا (امام خلف) کیلئے۔ تو غور و فکر کر۔ (باقی دو کیلئے بھی لَمَا فتحہ سے ہے)۔

وَيَاْمُرُكُمْ فَانْصِبْ وَقُلْ يُرْجِعُونَ (حُـمْ ٨٨ وَحَجُّ اكْسِرَنْ وَّاقْرَاْ يَضُرُّكُمْ (ا)لَا

اور وَلَا يَاْمُرَكُمْ ﴿٨٠﴾ کو نصب دے۔ (نیز) يَرْجِعُونَ ﴿٨٣﴾ (کو یاء کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے) پڑھ (دونوں اختلاف) حُمْ (یعقوب) کیلئے۔ تو طالب بن جا۔ وَحَجُّ اكْسِرَنْ: اور حِجُّ (الْبَيْتِ ﴿٩٧﴾ کی حاء) کو ضرور کسرہ دے۔ (نیز) لَا يَضُرُّكُمْ (کو ناظم کے تلفظ کی طرح) پڑھ (یہ دونوں اختلاف) اَلَا (ابوجعفر) کیلئے ہیں۔ تو آگاہ رہ۔

شرح: ① لَا يَاْمُرَكُمْ میں نصب یعقوب کیلئے بیان سے اور امام خلف کیلئے اصل سے نکلا۔ اور ابوجعفر کیلئے يَاْمُرُكُمْ رفع سے۔ ② یعقوب کیلئے يَرْجِعُونَ اطلاقی یاء غیب کے فتحہ اور جیم کے کسرہ سے صیغہ معروف۔ ابوجعفر اور امام خلف کیلئے تُرْجَعُونَ تاء خطاب کے ضمہ اور جیم کے فتحہ سے صیغہ مجہول۔ تفصیل کیلئے شعر ٦٣ دیکھیں۔ ③ ابوجعفر کیلئے حِجُّ الْبَيْتِ حاء کے کسرہ سے، امام خلف کیلئے اصل سے کسرہ اور یعقوب کیلئے اصل سے فتحہ حَجُّ الْبَيْتِ۔ ④ ابوجعفر کے لیے ناظم کے تلفظ کی طرح لَا يَضُرُّكُمْ۔ امام خلف کیلئے بھی یہی ہے۔ یعقوب کے لیے اصل سے لَا يَضِرْكُمْ نکلا۔

وَقُتِلَ مِتُّ اضْمُمْ جَمِيعًا (ا)لَا يَغُلْ ٨٩ لَ جَهِّلْ (حِـمًى وَّالْغَيْبُ يَحْسِبُ (فُـضِّلَا

اور قُتِلَ (مَعَهٗ ﴿١٤٦﴾ کو اسی طرح پڑھ نیز) مِتُّ، (مُتُّمْ، مُتْنَا جیسے بھی آئے، اس کی میم) کو ضمہ دے سب جگہ (یہ دونوں وجوہ بھی اَلَا (ابوجعفر) کیلئے ہیں۔ آگاہ رہ۔ يَغُلَّ جَهِّلْ حِمًى: يُغَلَّ ﴿١٦١﴾ کو صیغہ مجہول سے پڑھ حِمًى (یعقوب) کے لیے تو حمایت والا ہے۔ وَلَا يَحْسَبَنَّ کفر اور بخل (کے ذکر والے یعنی وَلَا

يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴿١٧٨﴾ اور وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ ﴿١٨٠﴾) میں یاءِ غیب ہے فُضِّلَا (امام خلف) کے لیے۔ یہ (لفظ یاءِ غیب کیساتھ بھی) فوقیت دیا گیا ہے۔ (باقی دو کے لیے بھی اصل کی بناء پر یاءِ غیب ہے)۔

فائدہ: ① ابوجعفر اور امام خلف کے لیے قٰتَلَ مَعَهٗ، یعقوب کے لیے قُتِلَ مَعَهٗ۔ ② مادہ مُتَّ جیسے بھی آئے پورے باب میں ابوجعفر یعقوب کیلئے میم کا ضمہ اور امام خلف کیلئے پورے باب میں میم کے کسرہ سے مِتُّ، مِتْنَا وغیرہ۔ ③ اَنْ يُّغَلَّ صیغہ مجہول سے یعقوب کے لیے بیان سے اور باقی دو کیلئے بھی اصل سے صیغہ مجہول نکلا۔ ﴿۞﴾

بِكُفْرٍ وَّ بُخْلٍ الْاٰخِرَ اعْكِسْ بِفَتْحِ بَا ٩٠ كَذِیْ فَرَحٍ وَّاشْدُدْ يَمِيْزَ مَعًا (حُـ)لَا

بِكُفْرٍ وَّبُخْلٍ کا ترجمہ ہوچکا۔ اَلْاٰخِرَ اعْكِسْ: اور (سورۃ کے) آخر والے (فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ ﴿١٨٨﴾) کو (یاءِ غیب کے) عکس (یعنی تاءِ خطاب اور) باء کے فتحہ سے پڑھ۔ كَذِیْ فَرَحٍ: فرح (کے ذکر) والے (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ ﴿١٨٨﴾) کی طرح۔ (نیز) وَاشْدُدْ يَمِيْزَ: اور تو (حَتّٰی) يُمَيِّزَ (﴿١٧٩﴾ اور لِيُمَيِّزَ اللّٰهُ انفال: ۳۷ دونوں لفظوں میں دوسری یاء) کو تشدید (وکسرہ سے، پہلی یاء کو ضمہ سے اور میم کو فتحہ) سے پڑھ۔ (اَلْاٰخِرَ سے یہاں تک کا بیان) حُلَا (یعقوب) کیلئے ہے۔ تو خوبیوں والا ہے۔

تفریع: یہاں سورۃ آل عمران میں يَحْسَبَنَّ چار جگہ ہے:۔ آیت: ﴿١٧٨﴾ ﴿١٨٠﴾ میں ایک ایک اور ﴿١٨٨﴾ میں دو۔ ان میں تفصیل یہ ہے:۔ ① ابوجعفر کیلئے اصل کے موافق پہلے تین میں يَحْسَبَنَّ ہے یاءِ غیب سے اور چوتھے میں فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ ہے تاءِ خطاب سے اور چاروں میں خلافِ اصل سین کا فتحہ ہے جو شعر ۸۳ میں بیان ہوا اور چوتھے میں اصل سے باء کا فتحہ بھی نکلا۔ ② امام خلف کے لیے خلافِ اصل پہلے دو یعنی کفر اور بخل والے میں یاءِ غیب ہے جو بیان سے نکلی۔ تیسرے اور چوتھے میں اصل کی بناء پر تاءِ خطاب ہے نیز چوتھے میں اصل سے باء کا فتحہ بھی نکلا۔ اور چاروں میں خلافِ اصل سین کا کسرہ بھی ہے جو شعر ۸۳ میں بیان ہوا۔ ③ یعقوب کے لیے اصل کے موافق پہلے دو میں یاءِ غیب اور دوسرے دو میں تاءِ خطاب ہے۔ اور چاروں میں سین کا کسرہ اور باء کا فتحہ بھی ہے۔

وَيَحْزُنُ فَافْتَحْ ضُمَّ كُلًّا سِوَى الَّذِيْ ٩١ لَدَى الْاَنْبِيَا فَالضَّمُّ وَالْكَسْرُ (ا) حُفِّلَا

اور يَحْزُنُ (يَحْزُنْكَ کے) تمام (کلمات میں یاء کو) فتحہ (اور زاء کو) ضمہ دے، سوائے اُس (يُحْزِنُهُمُ) کے جو انبیاء:۱۰۳ میں ہے۔ (اس میں یاء کا) ضمہ اور (زاء کا) کسرہ اَحْفَلَا (ابوجعفر) نے جمع کیا ہے۔ (باقی دو کیلئے پورے باب میں يَحْزُنُ یاء کے فتحہ اور زاء کے ضمہ سے ہے)۔

توضیح: يَحْزُنُ مضارع واحد مذکر غائب کا صیغہ جیسے بھی آئے ہر جگہ ابوجعفر کیلئے حفص کی طرح یاء کے فتحہ اور زاء کے ضمہ سے ہے، سوائے انبیاء:۱۰۳ والے کے۔ اس میں ان کیلئے لَا يُحْزِنُهُمُ ہے۔ یاء کے ضمہ اور زاء کے کسرہ سے۔ پس یہ ہر جگہ خلافِ اصل ہیں۔ باقی دو کیلئے سب جگہ حفص کی طرح يَحْزُنُ ہے۔ یاء کے فتحہ اور زاء کے ضمہ سے۔

سَنَكْتُبُ مَعْ مَا بَعْدُ كَالْبَصْرِ (فُـ)ـزْ يُبَيْـ ٩٢ ـيِنُنْ يَكْتُمُو خَاطِبْ (حَـ)ـنَا خَفِّفُوْا (طُـ)ـلَا

سَنَكْتُبُ (۱۸۱) ساتھ ہی (اس کے) بعد (والے دو کلمات وَقَتْلَهُمُ اور وَنَقُوْلُ تینوں کلمات) بصری (اور حفص) کی طرح ہیں فُزْ (امام خلف) کے لیے۔ تو (آخرت میں) کامیاب ہو۔ باقی دو کے لیے بھی یہی ہے۔ لَتُبَيِّنُنَّهٗ (لِلنَّاسِ اور) وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ (دونوں) کو تاء خطاب سے پڑھ حَنَا (یعقوب) کیلئے۔ وہ (اس کی طرف) مائل (اور متوجہ) ہوا۔ (باقی دو کیلئے بھی دونوں میں تاء خطاب ہے)۔ خَفَّفُوْا طُلَا: تخفیف سے پڑھا ہے طُلَا (رویس) کیلئے لمبی گردنوں والوں نے۔

يَغُرَّنْكَ يَحْطِمْ نَذْهَبَ اَوْ نُرِيَنْكَ يَسْـ ٩٣ ـتَخِفَّنْ وَّشَدِّدْ لٰكِنِ الَّذْ مَعًا (ا) لَا

[١] لَا يَغُرَّنْكَ (۱۹۶) [٢] لَا يَحْطِمَنْكُمْ نمل:۱۸ [٣] لَا يَسْتَخِفَّنْكَ (الَّذِيْنَ روم:۶۰) [٤] فَاِمَّا نَذْهَبَا بِكَ زخرف:۴۱ [٥] اَوْ نُرِيَنْكَ (الَّذِيْنَ زخرف:۴۲) کو (یعنی ان پانچوں کلمات میں رویس کیلئے تخفیف سے نون ثقیلہ کی جگہ نون خفیفہ مراد ہے۔ ان میں سے چار میں اخفاء اور نَذْهَبًا بِكَ میں اقلاب ہوگا اور اسمیں وقفاً تنوین کا ابدال بھی ہوگا۔ باقی ڈھائی کیلئے پانچوں میں نون ثقیلہ یعنی نون مشددہ ہے)۔

باقی ترجمہ: اور تشدید سے پڑھ لٰكِنِ الَّذِيْنَ (اتَّقَوْا (۱۹۸) وزمر:۲۰ کو (لٰكِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا) اَلَا

ابوجعفر کیلئے۔ آگاہ رہ۔ (باقی دو کیلئے نون تخفیف اور کسرہ والا ہے لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا)۔

یاءات الاضافۃ: [۱] وَجْهِیَ لِلّٰهِ ﴿۲۰﴾ [۲] مِنِّیَ اِنَّکَ ﴿۳۵﴾ [۳] وَاِنِّیَ اُعِیْذُهَا ﴿۳۶﴾ [۴] رَبِّ اجْعَلْ لِّیَ اٰیَةً ﴿۴۱﴾ [۵] اَنِّیَ اَخْلُقُ ﴿۴۹﴾ [۶] مَنْ اَنْصَارِیَ اِلَی اللّٰهِ ﴿۵۲﴾۔ ان چھیوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون۔

یاءات الزوائد: [۱] وَمَنِ اتَّبَعَنِ ﴿۲۰﴾ [۲] وَخَافُوْنِ ﴿۱۷۵﴾ [۳] وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۵۰﴾ ابوجعفر کیلئے پہلے دو کلمات میں وصلاً اثبات اور یعقوب کیلئے تینوں میں حالین میں اثبات۔

سُوْرَۃُ النِّسَآءِ

وَالْاَرْحَامَ فَانْصِبْ اُمِّ كُلًّا كَحَفْصٍ (فُ)قْ ٩٤ فَوَاحِدَةٌ مَّعْهُ قِيٰمًا وَّ جُهِّلَا

[۱] وَالْاَرْحَامَ ① کونصب دے۔ [۲] اُمِّ (جیسے بھی آئے خواہ واحد ہو یا جمع) ہر جگہ حفص کی طرح (ہمزہ کے ضمہ سے) ہے (اور میم کی حرکت بھی حفص کی طرح ہے)۔ یہ (سارا بیان) فُقْ (امام خلف) کیلئے ہے۔ تو (فن میں) برتری حاصل کر۔ [۱] فَوَاحِدَةٌ (اَوْمَا مَلَكَتْ ③ میں رفع اطلاقی) ہے۔ (اس میں فاء قید احترازی ہے۔ اس سے وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً نکل گیا)۔ [۲] اس (فَوَاحِدَةٌ) کے ساتھ (لَكُمْ) قِيٰمًا ⑤ (اسی طرح الف والا) ہے۔ [۳] وَجُهِّلَا:

اَحَلَّ وَنَصْبُ اللّٰهُ وَاللّٰتِ (اِ)ذْ يَكُنْ ٩٥ فَاَنِّثْ وَاَشْمِمْ بَابَ اَصْدَقُ (طِ)بْ وَلَا

وَجُهِّلَا اَحَلَّ لَكُمْ ㉔ (اور صیغہ مجہول سے اُحِلَّ لَكُمْ۔ [۴] وَنَصْبُ اللّٰهُ: اور (بِمَا حَفِظَ) اللّٰهَ وَالّٰتِیْ ㉞ (میں اسم جلالہ کا) نصب ہے۔ (فَوَاحِدَةٌ سے یہاں تک سارا بیان) اِذْ (ابوجعفر) کیلئے ہے۔ تو قوی رہ۔ يَكُنْ فَاَنِّثْ: [۱] (كَاَنْ لَّمْ) تَكُنْ ㉓ کو تاء تانیث سے پڑھ۔ [۲] اشمام سے پڑھ باب اَصْدَقُ (کے آٹھ کلمات) کو (جو بارہ جگہ آئے ہیں)۔ (ان دونوں اختلاف کا مجموع) طِبْ وَلَا (رویس) کیلئے ہے۔ تو (ناقلین کی) مدد کے سبب خوش رہ۔

فائدہ: [۱] وَالْاَرْحَامَ میں باقی دو کیلئے نصب ہے۔ [۲] مادہ اُمِّ کے جملہ کلمات تینوں کیلئے حفص کی طرح ہیں۔ [۱] فَوَاحِدَةٌ میں باقی دو کیلئے نصب ہے۔ [۲] لَكُمْ قِيٰمًا میں یہاں ابوجعفر کیلئے الف کا اثبات بیان سے اور باقی دو کیلئے اصل سے نکلا۔ اور مائدہ: ۹۷ والے قِيٰمًا میں تینوں کیلئے الف اصل سے نکلا۔ [۳] اُحِلَّ لَكُمْ میں صیغہ مجہول ابوجعفر کیلئے بیان سے اور امام خلف کیلئے اصل سے۔ اور یعقوب کیلئے اَحَلَّ لَكُمْ

صیغہ معروف سے اصل سے نکلا۔ [١] كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ میں طِبْ (رویس) کیلئے تاء تانیث باقی ڈھائی کیلئے یاء تذکیر۔ [٢] باب اَصْدَقُ میں اشمام رویس کیلئے بیان سے، امام خلف کیلئے اصل سے نکلا۔ ابوجعفر روح کیلئے خالص صاد۔

باب اَصْدَقُ کے آٹھ کلمات جو بارہ جگہ آئے ہیں:۔ [١] [٢] اَصْدَقُ نساء: ۱۲۲،۸۷ [٣] [٤] [٥] يَصْدِفُوْنَ انعام: ۴۶، ۱۵۷ (میں دوجگہ) [٦] وَتَصْدِيَةً انفال: ۳۵ [٧] [٨] تَصْدِيْقَ الَّذِىْ یونس: ۳۷ یوسف: ۱۱۱ [٩] فَاصْدَعْ حجر: ۹۴ [١٠] قَصْدُ السَّبِيْلِ نحل: ۹ [١١] يُصْدِرَ الرِّعَآءُ قصص: ۲۳ [١٢] يَصْدُرُ النَّاسُ زلزال: ۶۔

باب اَصْدَقُ سے وہ تمام کلمات مراد ہیں جن میں صاد ساکنہ کے بعد دال متحرک ہو۔

وَلَا يُظْلَمُوْ (اِ)ذْ (يَبا وَ(حُهز حَصِرَتْ فَنَوْ ٩٦ وِنِ انْصِبْ وَاُخْرٰى مُؤْمِنًا فَتْحُهٗ (بَهلَا

وَلَا يُظْلَمُوْنَ (نَقِيْرًا) ﴿۱۲۴﴾ (میں اطلاقی یاء غیب) ہے اِذْ يَا (ابوجعفر روح) کیلئے۔ اے (بھائی) تو قوی رہ۔ (امام خلف کیلئے اصل سے یاء غیب اور رویس کیلئے اصل سے تاء خطاب ہے)۔ اَوَحُزْ حَصِرَتْ: حَصِرَتْ (صُدُوْرُهُمْ ﴿۹۰﴾ کی تاء) کو نصب دے اور تنوین بھی دے (حَصِرَةً صُدُوْرُهُمْ پڑھ اور وقفاً تاء کا هاء سے ابدال کر حَصِرَهْ) حُزْ (یعقوب) کیلئے تو (اس کو) محفوظ کر لے۔ (ان کے قاعدہ کے موافق وقف میں دراز تاء هاء سے بدل جاتی ہے۔ اور باقی دو کیلئے حَصِرَتْ ہے تاء ساکنہ سے)۔ اَوَاُخْرٰى مُؤْمِنًا: اور آخر والا (لَسْتَ) مُؤْمَنًا ﴿۹۴﴾ جو ہے اس (کی دوسری میم) کا فتحہ ہے بَلَا (ابن وردان) کیلئے۔ ان (ابن وردان) نے (اس کے فتحہ کو) آزمایا (اور تحقیق کی) ہے۔ (اور باقی ڈھائی کیلئے میم کے کسرہ سے مُؤْمِنًا ہے۔

تنبیہ: سورۃ نساء میں مُؤْمِنًا چار جگہ ہے: [١] اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا ﴿۹۲﴾ [٢] وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ﴿۹۲﴾ [٣] وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا ﴿۹۳﴾ [٤] لَسْتَ مُؤْمِنًا ﴿۹۴﴾ اُخْرٰى کی قید سے یہی چوتھا مراد ہے۔

وَغَيْرُ انْصِبًا (فُهز نُوْنَ يُؤْتِيْهِ (حُهطْ وَيَدْ ٩٧ خُلُوْ سَمّ (طِهبْ جَهِّلْ كَطَوْلٍ وَّكَافَ (ا)لَا

وَغَيْرَ (اُولِى الضَّرَرِ ﴿۹۵﴾ کی راء) کو ضرور نصب دے فُزْ (امام خلف) کیلئے تو کامیاب ہو۔ (ابوجعفر کیلئے اصل سے نصب اور یعقوب کیلئے رفع ہے)۔ اَنُوْنَ يُؤْتِيْهِ حُطْ: (فَسَوْفَ) نُؤْتِيْهِ ﴿۱۱۴﴾ کا نون حُطْ

(یعقوب) کیلئے محفوظ کر لے۔ (ابوجعفر کیلئے بھی اصل سے نون ہی ہے اور امام خلف کیلئے یاء سے یُؤْتِیْهِ)۔

وضاحت: فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ کی تعیین شہرت سے ہوئی ہے اور نُؤْتِيْهِ (۷۴) میں اجماعاً نون ہے۔

باقی ترجمہ: اور یَدْخُلُوْنَ (الْجَنَّةَ (۱۲۴)) کو (اسی طرح) معروف (کے صیغہ سے) پڑھ طِبْ (رویس) کیلئے تو خوش رہ۔ (اور اسی یَدْخُلُوْنَ کو) طَوْل (مؤمن:۴۰) اور کاف (مریم:۶۰) والے کی طرح (صیغہ مجہول سے پڑھ اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ آگاہ رہ۔

وَفَاطِرَ مَعْ نَزَّلَ وَ تِلْوِیَہِ سَمٍّ (حُـمْ　۹۸　وَتَلْوُا (فِدًا تَعْدُوا (ا)تُلُ سَكِّنْ مُّثَقِّلَا

اور فاطر (:۳۳ والے یَدْخُلُوْنَهَا) کو (یہاں نساء والے) نَزَّلَ (عَلٰى رَسُوْلِهٖ (۱۳۶)) اور اس کے بعد والے دو (کلموں اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ اور وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ (۱۴۰)) سمیت (چاروں کو اسی طرح) معروف (کے صیغہ سے) پڑھ حُمْ (یعقوب) کیلئے تو طالب بن جا۔ وَتَلْوُا: اور (وَاِنْ) تَلْوُا (۱۳۵) میں لام ساکن، پھر واوٴ مضموم اور پھر واوٴ مدہ ہے)، فِدًا (امام خلف) کے لیے۔ اس حال میں کہ تو قربان ہونے والا ہے۔ تَعْدُوا اتُلُ: لَا تَعْدُّوْا (۱۵۴) کی عین کو) ساکن کردے (اور دال کو) مشدد پڑھنے والا ہو اُتُلُ (ابوجعفر کے لیے (اسی طرح) پڑھ۔

شرح: قرآن کریم میں یَدْخُلُوْنَ والے کلمات دس آئے ہیں۔ ان میں سے اختلافی کلمات پانچ ہیں:۔ [۱] نساء:۱۲۴ [۲] مریم:۶۰ [۳] فاطر:۳۳ [۴] طول:۴۰ [۵] طول:۶۰۔ شارحین کا کہنا ہے کہ یہ قصیدہ کے مشکل مقامات میں سے ہے۔ اسکا آسان حل یہ ہے کہ پہلے قراء ثلاثہ کے اختلاف کو یہیں شرح میں سمجھیں اور ذہن نشین کرلیں پھر متن سے نکالیں۔

تفریع: [۱] امام خلف کیلئے پانچوں میں صیغہ معروف سے یَدْخُلُوْنَ ہے۔ جو سکوت اور اصل کی موافقت سے نکلا۔ [۲] ابوجعفر کیلئے فاطر میں صیغہ معروف سے اور باقی چار میں صیغہ مجہول سے یُدْخَلُوْنَ ہے۔ جو بیان سے نکلا۔ وہ اس طرح کہ نساء مریم اور طول کا پہلا ان تین کو تو یہاں بیان کیا اور طول کا دوسرا کلمہ سَیُدْخَلُوْنَ کو شعر ۱۹۹ میں بیان کیا اور سَیُدْخَلُوْنَ کی سین سے اس کی تعیین ہوئی۔ پس یہاں طول سے اسکا پہلا کلمہ مراد ہے دونوں نہیں۔ یہی مغالطہ کی جگہ ہے۔ [۳] رویس کیلئے نساء اور فاطر میں صیغہ معروف سے ہے اور دونوں بیان سے

نکلے۔ باقی تین جگہ صیغہ مجہول سے ہے۔ جن میں سے مریم اور طول کا پہلا یہ دو تو سکوت اور موافقت سے نکلے اور طول کا دوسرا شعر ۱۹۹ میں بیان ہوا۔ [۴] روح کے لیے فاطر اور طول کا دوسرا یہ دو تو صیغہ معروف سے ہیں، ان میں سے فاطر والا بیان سے اور طول کا دوسرا سکوت اور موافقت سے نکلا۔ باقی تین میں صیغہ مجہول ہے۔ جو سکوت اور موافقت سے نکلا۔

یاءات الاضافة: اس سورۃ میں کوئی نہیں ہے۔

یاءات الزوائد: ایک ہے: وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ ﴿۱۴۶﴾ میں صرف یعقوب کے لیے۔ جو وصلاً تو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گی اور وقفاً ثابت رہے گی۔

قاعدہ: وہ یاء جو لام کلمہ کی ہو یا مفعول کی ضمیر ہو اور اس کے بعد لام تعریف ہو تو یہ اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے تلفظ سے تو حذف ہوتی ہی ہے رسم سے بھی محذوف ہوگی۔

[۱] ایسی یاء کا صرف یعقوب کیلئے وقفاً اثبات ہے۔

[۲] اسکو یاء زائدہ مجازی طور پر کہتے ہیں کہ یہ رسم سے محذوف ہوتی ہے ورنہ حقیقت میں یہ یاء زائدہ نہیں۔

[۳] ایسی یاءات سترہ ۱۷ ہیں جو شعر ۱۵ کے تحت فائدہ کے عنوان سے جمع ہیں۔

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ

وَشَنْآنُ سَكِّنْ (ا)وَفِ اَنْ صَدُّ فَافْتَحَا ۹۹ وَاَرْجُلِكُمْ فَانْصِبْ (حَـلَا الْخَفْضُ (اُ)عْـمِلَا

اورتو شَنَاٰنُ (قَوْمٍ ② و ⑧ کے نون) کو (دونوں جگہ اسی طرح) سکون سے پڑھ اَوْفِ (ابوجعفر) کیلئے۔ عہد کو پورا کر۔ (باقی دو کیلئے نون کے فتحہ سے شَنَاٰنُ)۔ اَنْ صَدُّوْكُمْ ② (کے ہمزہ) کو ضرور فتحہ دے۔ (نیز) وَاَرْجُلَكُمْ ⑥ (کے لام) کونصب دے (ان دونوں اختلاف میں سے ہرایک) حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہوگیا ہے۔ اَلْخَفْضُ اُعْمِلَا (ابوجعفر) کیلئے (اس میں) جر استعمال کیا گیا ہے (یعنی اَرْجُلِكُمْ)۔

فائدہ: [۱] اَنْ صَدُّوْكُمْ میں ابوجعفر امام خلف کے لیے بھی فتحہ ہے۔ [۲] وَاَرْجُلَكُمْ میں یعقوب کیلئے نصب اور ابوجعفر کیلئے جر بیان سے اور امام خلف کیلئے جر اصل سے نکلا۔

مِنِ اجْلِ اكْسِرِ انْقُلْ (ا)ذْ وَقْسِيَةً عَبَدْ ۱۰۰ وَطَاغُوْتَ وَلْيَحْكُمْ كَشُعْبَةَ (فُـصِّلَا

مِنِ اجْلِ (ذٰلِكَ ㉜ میں ہمزہ) کو کسرہ دے (پھر اس کسرہ کو) نقل کر (کے نون کو دے اور ہمزہ کو حذف کر دے) اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو قوی رہ۔ (باقی دو کیلئے مِنْ اَجْلِ ہے۔ نون کے سکون اور ہمزہ کے فتحہ سے)۔ اور قْسِيَةً ⑬، وَلْيَحْكُمْ ㊼، عَبَدَ اور اَلطَّاغُوْتَ ㊵ (یہ چاروں کلمات اسی تلفظ کیساتھ) شعبہ (کی قراءۃ) کی طرح ہیں فُصِّلَا (امام خلف) کیلئے۔ یہ (مجموعہ اسی طرح) تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

فائدہ: [۱] ابوجعفر یعقوب کیلئے بھی قْسِيَةً ہے۔ [۲] ابوجعفر یعقوب کیلئے بھی وَلْيَحْكُمْ ہے لام کے سکون سے۔ [۳] [۴] ابوجعفر یعقوب کیلئے بھی وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ ہے مثل امام خلف کے۔

وَرَفْعَ الْجُرُوْحَ (ا)عْلَمْ وَبِالنَّصْبِ مَعْ جَزَا ۱۰۱ ءُ نَوِّنْ وَّمِثْلُ ارْفَعْ رِسٰلٰتِ (حَـوَّلَا

١ اور وَالْجُرُوْحُ ﴿٤٥﴾ کا رفع اِعْلَمْ (ابوجعفر) کیلئے جان لے۔ ٢ اور یہ (اَلْجُرُوْحَ) نصب کے ساتھ ہے (نیز) ٣ فَجَزَآءٌ کو تنوین دے (نیز) ٤ مِثْلُ ﴿٩٥﴾ کو رفع دے (اور فَجَزَآءٌ مِّثْلُ پڑھ۔ ٥ اور فَمَا بَلَّغْتَ) رِسٰلٰتِهٖ ﴿٦٧﴾ (اسی طرح جمع اور کسرہ سے) ہے۔ (پس اَلْجُرُوْحَ کے نصب سے یہاں تک کا بیان) حَوَّلَا (یعقوب) کیلئے منتقل کر دیا ہے

مَعَ الْاَوَّلِيْنَ اضْمُمْ غُيُوْبَ عُيُوْنَ مَعْ ١٠٢ جُيُوْبِ شُيُوْخًا (فِدْ وَيَوْمَ ارْفَعِ (ا)لْمَلَا

ساتھ ہی (اَوْلَيٰنِ ﴿١٠٧﴾ کے بجائے عَلَيْهِمْ) الْاَوَّلِيْنَ (بھی حَوَّلَا: یعقوب) کیلئے ہے۔

فائدہ: ١ ابوجعفر کیلئے رفع سے اَلْجُرُوْحُ، یعقوب کیلئے نصب سے اَلْجُرُوْحَ۔ اور امام خلف کیلئے بھی نصب سے جو اصل سے نکلا۔ ٢ یعقوب کیلئے فَجَزَآءٌ مِّثْلُ تنوین اور رفع سے۔ امام خلف کیلئے بھی اصل سے یہی ہے۔ ابوجعفر کیلئے فَجَزَآءُ مِثْلِ ترک تنوین اور جر سے جو اصل سے نکلا۔ ٣ یعقوب کیلئے رِسٰلٰتِهٖ جمع اور کسرہ سے۔ ابوجعفر کے لیے بھی اصل کی بناء پر یہی ہے۔ امام خلف کے لیے رِسٰلَتَهٗ توحید اور فتحہ سے جو اصل سے نکلا۔ ٤ یعقوب کے لیے عَلَيْهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ھاء کے ضمہ اور جمع سے۔ ھاء کا ضمہ اصول میں بیان ہوا اور جمع کا صیغہ تلفظ سے نکلا۔ امام خلف کیلئے عَلَيْهِمُ الْاَوَّلِيْنَ ھاء کے کسرہ سے جو اصول سے نکلا اور جمع کا صیغہ جو اصل سے نکلا۔ ابوجعفر کے لیے عَلَيْهِمُ الْاَوْلَيٰنِ تثنیہ سے جو اصل سے نکلا۔

باقی ترجمہ: اُضْمُمْ غُيُوْبَ: ضمہ دے اَلْغُيُوْبِ (عُيُوْنًا) عُيُوْنٍ (تینوں کی غین اور عین) کو (ہر جگہ) جُيُوْبِهِنَّ نور:٣١، شُيُوْخًا مؤمن:٦٧ (کی جیم اور شین) کو فِدْ (امام خلف) کیلئے۔ تو (دارین کا) فائدہ حاصل کر۔ (باقی دو کیلئے بھی سب میں پہلے حرف کا ضمہ ہے)۔ اور يَوْمُ (يَنْفَعُ ﴿١١٩﴾ کی میم) کو رفع دے اَلْمَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ اشراف (کی قراءۃ) ہے۔

یاءات الاضافۃ: ١ يَدِيَ اِلَيْكَ ﴿٢٨﴾ ٢ اِنِّيَ اَخَافُ ﴿٢٨﴾ ٣ اِنِّيَ اُرِيْدُ ﴿٢٩﴾ ٤ فَاِنِّيَ اُعَذِّبُهٗ ﴿١١٥﴾ ٥ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ ﴿١١٦﴾ ٦ لِيَ اَنْ اَقُوْلَ ﴿١١٦﴾ ان سب میں ابوجعفر کے لیے فتحہ اور باقی دو کے لیے سکون۔

یاءات الزوائد: ١ وَاخْشَوْنِۦ اَلْيَوْمَ ﴿٣﴾ ٢ وَاخْشَوْنِۦ وَلَا تَشْتَرُوْا ﴿٤٤﴾ پہلی میں یعقوب کیلئے وقفاً اثبات اور دوسری میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات ہے۔

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ

وَيُصْرَفْ فَسَمِّىْ يَحْشُرُ الْيَا يَقُوْلُ مَعْ ١٠٣ سَبَا لَمْ يَكُنْ وَّانْصِبْ نُكَذِّبَ وَالْوِلَا

اور (مَنْ) يَّصْرِفْ ⑯ کو صیغہ معروف سے پڑھ، (نیز وَيَوْمَ) يَحْشُرُهُمْ (جَمِيْعًا ثُمَّ) يَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ㉒ (اور) ساتھ ہی (وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ) سبا:٤٠ (ان چار فعلوں) میں (نون کے بجائے) یاء ہے، (نیز ثُمَّ) لَمْ يَكُنْ ㉓ (اطلاقی یاء تذکیر والا) ہے (نیز) نصب دے وَلَا نُكَذِّبَ اور (اسکے) پاس والے (وَنَكُوْنَ ㉗) کو۔ (یہ سارا بیان) حَوٰى (یعقوب) کیلئے جمع کیا ہے۔

فائدہ: ١ مَنْ يَّصْرِفْ یعقوب کیلئے صیغہ معروف سے اور امام خلف کیلئے بھی اصل سے یہی ہے۔ ابوجعفر کیلئے صیغہ مجہول سے مَنْ يُّصْرَفْ۔ ٢ يَحْشُرُهُمْ اور يَقُوْلُ دونوں جگہ چاروں فعلوں میں یعقوب کیلئے نون کے بجائے یاء ہے اور باقی دو کیلئے چاروں فعلوں میں نون ہے جو اصل سے نکلا۔ ٣ یعقوب کیلئے ثُمَّ لَمْ يَكُنْ میں یاء تذکیر اور وَلَا نُكَذِّبَ اور وَنَكُوْنَ میں نصب ہے ﴿یعقوب﴾

(حَوٰى ارْفَعْ يَكُنْ اَنِّثْ (فِدًا يَّعْقِلُوْ وَتَحْـ ١٠٤ ـتُ خَاطِبْ كَيَاسِيْنَ الْقَصَصْ يُوْسُفٍ (حَلَا

حَوٰى ماقبل کیساتھ ہے۔ (وَلَا نُكَذِّبُ اور وَنَكُوْنُ دونوں کو) رفع دے۔ (نیز) ثُمَّ لَمْ تَكُنْ ㉓ کو تاء تانیث سے پڑھ۔ (یہ دونوں اختلاف) فِدًا (امام خلف) کیلئے ہیں۔ اس حال میں کہ تو قربان ہونے والا ہے۔

فائدہ: ١ یعقوب کیلئے ثُمَّ لَمْ يَكُنْ میں یاء تذکیر اور وَلَا نُكَذِّبَ اور وَنَكُوْنَ میں نصب پہلے بیان ہوا۔ اب یہاں امام خلف کیلئے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ میں تاء تانیث اور وَلَا نُكَذِّبُ اور وَنَكُوْنُ میں رفع بتایا۔ باقی ابوجعفر کیلئے بھی ثُمَّ لَمْ تَكُنْ میں تاء تانیث ہے جو اصل سے نکلی۔ اور وَلَا نُكَذِّبُ اور وَنَكُوْنُ میں اصل کے موافق رفع ہے۔

تنبیہ: ثُمَّ لَمْ تُكُنْ کے بعد فِتْنَتُهُمْ کا ذکر شہرت کی بناء پر نہیں کیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے:۔ [۱] ابوجعفر امام خلف کیلئے ثُمَّ لَمْ تَكُنْ کی تاء تانیث کیساتھ فِتْنَتَهُمْ نصب سے۔ [۲] یعقوب کیلئے ثُمَّ لَمْ يَكُنْ کی یاء تذکیر کے ساتھ فِتْنَتَهُمْ نصب سے۔

باقی ترجمہ: يَعْقِلُوْ وَتَحْتُ خَاطِبْ: اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ اور (اسکے) نیچے (اعراف:۱۶۹ والے) کو تاء خطاب سے پڑھ۔ جیسے یٰسین:۶۸، قصص:۶۰، یوسف:۱۰۹ میں (تاء خطاب سے) حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہوگیا۔ (پس پانچوں جگہ یعقوب کیلئے بیان سے اور ابوجعفر کیلئے اصل سے تاء خطاب سے ہے اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ۔ اور امام خلف کیلئے قصص والے میں تاء خطاب سے اور باقی چار میں یاء سے ہے جو اصل سے نکلا۔

فَتَحْنَا وَتَحْتُ اشْدُدْ (ا)لَا (طِبْ وَالْاَنْبِيَا ۱۰۵ مَعَ اقْتَرَبَتْ (حُزْ (ا)ذْ وَيُكْذِبُ (ا)صِّلَا

فَتَّحْنَا ﴿۴۴﴾ اور (اس کے) نیچے (لَفَتَّحْنَا اعراف:۹۶) کو تشدید سے پڑھ اَلَا طِبْ (ابوجعفر رویس) کے لیے۔ تو آگاہ رہ اور خوش ہوجا۔ وَالْاَنْبِيَا: اور (اِذَا فُتِّحَتْ) انبیاء:۹۶ اور (فَفَتَّحْنَا) اِقْتَرَبَتِ (یعنی قمر:۱۱۔ ان دونوں) کو (بھی تشدید سے پڑھ) حُزْ اِذْ (یعقوب ابوجعفر) کے لیے محفوظ کرلے (اور اس کی خدمت کیلئے) قوی رہ (یعنی ہمت کر)۔ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ ﴿۳۳﴾ (تشدید سے) اُصِّلَا (ابوجعفر) کے لیے اصل قرار دیا گیا ہے۔ (اس کی تشدید اُشْدُدْ سے نکلی ہے)۔

شرح: فَتَحْنَا اور فُتِحَتْ کے اختلافی کلمات سات آئے ہیں:۔ [۱] فَتَّحْنَا عَلَيْهِمْ انعام:۴۴ [۲] لَفَتَّحْنَا اعراف:۹۶ [۳] فَفَتَّحْنَا قمر:۱۱ [۴] اِذَا فُتِّحَتْ انبیاء:۹۶ [۵] [۶] فُتِّحَتْ اور وَفُتِّحَتْ زمر:۷۱ و۷۳ [۷] وَفُتِّحَتِ نباء:۱۹۔ [الف] ان میں سے پہلے چار میں نافع بصری کیلئے تخفیف اور آخری تین میں تشدید۔ [ب] حمزہ کیلئے ساتوں میں تخفیف۔

درّہ کا بیان: [۱] فَتَّحْنَا انعام:۴۴ اور لَفَتَّحْنَا اعراف:۹۶ دونوں میں ابوجعفر رویس کیلئے خلافِ اصل تشدید ہے اور روح امام خلف کیلئے دونوں میں تخفیف ہے جو اصل سے نکلی۔ [۲] انبیاء:۹۶ والے اِذَا فُتِّحَتْ اور قمر:۱۱ والے فَفَتَّحْنَا دونوں میں یعقوب ابوجعفر کیلئے خلافِ اصل تشدید سے۔ [۳] فُتِّحَتْ اور وَفُتِّحَتْ زمر:۷۱ و۷۳ اور فُتِّحَتِ نباء:۱۹، تینوں میں ابوجعفر یعقوب کیلئے اصل کے موافق تشدید سے جو عدم ذکر یعنی

سکوت سے نکلی۔ [۴] امام خلف کیلئے ساتوں جگہ تخفیف سے جو اصل سے نکلی۔ [۵] لَا يُكَذِّبُوْنَكَ انعام:۳۳ میں ابوجعفر کیلئے تشدید ہے جو اُشْدُدْ پرعطف سے نکلی۔ باقی دو کیلئے بھی اصل سے تشدید ہی ہے۔

وَ (حُـ)ـزْ فَتْحَ اِنَّـهُ مَعْ فَاِنَّـهُ وَ(فَـ)ـائِـزٌ ۱۰۶ تَـوَفَّـتْـهُ وَاسْتَهْـوَتْـهُ يُنْجِي فَـثَـقِّـلَا

اور اَنَّـهُ (مَنْ عَمِلَ ۵۴ اور) ساتھ ہی فَاَنَّهُ (غَفُوْرٌ ۵۴ دونوں میں ہمزہ کے) فتحہ کو حُزْ (یعقوب) کیلئے جمع کرلے (باقی ابوجعفر کیلئے اَنَّـهُ، فَاَنَّـهُ۔ اول میں فتحہ اور ثانی میں کسرہ۔ امام خلف کیلئے دونوں میں کسرہ اِنَّـهُ، فَاِنَّـهُ)۔ تَوَفَّتْهُ (رُسُلُنَا ۶۱) اور اِسْتَهْوَتْهُ (الشَّيٰطِيْنُ ۷۱) میں فاء اور واؤ کے بعد تاء ساکنہ سے) فَائِزٌ (امام خلف) کیلئے کامیاب ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی اصل سے تاء ساکنہ ہے)۔ (قُلِ اللّٰهُ) يُنَجِّيْكُمْ ۶۴ کو ضرور تشدید سے پڑھ

بِثَانٍ (اَ)تٰى وَالْخِفُّ فِي الْكُلِّ (حُـ)ـزْ وَتَحْـ ۱۰۷ ـتَ صَادَ (يُـ)ـرٰى وَالرَّفْعُ اٰزَرَ (حُـ)ـصِّلَا

بِثَانٍ: جو دوسرے (موقع) میں اَتٰی (ابوجعفر) کیلئے آیا ہے (امام خلف کیلئے بھی اصل سے تشدید ہے۔ اور بِثَانٍ کی قید سے قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ ۶۳ نکل گیا جو پہلا ہے، اس میں اصل کے موافق پہلے ہی سے تشدید ہے)۔ وَالْخِفُّ فِي الْكُلِّ حُزْ: اور (يُنْجِي کے) سب (الفاظ) میں تخفیف ہے حُزْ (یعقوب) کے لیے۔ جمع کرلے۔ وَتَحْتَ صَادَ يُرٰى: اور صاد کے نیچے (زمر:۶۱ کے وَيُنَجِّي اللّٰـهُ الَّذِيْنَ میں تخفیف) يُرٰى (روح) کے لیے دیکھی جاتی ہے۔ وَالرَّفْعُ اٰزَرَ حُصِّلَا: اور اٰزَرُ ۷۴ (میں) رفع حُصِّلَا (یعقوب) کیلئے حاصل کیا گیا ہے۔

فائدہ: قرآن کریم میں بابِ يُنْجِي کے اختلافی کلمات گیارہ آئے ہیں:۔ [۱] قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ انعام:۶۳ [۲] قُلِ اللّٰـهُ يُنَجِّيْكُمْ انعام:۶۴ [۳] فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ یونس:۹۲ [۴] ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا یونس:۱۰۳ [۵] حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ یونس:۱۰۳ [۶] اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ حجر:۵۹ [۷] ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا مریم:۷۲ [۸] لَنُنَجِّيَنَّهٗ وَاَهْلَـهٗ عنکبوت:۳۲ [۹] اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ عنکبوت:۳۳ [۱۰] وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا زمر:۶۱ [۱۱] تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ صف:۱۰۔

تفریع: [۱] رویس کیلئے نمبر۱۰ میں تشدید اور باقی دس میں تخفیف۔ [۲] روح کیلئے سب میں تخفیف۔ [۳]

ابوجعفر کے لیے نمبر۱۱ میں تخفیف اور باقی دس میں تشدید۔ [۴] امام خلف کیلئے نمبر۶، ۸، ۹، ۱۱ میں تخفیف اور باقی سات میں تشدید۔

هُنَا دَرَجٰتِ النُّوْنُ يَجْعَلْ وَبَعْدُ خَا ۱۰۸ طِبًا دَرَسَتْ وَاضْمُمْ عُدُوًّا (حُـ)لًا حَـلَا

یہاں (انعام:۸۳ کے) دَرَجٰتٍ (مَّنْ نَّشَآءُ میں) نون (یعنی تنوین) ہے۔(هُنَا کی قید سے یوسف:۷۶ والا نکل گیا)۔ تَجْعَلُوْنَهٗ (قَرَاطِيْسَ ﴿۹۱﴾) اور (اس کے) بعد (تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ ان تینوں فعلوں) کو تاء خطاب سے پڑھ۔(نیز) دَرَسَتْ ﴿۱۰۵﴾ (اسی تلفظ کے ساتھ، نیز) عُدُوًّا (بِغَيْرِ عِلْمٍ ﴿۱۰۸﴾ کی عین اور دال) کو ضمہ سے (اور واؤ کو تشدید) سے پڑھ۔(یہ سارا بیان) حُلًا (یعقوب) کیلئے زینتوں والا ہے جو شیریں ہوگیا۔

فائدہ: [۱] یہاں دَرَجٰتٍ میں یعقوب کے لیے خلافِ اصل تنوین اور باقی دو کیلئے اصل سے تنوین ہے۔
[۲] هُنَا کی قید احترازی سے یوسف:۷۶ والا نکل گیا کہ اس میں یعقوب کے لیے بھی اصل کی طرح بلا تنوین ہے۔
[۳] تَجْعَلُوْنَهٗ، تُبْدُوْنَهَا اور تُخْفُوْنَ تینوں فعلوں میں یعقوب کی طرح باقی دو کیلئے بھی تاء خطاب ہے۔
[۴] دَرَسَتْ فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث غائب سے یعقوب کیلئے۔ باقی دو کے لیے اصل سے دَرَسْتَ نکلا۔
[۵] عُدُوًّا کے عین اور دال کے ضمہ میں یعقوب منفرد ہیں۔ باقی دو کیلئے عَدْوًا ہے۔

وَ(طِـ)ـبْ مُسْتَقِرٌّ افْتَحْ وَكَسْرُ اِنَّهَا وَيُؤْ ۱۰۹ مِنُوْ (فِـ)ـدْ وَ(حَـ)ـبْرٌ سَمِّ حُرِّمَ فُصِّلَا

اور فَمُسْتَقِرٌّ ﴿۹۸﴾ (کے قاف) کو فتحہ دے طِبْ (رویس) کیلئے۔(اور) خوش ہو۔ وَكَسْرُ اِنَّهَا: اور اِنَّهَا (اِذَا جَآءَتْ ﴿۱۰۹﴾ کے ہمزہ) کا کسرہ ہے۔(نیز) لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ (اطلاقی یاء غیب والا) ہے۔(یہ دونوں اختلاف) فِدْ (امام خلف) کیلئے ہیں۔ تو (ان کو بیان کر کے آخرت کا) فائدہ حاصل کر۔ فَصَّلَ (لَكُمْ مَّا) حَرَّمَ ﴿۱۱۹﴾ (دونوں فعلوں) کو صیغہ معروف سے پڑھ حَبْرٌ (یعقوب) عالم کیلئے۔

فائدہ: [۱] فَمُسْتَقَرٌّ میں رویس کے لیے قاف کا فتحہ بیان سے اور ابوجعفر امام خلف کیلئے فتحہ اور روح کیلئے کسرہ اصل سے نکلا۔ [۲] اَنَّهَا میں امام خلف کیلئے کسرہ بیان سے اور یعقوب کیلئے کسرہ اور ابوجعفر کیلئے فتحہ اصل سے نکلا۔ [۳] لَا يُؤْمِنُوْنَ میں باقی دو کیلئے بھی یاء غیب ہے۔ [۴] یعقوب کیلئے فَصَّلَ اور حَرَّمَ دونوں فعل

صیغہ معروف بیان سے اور ابوجعفر کیلئے دونوں فعل صیغہ معروف سے اور امام خلف کیلئے اول معروف سے فَصَّلَ اور ثانی مجہول سے حُرِّمَ۔ یہ دونوں اپنی اصل پر ہیں۔

وَ(حُـزْ كَلِمَتُ وَالْيَاءُ يَحْشُرُهُمْ (يَـدٌ ۱۱۰ يَكُوْنَ يَكُنْ اَنِّثْ وَمَيْتَةٌ (اِ)نْجَلَا

اور كَلِمَتُ (رَبِّكَ ﴿۱۱۵﴾) کو (اسی طرح صیغہ توحید سے) حُزْ (یعقوب) کے لیے محفوظ کر لے۔ وَالْيَاءُ يَحْشُرُهُمْ يَدٌ: اور (وَيَوْمَ) يَحْشُرُهُمْ ﴿۱۲۸﴾ (یاء والا) يَدٌ (روح) کیلئے نعمت ہے۔ يَكُوْنَ يَكُنْ اَنِّثْ: (اَنْ) تَكُوْنَ ﴿۱۴۵﴾ اور (وَ اِنْ) تَكُنْ ﴿۱۳۹﴾ (دونوں) کو تاء تانیث سے پڑھ (نیز) وَمَيْتَةٌ اِنْجَلَا بِرَفْعٍ مَّعًا عَنْهُ: اور مَيْتَةٌ ﴿۱۳۹﴾ ﴿۱۴۵﴾ (دونوں جگہ) رفع کیساتھ، اِنْجَلَا عَنْهُ: ان (ابوجعفر) سے ظاہر ہوا ہے۔

شرح: [الف] كَلِمَتُ یعقوب کیلئے صیغہ توحید سے۔ امام خلف کیلئے بھی اصل سے توحید نکلا۔ اور ابوجعفر کیلئے اصل کی موافقت سے جمع ہے۔ [ب] كَلِمَتُ کے اختلافی الفاظ چار ہیں:۔ [۱] انعام: ۱۱۵ [۲] یونس: ۳۳ [۳] یونس: ۹۶ [۴] مومن: ۶۔ ان چاروں میں یعقوب کیلئے توحید سے۔ پہلے میں توحید بیان سے اور باقی تین میں اصل سے نکلی۔ جبکہ امام خلف کیلئے چاروں میں توحید اور ابوجعفر کے لیے چاروں میں جمع اصل سے نکلی۔ [ت] يَحْشُرُهُمْ روح کیلئے یاء سے اور باقی ڈھائی کیلئے نَحْشُرُهُمْ نون سے۔ [ث] تَكُوْنَ اور تَكُنْ دونوں ابوجعفر کیلئے تاء تانیث سے۔ باقی دو کے لیے یاء تذکیر سے۔ يَكُوْنَ، يَكُنْ میں تو تذکیر اصل سے اور يَكُوْنَ میں بیان سے نکلی جو اگلے شعر سے معلوم ہوگا۔ [ج] مَيْتَةٌ دونوں جگہ ابوجعفر کیلئے رفع سے اور باقی دو کیلئے مَيْتَةً نصب سے جو اصل سے معلوم ہوا۔

تفریع: [۱] ابوجعفر کیلئے انعام: ۱۳۹، ۱۴۵ میں وَاِنْ تَكُنْ مَّيِّتَةٌ اور اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَيِّتَةٌ دونوں میں تاء تانیث اور رفع یہاں بیان ہوا اور یاء کی تشدید شعراء ۷ سے نکلی۔ [۲] یعقوب کے لیے دونوں جگہ اصل کے موافق تذکیر، نصب اور یاء کی تخفیف سے وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً اور اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً۔ [۳] امام خلف کیلئے دونوں میں تذکیر، رفع اور یاء کی تخفیف سے وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةٌ، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةٌ۔

بِرَفْعٍ مَّعًا عَنْهُ وَذَكِّرْ يَكُوْنَ (فُـزْ ۱۱۱ وَخَفَّ وَاَنْ (حِـفْظٌ وَّ قُلْ فَرَّقُوْا (فَـلَا

بِرَفْعٍ مَّعًا عَنْهُ کا ترجمہ ہو چکا۔ وَذَكِّرْ يَكُوْنَ فُزْ: اور (اِلَّا اَنْ) يَّكُوْنَ (۱۴۵) کو یا تذکیر سے پڑھ فُزْ (امام خلف) کیلئے۔ (خدا کرے تو کامیاب ہو۔ (پس ان کیلئے يَكُنْ (۱۳۹) میں تذکیر اصل سے اور يَكُوْنَ میں بیان سے نکلی۔ باقی يَكُنْ اور يَكُوْنَ میں تذکیر و تانیث اور مَيْتَةً میں رفع و نصب اور تشدید و تخفیف کی وجوہ ابھی بیان ہوئی ہیں)۔ وَخَفِّ وَاَنْ حِفْظٌ: (وَاَنَّ هٰذَا (۱۵۳) کے نون) کو (تشدید کے بجائے) تخفیف (وسکون) سے (وَاَنْ) پڑھا ہے حِفْظٌ (یعقوب) کے لیے حفاظت والے نے۔ (ہمزہ کا فتحہ اصل سے اور نون کی تخفیف وسکون بیان سے نکلی)۔ (ابوجعفر کیلئے وَاَنَّ فتحہ وتشدید سے اور امام خلف کیلئے وَاِنَّ کسرہ وتشدید اصل سے نکلا)۔ وَقُلْ فَرَّقُوْا فَلَا: اور (فَرَّقُوْا انعام:۱۵۹، روم:۳۲ کے بجائے) فَرَّقُوْا پڑھ فَلَا (امام خلف) کیلئے ظاہر ہوا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔

وَعَشْرٌ فَنَوِّنْ وَّارْفَعَ اَمْثَالُهَا (حُـ)لًا ۱۱۲ كَذَا الضِّعْفُ وَانْصِبْ قَبْلَهٗ نَوِّنًا (طِـ)لَا

اور عَشْرٌ کو تنوین دے اور اَمْثَالُهَا کو رفع دے (یعنی عَشْرٌ اَمْثَالُهَا (۱۶۰)) حُلًا (یعقوب) کے لیے یہ زینتوں والا ہے۔ (باقی دو کے لیے ترک تنوین اور جر سے عَشْرُ اَمْثَالِهَا)۔ كَذَا الضِّعْفُ: اسی طرح اَلضِّعْفُ سبأ:۳۷ (کو بھی رفع دے اور یہ رفع وَارْفَعْ سے نکلا)۔ نیز اس سے پہلے (جَزَآءً) کو نصب دے (اور) تنوین (بھی) دے طِلَا (رویس) کیلئے۔ یہ زرّین ہے۔ (ان کیلئے جَزَآءَ نِ الضِّعْفُ ہے نصب وتنوین اور فاء کے رفع سے۔ باقی ڈھائی کیلئے جَزَآءُ الضِّعْفِ رفع، ترکِ تنوین اور فاء کے جر سے)۔

فائدہ: اَلضِّعْفُ رفع سے مبتدا۔ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ میں لَهُمْ خبر مقدم۔ جَزَآءً حال ہونے کی بناء پر منصوب۔

یاءات الاضافۃ: [۱] اِنِّيَ اُمِرْتُ (۱۴) [۲] اِنِّيَ اَخَافُ (۱۵) [۳] اِنِّيَ اَرٰىكَ (۷۴) [۴] وَجْهِيَ لِلَّذِيْ (۷۹) [۵] رَبِّيَ اِلٰى صِرَاطٍ (۱۶۱) [۶] وَمَمَاتِيَ لِلّٰهِ (۱۶۲) ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ اور باقی دو کیلئے سکون۔ [۷] صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا (۱۵۳) میں تینوں کیلئے سکون۔ [۸] وَمَحْيَايَ (۱۶۲) میں ابوجعفر کیلئے سکون اور باقی دو کیلئے فتحہ۔

یاءات الزوائد: [۱] وَقَدْ هَدٰىنِ (۸۰) میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

هُنَا تَخْرُجُوْ سَمَّى (حِـهَمَّى نَّصَبُ خَالِصَةً ۱۱۳ (ا)اَتٰی تُفْتَحُ اشْدُدْ مَعْ اُبَلِّغُكُمْ (حَـلَا

یہاں (اعراف:۲۵ میں وَمِنْهَا) تَخْرُجُوْنَ کو صیغہ معروف سے پڑھا ہے حِمًى (یعقوب) کیلئے حمایت والے نے۔ نَصَبُ خَالِصَةً اَتٰی: خَالِصَةً ﴿۳۲﴾ کا نصب اَتٰی (ابوجعفر) کے لیے آیا ہے۔ تُفْتَحُ اشْدُدْ: لَا تُفَتَّحُ ﴿۴۰﴾ کو تشدید سے پڑھ (نیز) مَعْ اُبَلِّغُكُمْ حَلَا: ساتھ ہی اُبَلِّغُكُمْ (﴿۶۲﴾ ﴿۶۸﴾ واحقاف:۲۳) کو (بھی تینوں جگہ تشدید سے پڑھ۔ دونوں اختلاف میں سے ہرایک) حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہو گیا ہے۔ (اس میں تشدید بیان سے اور عموم شہرت سے نکلا)۔

شرح: [۱] یعقوب کیلئے اعراف میں صیغہ معروف سے تَخْرُجُوْنَ ہے اور هُنَا قید احترازی ہے۔اس سے روم:۱۹، زخرف:۱۱، جاثیہ:۳۵ والے نکل گئے۔ان تینوں موقعوں میں اصل کی بناء پر صیغہ مجہول سے تُخْرَجُوْنَ ہے اور اختلافی یہی چار مواقع ہیں اور امام خلف کیلئے چاروں میں صیغہ معروف سے۔ [۲] لَا تُفَتَّحُ اعراف:۴۰ یعقوب کیلئے تاء اور تشدید سے۔ اس میں یاء کی جگہ تاء اصل سے اور دوسری تاء کی تشدید بیان سے نکلی۔ ابوجعفر کے لیے بھی تاء اور تشدید سے۔ اور امام خلف کے لیے لَا يُفْتَحُ یاء اور تخفیف سے۔ [۳] اُبَلِّغُكُمْ تینوں جگہ تینوں کے لیے تشدید سے۔

يُغَشِّى لَهُ اَنْ لَّعْنَةُ (ا)تَلُ كَحَمْزَةٍ ۱۱۴ وَلَا يَخْرُجُ اضْمُمْ وَاكْسِرِ الْخُلْفُ (بُـهـجِّلَا

يُغَشِّي (الَّيْلَ اعراف:۵۴، رعد:۳ تشدید سے) ہے، لَهُ: ان (حَلَا: یعقوب) کیلئے۔ (اور تشدید اُشْدُدْ سے نکلی)۔ اَنْ لَّعْنَةُ اتْلُ كَحَمْزَةٍ: اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ ﴿۴۴﴾ تشدید ونصب سے) حمزہ کی طرح اُتْلُ (ابوجعفر) کیلئے پڑھ۔ وَلَا يَخْرُجُ اضْمُمْ: اور لَا يُخْرِجُ (اِلَّا ﴿۵۸﴾ کی یاء) کو (ایک وجہ میں) ضمہ دے اور (راء کو)

کسرہ دے۔ (اس میں) خُلف ہے بُجِّلَا (ابن وردان) کیلئے جو عزت والا قرار دیا گیا ہے۔ (خُلف کی دوسری وجہ یاء کے فتحہ اور راء کے ضمہ سے لَا یَخْرُجُ ہے)۔

توضیح: [۱] امام خلف کیلئے بھی یُغَشِّی الَّیْلَ فتحہ اور تشدید سے اور ابوجعفر کیلئے یُغْشِی الَّیْلَ سکون اور تخفیف سے۔ [۲] امام خلف کیلئے بھی اصل سے اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ تشدید ونصب سے اور یعقوب کیلئے اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ نون کی تخفیف وسکون اور تاء کے رفع سے۔ [۳] لَا یُخْرِجُ اِلَّا میں ابن وردان کے لیے خُلف ہے۔ [الف] ساڑھے نو کی طرح لَا یَخْرُجُ یاء کے فتحہ، راء کے ضمہ سے اور یہی صحیح ہے۔ [ب] لَا یُخْرِجُ یاء کے ضمہ، راء کے کسرہ سے، یہ وجہ صحیح نہیں۔ ناظم نے تقریب النّشر ص:۱۱۵ میں ایسا ہی لکھا ہے اور اسی وجہ سے اس وجہ کو طیبہ میں ذکر نہیں کیا۔

وَخَفْضُ اِلٰهٍ غَیْرِهٖ نَكِدًا (ا)لَا افْـ ۱۱۵ ـتَحَنْ یَقْتُلُوْ مَعْ یَتْبَعُ اشْدُدْ وَقُلْ عَلَا

اور (مَا لَكُمْ مِّنْ) اِلٰهٍ غَیْرِهٖ (میں ہر جگہ راء) کا جر (اور ھاء کا کسرہ) ہے۔ (اِلَّا) نَكِدًا ﴿۵۸﴾ (کے کاف) کو ضرور فتحہ دے (یہ سارا بیان) اَلَا (ابوجعفر) کے لیے ہے۔ تو آگاہ رہ۔ یُقَتِّلُوْنَ (اَبْنَآءَكُمْ ﴿۱۴۱﴾ اور) لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ﴿۱۹۳﴾ (اور یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ شعراء:۲۲۴ تینوں کی تاء) کو تشدید سے پڑھ۔ (شعراء والے کی شمولیت شہرت کی بناء پر ہے۔ نیز حَقِیْقٌ) عَلٰی (اَنْ لَّا شعراء:۱۰۵ کو تشدید کے بغیر اسی طرح پڑھ۔ (ان چاروں کلمات کا اختلاف)، لَهٗ: انہی (اَلَا ابوجعفر) کیلئے ہے۔ آگاہ رہ۔

توضیح: [الف] کلمہ مِنْ اِلٰهٍ غَیْرِهٖ نو جگہ آیا ہے: [۱] تا [۴] اعراف ﴿۵۹﴾ ﴿۶۵﴾ ﴿۷۳﴾ ﴿۸۵﴾ [۵] تا [۷] هود ﴿۵۰﴾ ﴿۶۱﴾ ﴿۸۴﴾ [۸] [۹] مؤمنون ﴿۲۳﴾ ﴿۳۲﴾۔ ابوجعفر کیلئے سب جگہ جر اور باقی دو کیلئے رفع ہے۔ اور اس لفظ میں عموم اطلاق سے نکلا۔ [ب] اِلَّا نَكِدًا اعراف ﴿۵۸﴾ میں ابوجعفر کیلئے کاف کا فتحہ اور باقی دو کیلئے کاف کا کسرہ۔ [ت] ابوجعفر کیلئے یُقَتِّلُوْنَ، لَا یَتَّبِعُوْكُمْ، یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ تینوں کی تاء کی تشدید ہے۔ باقی دو کے لیے بھی تشدید ہے۔ [ث] ابوجعفر کیلئے حَقِیْقٌ عَلَیَّ کے بجائے حَقِیْقٌ عَلٰی ہے۔ باقی دو کیلئے بھی یہی ہے۔

لَهٗ وَرِسٰلَتْ (یَـ)حُلُّ وَاضْمُمْ حُلِیِّ (فِـ)ذْ ۱۱۶ وَ(حُـ)زْ حَلْیِهِمْ تُغْفَرْ خَطِیْئٰتُ (حُـ)مِّلَا

لَهٗ ما قبل کے ساتھ ہے۔ وَرِسٰلَتْ یَحُلُّ: اور بِرِسٰلَتِیْ ﴿۱۴۴﴾ (توحید کی بناء پر لام کے بعد والے الف

کے حذف سے) یَحِلُّ (روح) کیلئے شیریں ہو جائیگا۔(ابوجعفر کیلئے بھی ایسے ہی ہے۔رویس امام خلف کے لیے جمع سے بِرِسٰلٰتِیْ)۔ وَاضْمُمْ حُلِیِّ فِدْ: اور ضمہ دے حُلِیِّهِمْ ﴿۱۴۸﴾ کی (حاء) کو فِدْ (امام خلف) کیلئے توفائدہ حاصل کر۔(ابوجعفر کیلئے بھی اسی طرح ہے)۔ وَحُزْ حَلْیِهِمْ: اور حَلْیِهِمْ (حاء کے فتحہ، لام کے سکون سے) حُزْ (یعقوب) کے لیے محفوظ کر لے۔ تُغْفَرْ لَكُمْ ﴿۱۶۱﴾ (میں نون کی جگہ تاء مضموم، فاء مفتوح سے صیغہ مؤنث مجہول)۔ اور خَطِیْٓئٰتُكُمْ ﴿۱۶۱﴾ (جمع کے صیغہ اور تاء کے رفع سے دونوں کلمات) حُمِّلَا (یعقوب) کیلئے نقل کیے گئے ہیں، كَوَرْشٍ: ورش کی طرح۔(ابوجعفر کیلئے بھی اسی طرح ہے۔اور امام خلف کیلئے نَغْفِرْ لَكُمْ نون اور فاء کے کسرہ سے۔ خَطِیْٓئٰتِكُمْ جمع کے صیغہ اور تاء کے کسرہ سے)۔

كَوَرْشٍ یَقُوْلُوْا خَاطِبَنْ (حُـ)ـمْ وَیُلْحِدُوا اضْـ ۱۱۷ ـمُمِ اكْسِرْ كَحَا (فِـ)ـدْ ضُمَّ طَا یَبْطُشُ (ا)سْجِلَا

كَوَرْشٍ ماقبل کیساتھ ہے۔ یَقُوْلُوْا خَاطِبَنْ حُمْ ﴿۱۷۲﴾ ﴿۱۷۳﴾ (میں) اَنْ تَقُوْلُوْا (اور اَوْ تَقُوْلُوْا دونوں) کو ضرور تاء خطاب سے پڑھ حُمْ (یعقوب) کیلئے طالب ہو جا (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ وَیُلْحِدُوا اضْمُمِ اكْسِرْ كَحَا فِدْ: یعنی یُلْحِدُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ (کی یاء) کو ضمہ دے (اور حاء کو) کسرہ سے پڑھ حٰمٓ (فصلت:۴۰ والے یُلْحِدُوْنَ) کی طرح فِدْ (امام خلف) کیلئے تو (دائمی) فائدہ حاصل کر۔(كَحَا سے حٰمٓ فصلت مراد ہے۔ ان دو موقعوں کا حکم تو بیان سے نکلا۔باقی نحل:۱۰۳ والا جو تیسرا موقع ہے اسمیں اصل سے یَلْحَدُوْنَ نکلا۔یاء اور حاء کے فتحہ سے۔باقی دو کیلئے تینوں جگہ ضمہ اور کسرہ سے یُلْحِدُوْنَ)۔ اُضُمَّ طَا یَبْطُشُ اسْجِلَا: یَبْطُشُ کی طاء کو ضمہ دے مطلقاً (یعنی یَبْطُشُوْنَ بِهَا اعراف:۱۹۵، یَبْطُشَ بِالَّذِیْ قصص:۱۹، یَوْمَ نَبْطُشُ دخان:۱۶ تینوں جگہ) اِسْجِلَا (ابوجعفر) کیلئے (اس ضمہ کو) ضرور بلا قید کر دے۔(باقی دو کیلئے تینوں جگہ طاء کا کسرہ)۔

یاءات الاضافة: [۱] رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ ﴿۳۳﴾ اسمیں تینوں کیلئے فتحہ۔ [۲] اِنِّیْٓ اَخَافُ ﴿۵۹﴾ اور [۳] مِنْۢ بَعْدِیَ اَعَجِلْتُمْ ﴿۱۵۰﴾ دونوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ [۴] مَعِیَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۰۵﴾ اور [۵] اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ ﴿۱۴۴﴾ دونوں میں تینوں کیلئے سکون۔ [۶] عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ ﴿۱۴۶﴾ میں تینوں کیلئے فتحہ۔ [۷] عَذَابِیْٓ اُصِیْبُ ﴿۱۵۶﴾ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

یاءات الزوائد: [۱] ثُمَّ كِیْدُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔ [۲] فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوْرَةُ الْاَنْفَالِ

وَقَصِّرْ اَنَا مَعْ كَسْرِ (اِ)عْلَمْ وَمُرْدِفِى افْـ ١١٨ ـتَحَنْ مُّوْهِنٌ وَّاقْرَاْ يُغَشِّى انْصِبِ الْوِلَا

اور تو (اِنْ) اَنَا (اِلَّا اعراف: ۱۸۸ میں ضمیر) کو کسرہ (والے ہمزہ قطعی) کیساتھ قصر سے (یعنی الف کے بغیر) پڑھ اِعْلَمْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو جان لے۔ وَمُرْدِفِى افْتَحَنْ: اور مُرْدِفِيْنَ ⑨ (کے دال) کو ضرور فتحہ دے (نیز مُوْهِنٌ (كَيْدَ ⑱ اسی تلفظ کیساتھ) ہے (نیز اِذْ يَغْشٰى ⑪ کو اِذْ) يُغَشِّيْ (تشدید سے) پڑھ (نیز) اِنْصِبِ الْوِلَا: (اور اسکے) پاس والے (یعنی اَلنُّعَاسَ) کو نصب دے۔ (مُرْدِفِيْنَ سے یہاں تک) حَلَا (یعقوب) کیلئے (مذکورہ قیود کے ساتھ) شیریں ہوگیا۔

توضیح: اَنَا ضمیر کا الف وقفاً سب ہی کیلئے ہر جگہ ثابت رہے گا اور وصل میں یہ تفصیل ہے:۔ [۱] اَنَا کے بعد ہمزہ قطعی کے علاوہ اور کوئی حرف ہو جیسے اَنَا رَسُوْلُ، اَنَا بَشَرٌ وغیرہ۔ اس میں اجماعاً الف کا حذف ہے۔ [۲] اَنَا کے بعد ہمزہ قطعی مفتوح یا مضموم ہو تو ابوجعفر کیلئے وصلاً بھی الف کا اثبات ہے۔ [۳] اَنَا کے بعد ہمزہ مکسور ہو جو صرف تین جگہ آیا ہے: اِنْ اَنَا اِلَّا اعراف: ۱۸۸، شعراء: ۱۱۵، احقاف: ۹۔ ان میں ابوجعفر کیلئے الف کا حذف ہے۔ باقی دو کیلئے سب جگہ وصلاً حذف اور وقفاً اثبات۔ مُرْدَفِيْنَ میں دال کا فتحہ یعقوب کے لیے بیان سے اور ابوجعفر کیلئے اصل سے نکلا۔ باقی امام خلف کیلئے دال کا کسرہ۔ مُوْهِنٌ كَيْدَ اسی تلفظ کے ساتھ یعقوب کیلئے بیان سے۔ امام خلف کیلئے اصل سے نکلا۔ یعنی تخفیف، تنوین اور دال کے نصب سے۔ ابوجعفر کیلئے مُوَهِّنٌ كَيْدَ تشدید، تنوین اور نصب سے اصل کے موافق۔ اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ تشدید سے یعقوب کیلئے بیان سے امام خلف کیلئے اصل سے نکلا اور ابوجعفر کیلئے اِذْ يُغْشِيْكُمُ النُّعَاسَ تخفیف سے اصل کے موافق۔

(حَـ)لَا يَعْمَلُوْ خَاطِبْ (طَـ)وٰى حَتَّى اَظْهِرَنْ ١١٩ (فَـ)تًى (حُـ)زْ وَيَحْسَبْ (اُ)ذْ وَخَاطَبْ (فَـ)اعْتَلَا

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ کو تاء خطاب سے پڑھ طَوٰی (رویس) کیلئے۔(اس خطاب کو) محفوظ کیا ہے۔(باقی ڈھائی کیلئے یاء غیب سے یَعْمَلُوْنَ)۔ (مَنْ) حَیَّ ﴿۴۲﴾ کو ضرور (یاء کے) اظہار سے (مَنْ حَیِیَ) پڑھ فَتًی حُزْ (امام خلف یعقوب) کیلئے۔اے جوان (اس کو) محفوظ کر لے۔(ابوجعفر کیلئے بھی اصل سے اظہار ہی ہے)۔ وَلَا یَحْسَبَنَّ ﴿۵۹﴾ (اطلاقی یاء غیب سے پڑھ کر) اُدْ (ابوجعفر) کے لیے تابع کر لے۔ اور تاء خطاب سے پڑھ (اسی وَلَا تَحْسَبَنَّ کو) فَاعْتَلَا (امام خلف) کیلئے۔یہ (خطاب) بلند ہوگیا ہے۔(یعقوب کیلئے بھی اصل سے تاء خطاب ہے)۔

توضیح: باب یَحْسَبُ میں ابوجعفر کیلئے سین کا فتحہ اور امام خلف کیلئے سین کا کسرہ شعر ۸۳ میں دیکھیں۔

وَفِیْ تُرَهِبُو اشْدُدْ (طِبْ وَضُعْفًا فَحَرِّكِ امْـ ۱۲۰ ـدُدِ اهْمِزْ بِلَا نُوْنٍ اُسٰرٰی مَعًا (اِ)لَا

اور تُرَهِّبُوْنَ ﴿۶۰﴾ میں (راء کو فتحہ سے اور ھاء کو) تشدید سے پڑھ طِبْ (رویس) کے لیے تو خوش رہ۔(باقی ڈھائی کیلئے تخفیف سے تُرْهِبُوْنَ)۔ (فِیْکُمْ) ضُعَفَآءَ ﴿۶۶﴾ (میں ضاد کو ضمہ اور عین) کو (فتحہ کی) حرکت دے (پھر) الف زیادہ کر (اسکے بعد) ہمزہ زیادہ کر جو نون (یعنی تنوین) کے بغیر (نصب والا) ہے۔(نیز لَهٗ اَسْرٰی ﴿۶۷﴾ اور مِنَ الْاَسْرٰی ﴿۷۰﴾ میں) دونوں جگہ اُسٰرٰی ہے۔(وَضَعْفًا سے یہاں تک) اَلَا (ابوجعفر) کیلئے ہے۔تو آگاہ رہ۔

فائدہ: [۱] ابوجعفر کیلئے ضُعَفَآءَ کے ضاد کا ضمہ اصل سے نکلا اور باقی قیود ذکر سے۔یعقوب کیلئے ضُعْفًا ضمہ سے اور امام خلف کیلئے ضَعْفًا فتحہ سے ہے جو اصل سے نکلا۔[۲] [الف] ابوجعفر کیلئے دونوں جگہ اُسٰرٰی بیان سے اور امام خلف کے لیے دونوں جگہ اَسْرٰی اصل سے نکلا۔[ب] بصری کے لیے اول میں اَسْرٰی اور ثانی میں مِنَ الْاُسٰرٰی ہے۔یعقوب کیلئے دونوں جگہ لَهٗ اَسْرٰی اور مِنَ الْاَسْرٰی ہے۔اول اصل سے اور ثانی بیان سے نکلا جس کو ناظم نے اگلے شعر میں بیان کیا۔

یَکُوْنَ فَاَنِّثْ (اِ)ذْ وَلَایَةِ ذِی افْتَحَنْ ۱۲۱ (فَـ)تًی وَّاقْـرَاِ الْاَسْرٰی (حَـ)مِیْدًا مُّحَصِّلَا

(اَنْ) تَکُوْنَ ﴿۶۷﴾ کو تاء تانیث سے پڑھ اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔تو قوی رہ۔(یعقوب کیلئے تاء تانیث سے اور امام خلف کے لیے یاء تذکیر سے۔دونوں اصل سے نکلے)۔ (مَا لَکُمْ مِّنْ) وَّلَایَتِهِمْ ﴿۷۲﴾ (کی واؤ) کو ضرور فتحہ

دے فَتَیً (امام خلف) کیلئے اے جوان۔ ذِیَ (اسم اشارہ ہے یعنی) اس (انفال:۶۷) میں۔ (یہ قید احترازی ہے۔اس سے هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ کہف:۴۴ نکل گیا۔پس امام خلف کے لیے یہاں فتحہ سے مِنْ وَّلَايَتِهِمْ بیان سے اور کہف:۴۴ میں اَلْوِلَايَةُ کسرہ سے اصل کے موافق ہے۔ باقی دو کے لیے دونوں جگہ فتحہ سے)۔

وَاَقْرَاِ الْاَسْرٰی حَمِیْدًا مُّحَصِّلًا: اور تو (مِنَ الْاُسٰرٰی ﴿۷۰﴾ کے بجائے) مِنَ الْاَسْرٰی پڑھ حَمِیْدًا (یعقوب) کیلئے۔اس حال میں کہ تو تعریف کے لائق ہے۔ (نیز قرب الٰہی کی دولت یا قراءات کا علم) حاصل کرنے والا ہے۔(مِنَ الْاَسْرٰی کی تفصیل گذشتہ شعر میں آچکی ہے)۔

یاءات الاضافة: [۱] اِنِّیَ اَرٰی ﴿۴۸﴾ [۲] اِنِّیَ اَخَافُ اللّٰهَ ﴿۴۸﴾ دونوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

یاءات الزوائد: سورۂ انفال میں یاء زائدہ کوئی نہیں۔

سُوْرَةُ التَّوْبَةِ وَيُوْنُسَ وَهُوْدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

وَقُلْ عَمَرَةَ مَعْهَا سُقَاةَ الْخِلَافَ (بِـ)نْ ۱۲۲ عُـزَيْرٌ فَنَوِّنْ (حُـ)ـزْ وَعَيْنَ عَشَرَ (ا)لَا

اور تو کہہ دے کہ (سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ توبہ:۱۹ میں عِمَارَةَ کی جگہ) عَمَرَةَ ہے (عین کے فتحہ اور میم کے بعد الف کے حذف سے)۔ اور اس کے ساتھ (سِقَايَةً کی جگہ) سُقَاةَ ہے (سین کے ضمہ اور الف کے بعد یاء کے حذف سے)۔ اَلْخِلَافَ بِنْ (ان دونوں لفظوں میں) خُلف کو بِنْ (ابن وردان) کیلئے بیان کر دے۔ (پس ان کیلئے ایک وجہ میں سُقَاةَ اور عَمَرَةَ اور دوسری وجہ میں مثل حفص کے سِقَايَةَ اور عِمَارَةَ۔ باقی دو کیلئے بھی مثل حفص کے)۔ عُزَيْرٌ فَنَوِّنْ حُزْ: عُزَيْرٌ توبہ:۳۰ کو تنوین دے (پھر وصلاً اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے تنوین کو کسرہ دے کر عُزَيْرُ اِبْنُ اللّٰهِ پڑھ) حُزْ (یعقوب) کیلئے (ذہن میں) جمع کر لے۔ (باقی دو کیلئے اصل کے موافق ترکِ تنوین سے عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ)۔ وَعَيْنَ عَشَرَ اَلَا: اور عَشَرَ کی عین کو

فَسَكِّنْ جَمِيْعًا وَّامْدُدِ اثْنَا يُضَلُّ (حُـ)ـطْ ۱۲۳ بِضَمٍّ وَّخِفِّ اسْكِنْ مَّعَ الْفَتْحِ مَدْخَلَا

ساکن کر دے سب جگہ۔ (نیز) وَامْدُدِ اثْنَا: اور اِثْنَا (کے الف) کو (عین کے سکون کے سبب اِثْنَآ عْشَرَ توبہ:۳۶ کو) مد لازم سے پڑھ۔ (دوسرا اَحَدَ عْشَرَ یوسف:۴۔ اور تیسرا تِسْعَةَ عْشَرَ مدثر:۳۰ ہے۔ یہ سارا بیان) اَلَا (ابوجعفر) کیلئے ہے۔ تو آگاہ رہ۔ (عین کے سکون میں ابوجعفر منفرد ہیں)۔ يُضَلُّ حُطْ بِضَمٍّ: يُضِلُّ (بِهِ الَّذِيْنَ توبہ:۳۷) کو (یاء کے) ضمہ (اور ضاد کے کسرہ) سے پڑھ حُطْ (یعقوب) کیلئے۔ (ضمہ بیان سے اور کسرہ اصل سے نکلا)۔ (باقی امام خلف کے لیے يُضَلُّ ضمہ و فتحہ سے اور ابوجعفر کیلئے يَضِلُّ فتحہ و کسرہ سے)۔ وَخِفِّ اسْكِنْ: اور (اَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا توبہ:۵۷ کی جگہ) مَدْخَلًا (دال کی تخفیف و سکون (اور میم کے) فتحہ سے ہے۔

وَكِلْمَةُ فَانْصِبْ ثَانِيًا ضُمَّ مِيمَ يَلْـ ١٢٤ ـمِزُ الْكُلِّ (حُـزْ وَالرَّفْعُ فِيْ رَحْمَةٍ (فَـلَا

(نیز) دوسرے وَكَلِمَةُ (اللّٰهِ توبہ:۴۰) کونصب دے۔ (نیز) ضمہ دے یَلْمِزُ کے میم کو سب جگہ (وَخِفِّ اسْكِنْ سے یہاں تک) حُزْ (یعقوب) کیلئے ہے۔ (اس کو) جمع کرلے۔ اَوَالرَّفْعُ: وَرَحْمَةٌ (لِّلَّذِيْنَ توبہ:۶۱) میں رفع فَلَا (امام خلف) کیلئے ظاہر ہوگیا ہے۔

فائدہ: [۱] یعقوب کیلئے مُدَّخَلًا کی جگہ مَدْخَلًا ہے اور اس میں یہ منفرد ہیں۔ [۲] دوسرا وَكَلِمَةُ اللّٰهِ میں یعقوب کے لیے نصب اور باقی دو کیلئے رفع۔ نیز ثَانِيًا کی قید سے وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ نکل گیا جو پہلا ہے۔ اسمیں اجماعاً نصب ہے۔ [۳] باب يَلْمِزُ کے مَنْ يَّلْمِزُكَ توبہ:۵۸، اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ توبہ:۷۹، وَلَا تَلْمِزُوْا حجرات:۱۱ یہی تین کلمات آئے ہیں۔ ان سب میں یعقوب کے لیے تفرداً میم کا ضمہ اور باقی دو کے لیے کسرہ۔ [۴] وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ توبہ:۶۱ میں امام خلف کے ساتھ باقی دو کیلئے بھی اصل سے رفع ہے۔

وَفِي الْمُعْذِرُوْنَ الْخِفُّ وَالسُّوْءِ فَافْتَحَا ١٢٥ وَالْاَنْصَارُ فَارْفَعْ (حُـزْ وَاُسِّسَ وَالْوِلَا

(وَجَآءَ) الْمُعْذِرُوْنَ توبہ:۹۰ میں (اسی طرح ذال کی) تخفیف ہے۔ (نیز) اور (دَآئِرَةُ) السَّوْءِ (توبہ:۹۸ وفتح:۶ کے سین) کو ضرور فتحہ دے۔ (نیز) وَالْاَنْصَارُ (وَالَّذِيْنَ توبہ:۱۰۰) کو رفع دے۔ (یہ سارا بیان) حُزْ (یعقوب) کیلئے محفوظ کرلے۔ (وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ توبہ:۱۱۷ میں اجماعاً جر ہے)۔ اور (اَفَمَنْ) اَسَّسَ، (اَمَّنْ اَسَّسَ توبہ:۱۰۹ دونوں فعلوں) کو، فَسَمِّ: صیغہ معروف سے پڑھ، وَالْوِلَا: اور (ان فعلوں کے) پاس والا (اسم بُنْيَانَهٗ کو دونوں جگہ) نصب دے اُتْلُ (ابوجعفر) کیلئے پڑھ۔

فائدہ: [۱] یعقوب کیلئے اَلْمُعْذِرُوْنَ تخفیف سے اور باقی دو کیلئے تشدید سے۔ [۲] اَلسَّوْءِ میں دونوں جگہ باقی دو کیلئے بھی فتحہ ہے۔ [۳] وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ توبہ:۱۰۰ میں صرف یعقوب کیلئے رفع اور باقی دو کیلئے جر ہے اور موقع کی تعیین شہرت سے ہوئی۔ [۴] تینوں کیلئے دونوں جگہ اَسَّسَ معروف اور بُنْيَانَهٗ منصوب ہے۔

فَسَمِّ انْصِبِ (اِ)تْلُ افْتَحْ تَقَطَّعَ (اِ)ذْ (حَـمٰى ١٢٦ وَبِالضَّمِّ (فُـزْ اِلَّا اَنِ الْخِفُّ قُلْ اِلَا

فَسَمِّ انْصِبِ اتْلُ ماقبل کے ساتھ ہے۔ اِفْتَحْ تَقَطَّعَ: فتحہ دے تَقَطَّعَ توبہ:۱۱۰ (کی تاء) کو اِذْ حَمٰى

(ابوجعفر یعقوب) کے لیے۔ اس لیے کہ اس (فتحہ) نے (اپنے ناقل کی) حفاظت کی ہے۔ وَبِالضَّمِّ فُزْ: اور (تُقَطَّعَ کی تاء) ضمہ کے ساتھ ہے فُزْ (امام خلف) کیلئے۔ تو کامیاب ہو۔ اِلَّآ اَنِ الْخِفُّ قُلْ اِلَآ: (فِيْ قُلُوْبِهِمْ) اِلَّآ اَنْ توبہ:۱۱۰ (کے لام) کو تخفیف سے اِلَآ پڑھ

يَرَوْنَ خِطَابًا (حُـ)ـزْ وَبِالْغَيْبِ (فِـ)ـدْ يَزِيْـ ـغُ اَنِّثْ (فَـ)ـشَا افْتَحْ اِنَّهٗ يَبْدَؤُا (ا)نْجَلَا ۱۲۷

(نیز اَوَلَا) تَرَوْنَ توبہ:۱۲۶ تاء خطاب والا ہے۔ حُزْ (یعقوب) کے لیے جمع کرلے۔ وَبِالْغَيْبِ فِدْ: اور (اسی کو) یاء غیب سے (اَوَلَا يَرَوْنَ) پڑھ فِدْ (امام خلف) کیلئے۔ (اور) فائدہ حاصل کر (ابوجعفر کے لیے بھی یاء غیب سے ہے)۔ تَزِيْغُ توبہ:۱۱۷ کو تاء تانیث سے پڑھ فَشَا (امام خلف) کیلئے۔ یہ (وجہ بھی) ظاہر ہوگئی ہے۔ (باقی دو کے لیے بھی تاء تانیث ہے)۔ اَنَّهٗ يَبْدَؤُا (الْخَلْقَ یونس:۴ کے ہمزہ) کو فتحہ دے اِنْجَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ یہ (فتحہ بھی اپنی توجیہ کی رو سے) ظاہر ہوگیا ہے۔ (باقی دو کیلئے کسرہ سے اِنَّهٗ)۔

وَقُلْ نَّقْضٰى كَالشَّامِ (حُـ)ـمْ يَمْكُرُوْ (يَـ)ـدٌّ وَيَنْشُرُكُمْ (ا)ذْ قِطْعًا اَسْكِنْ (حُـ)ـلًا حَلَا ۱۲۸

اور تو کہہ دے نَقْضٰى (اِلَيْهِمْ اَجَلَهُمْ یونس:۱۱۔ اسی شکل میں) شامی کی طرح ہے حُمْ (یعقوب) کے لیے تو (اسکا) طالب ہو جا۔ (باقی دو کیلئے فعل مجہول اور رفع سے لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ)۔ (مَا) يَمْكُرُوْنَ یونس:۲۱ (اطلاقی یاء غیب سے) يَدٌّ (روح) کیلئے نعمت (والا) ہے۔ (باقی دو کیلئے تاء خطاب سے تَمْكُرُوْنَ)۔ اور (يُسَيِّرُكُمْ یونس:۲۲ کے بجائے) يَنْشُرُكُمْ ہے اِذْ (ابوجعفر) کے لیے۔ تو قوی رہ۔ (باقی دو کے لیے يُسَيِّرُكُمْ)۔ (وُجُوْهُهُمْ) قِطْعًا یونس:۲۷ (کی طاء) کو ساکن کر دے حُلًا حَلَا (یعقوب) کے لیے۔ یہ زینتوں والا شیریں ہوگیا۔ (باقی دو کیلئے فتحہ سے قِطَعًا)۔

فائدہ: نَقْضٰى فعل معروف کیساتھ اَجَلَهُمْ کا منصوب ہونا اور فعل مجہول لَقُضِيَ کیساتھ اَجَلُهُمْ کا مرفوع ہونا ظاہر ہے اس لیے ناظم نے اس کو بیان نہیں کیا۔

يَهِدِّيْ سُكُوْنُ الْهَاءِ (ا)ذْ كَسْرُهَا (حَـ)ـوٰى وَفَلْيَفْرَحُوْا خَاطِبْ (طِـ)ـلًا يَجْمَعُوْ (طُـ)ـلَا ۱۲۹

لَا يَهِدِّيْ یونس:۳۵ (میں) ھاء کا سکون ہے اِذْ (ابوجعفر) کے لیے۔ تو (قراءۃ کی خدمت) کیلئے قوی رہ۔

16973

كَسْرُهَا حَوٰى: (لَا يَهِدِّىٓ میں) ھاء کا کسرہ ہے حَوٰى (یعقوب) کے لیے۔(اس کو) جمع کیا ہے۔ وَفَلْتَفْرَحُوْا یونس:۵۸ کو تاء خطاب سے پڑھ طِلًّا (رویس) کیلئے جو سونے کی طرح ہے۔(باقی ڈھائی کے لیے یاء غیب سے فَلْيَفْرَحُوْا)۔ (مِمَّا) تَجْمَعُوْنَ یونس:۵۸ (کو تاء خطاب سے پڑھ) طُلًا اِذًا (رویس ابوجعفر) کے لیے جو اب (بھی) لمبی گردنوں والا ہے۔(یہ خطاب خَاطِبْ طِلًّا سے نکلا۔باقی روح امام خلف کیلئے یاء غیب سے)۔

فائدہ: [۱] ابوجعفر کے لیے یاء کے فتحہ، ھاء کے اسکان، دال کی تشدید سے لَا يَهْدِّىٓ۔یاء کا فتحہ اور دال کی تشدید اصل سے اور ھاء کا اسکان بیان سے نکلا۔ [۲] یعقوب کیلئے یاء کے فتحہ، ھاء کے کسرہ، دال کی تشدید سے لَا يَهِدِّىٓ۔فتحہ اور تشدید اصل سے اور ھاء کا کسرہ بیان سے نکلا۔ [۳] امام خلف کیلئے اصل کے موافق یاء کے فتحہ، ھاء کے اسکان، دال کی تخفیف سے لَا يَهْدِىٓ۔تمام قیود سکوت سے نکلیں۔

(اِ)ذًا اَصْغَرَ ارْفَعْ (حَـ)قٌّ مَعْ شُرَكَاؤُكُمْ ۱۳۰ كَاَكْبَرُ وَوَصْلٌ فَاجْمَعُوا افْتَحْ (طُـ)وَى اسْئَلَا

اِذًا ما قبل کیساتھ ہے۔ وَلَآ اَصْغَرُ یونس ۷ کو رفع دے وَلَآ اَكْبَرُ کے رفع) کی طرح (یعنی دونوں لفظوں کا رفع ہے)۔ساتھ ہی شُرَكَآؤُكُمْ یونس:۷۱ (کے ہمزہ کو بھی رفع دے۔پس تینوں کا رفع) حَقٌّ (یعقوب) کیلئے حق ہے۔ فَاجْمَعُوْا یونس:۷۱ (ہمزہ) وصلی (والا) ہے (اور میم کو) فتحہ دے طُوٰى (رویس) کیلئے۔اس حال میں کہ تو (دل کی پاکی میں) طُوٰى (کے میدان) کی طرح ہے۔ اِسْئَلَا

توضیح: [۱] وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ اور وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا دونوں میں یعقوب کے لیے رفع بیان سے۔امام خلف کیلئے اصل سے۔اور ابوجعفر کیلئے دونوں میں نصب ہے۔ [۲] شُرَكَآؤُكُمْ میں یعقوب کیلئے رفع بیان سے اور باقی دو کیلئے نصب اصل سے۔ [۳] صرف رویس کیلئے فَاجْمَعُوْا ہمزہ وصلی اور میم کے فتحہ سے۔اور ہمزہ وصلی درج کلام میں حذف ہوگیا۔باقی ڈھائی کیلئے فَاَجْمِعُوْا ہمزہ قطعی اور میم کے کسرہ سے۔رویس کے لیے دوسری وجہ میں ہمزہ قطعی اور میم کا کسرہ ہے۔

تنبیہ: وُجُوْهُ الْمُسْفِرَة میں ہے کہ فَاَجْمِعُوْا میں رویس کے لیے ہمزہ وصلی والی وجہ درّہ کے طریق کے خلاف ہے اس لیے ان کیلئے ہمزہ قطعی والی وجہ ہی طریق کے موافق ہے۔

ءَاَلسِّحْرُ (اُ)مَّ اخْبِرْ (حُهلًا وَّافْتَحِ (ا)تْلُ (فَها ۱۳۱ قَ اِنِّیْ لَکُمْ اِبْدَالُ بَادِیَ (حُهِمِّلَا

اِسْئَلَا ءَاَلسِّحْرُ اُمَّ: ءَاَلسِّحْرُ یونس:۸۱ کو (اسی طرح) ہمزہ استفہام سے پڑھ اُمَّ (ابوجعفر) کے لیے۔ یہ (استفہام) قصد کیا گیا ہے۔ اَخْبِرْ حُلًا: (ءَاَلسِّحْرُ کو) اخبار سے (اَلسِّحْرُ) پڑھ حُلًا (یعقوب) کیلئے یہ زینتوں والا ہے۔ (پس ابوجعفر کیلئے آلْئٰنَ کی طرح آلسِّحْرُ میں ابدال مع مد لازم اور تسہیل بلا ادخال، دو وجوہ اور یعقوب کیلئے بِهِ السِّحْرُ اخبار کے سبب ہمزہ استفہام کے حذف سے۔ اسمیں امام خلف کیلئے بھی اخبار ہے)۔ وَافْتَحِ اتْلُ فَاقَ اِنِّیْ لَکُمْ: اور فتحہ دے اَنِّیْ لَکُمْ ہود:۲۵ (کے ہمزہ) کو اُتْلُ فَاقَ (ابوجعفر امام خلف) کے لیے (اَنّیْ) پڑھ۔ یہ (فتحہ بھی) فائق ہوگیا ہے۔ (باقی یعقوب کیلئے بھی اصل سے فتحہ ہے)۔ اِبْدَالُ بَادِیَ حُمِّلَا: بَادِیَ (الرَّاْیِ ہود:۲۷ کے ہمزہ مفتوح) کا (یاء سے) ابدال حُمِّلَا (یعقوب) کیلئے نقل کیا گیا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی ابدال سے)۔

عَمَلٌ غَیْرُ (حَهبْرٌ کَالْکِسَائِیْ وَنَوِّنُوْا ۱۳۲ ثَمُوْدَ (فِهدًا وَّاتْرُكْ (حِهمًی سِلْمُ (فَهانْقُلَا

حَبْرٌ (یعقوب) عالم کیلئے (عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ہود:۴۶ کے بجائے) کسائی کی طرح (عَمِلَ غَیْرَ صَالِحٍ) ہے۔ (باقی دو کیلئے عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ)۔ وَنَوِّنُوْا ثَمُوْدَ فِدًا: اور (ایسی) تنوین سے پڑھا ہے ثَمُوْدَ کو (چاروں جگہ) فِدًا (امام خلف) کیلئے جو قربان ہونے کے لائق ہے۔ وَاتْرُكْ حِمًی: اور ترک کر دے (چاروں جگہ تنوین کو) حِمًی (یعقوب) کیلئے۔ اس حال میں کہ تو (اعتراض سے) محفوظ ہے۔ (ابوجعفر کے لیے بھی چاروں جگہ تنوین سے)۔ اِسِلْمُ فَانْقُلَا سَلٰمٌ: (قَالَ) سِلْمٌ (ہود:۶۹ و ذٰریٰت:۲۵ میں) سَلٰمٌ ہے فَانْقُلَا (امام خلف) کیلئے ضرور نقل کر دے۔ (باقی دو کیلئے بھی دونوں جگہ سَلٰمٌ ہے)۔

فائدہ: ① اِنَّ ثَمُوْدَا ہود:۶۸ ② ③ وَعَادًا وَّ ثَمُوْدَا فرقان:۳۸ وعنکبوت:۳۸ ④ وَثَمُوْدَا فَمَا نجم:۵۱۔ ان چاروں مواقع میں ابوجعفر امام خلف کیلئے تنوین سے اور یعقوب کیلئے ترکِ تنوین۔

اور وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ ہود:۶۱ اور اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ہود:۶۸، ان دو میں سے پہلے میں ترکِ تنوین پر اجماع ہے اور دوسرے میں صرف کسائی کے لیے تنوین ہے۔ پس قراء ثلاثہ کیلئے دوسرے میں بھی ترکِ تنوین ہے۔

سَلْـمٌ وَّيَعْقُوْبَ ارْفَعَنْ (فُـزْ وَنَصْبُ (حَـا ١٣٣ فِظِ امْرَاَتُكَ اِنْ كُلًّا (اِ)تْـلُ مُثْـقَّـلا

سَلٰمٌ ماقبل کے ساتھ ہے۔ وَيَعْقُوْبَ ارْفَعَنْ فُزْ: (اِسْحٰقَ) وَيَعْقُوْبُ ھود:۷۱ (کی بار) کو ضرور رفع دے فُزْ (امام خلف) کیلئے۔ (اللہ کرے) تو کامیاب ہو۔ باقی دو کیلئے بھی اصل کی موافقت میں رفع ہے۔ وَنَصْبُ حَافِظِ امْرَاَتُكَ: اور اِلَّا امْرَاَتَكَ ھود:۸۱ (کی تاء کو) نصب دینا حَافِظِ (قراءۃ کے) حافظ (یعقوب) کیلئے (ثابت) ہے۔ (باقی دو کے لیے بھی نصب ہے)۔ وَاِنَّ (كُلًّا ھود:۱۱۱ کے نون) کو اُتْلُ مُثْـقَّـلا (ابوجعفر) کیلئے ضرور مشدد پڑھ۔ (باقی دو کیلئے بھی تشدید سے)۔

وَلَـمَّا مَعَ الطَّارِقِ (اَ)تٰى وَبِيَا وَ زُخْـ ١٣٤ ـرُفٍ (جُـدْ وَخَفَّ الْـكُلَّ (فُـقْ زُلُفًا (ا)لا

اور لَمَّا (یہاں ھود:۱۱۱ میں) طارق:۴ (والے لَمَّا) سمیت (دونوں جگہ تشدید سے) اَتٰى (ابوجعفر) کیلئے آیا ہے۔ وَبِيَا وَ زُخْرُفٍ جُدْ: یٰسین:۳۲، اور زخرف:۳۵ (کے لَمَّا) میں (تشدید کو) جُدْ (ابن جماز) کے لیے عمدہ کر۔ وَخَفَّ الْكُلَّ فُقْ: اور (لَمَّا کے) سب (یعنی چاروں کلمات) کو (میم کی) تخفیف سے (لَمَا) پڑھا ہے فُقْ (امام خلف) نے۔ تو (اس کو سمجھ کر) فوقیت حاصل کر۔ زُلُفًا اَلا بِضَمٍّ: زُلُفًا (مِّنَ الَّيْلِ ھود:۱۱۴ لام کے) ضمہ سے ہے اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ تو آگاہ رہ۔

توضیح: [۱] ھود:۱۱۱، طارق:۴، یٰسین:۳۲، زخرف:۳۵ چاروں جگہ ابن جماز کے لیے تشدید سے لَمَّا۔ اور یہ تشدید مُثْقَّلَا سے نکلی ہے۔ [۲] ابن وردان کیلئے ھود و طارق والے میں تشدید سے لَمَّا اور یٰسین و زخرف والے میں لَمَا تخفیف سے۔ [۳] چاروں جگہ تخفیف امام خلف کیلئے بیان سے اور یعقوب کیلئے اصل سے نکلی۔ [۴] زُلُفًا میں ابوجعفر کیلئے لام کا ضمہ اور باقی دو کیلئے لام کا فتحہ۔

بِضَمٍّ وَّخَفِّفْ وَاكْسِرَنْ بِقْيَةٍ (جَـنَا ١٣٥ وَمَا يَعْمَلُوْ خَاطِبْ مَعَ النَّمْلِ (حُـفَّلَا

بِضَمٍّ ماقبل کیساتھ ہے۔ وَخَفِّفْ وَاكْسِرَنْ بِقْيَةٍ جَنَا: (اُولُوْا) بَقِيَّةٍ ھود:۱۱۶ کو (قاف کے سکون، یاء کی) تخفیف سے پڑھ اور (اس کی باء کو) ضرور کسرہ دے جَنَا (ابن جماز) کے لیے۔ اس نے میوہ چن لیا ہے۔ اور (عَمَّا) تَعْمَلُوْنَ ھود:۱۲۳ کو نمل:۹۳ (والے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ) سمیت (دونوں کو) تاء خطاب

سے پڑھ حُفَّاً (یعقوب) کیلئے۔ اس حال میں کہ تو (قراءات کا) اہتمام کرنے والوں کی طرح ہے۔

فائدہ: [۱] ابن جماز کے لیے بِقْيَةٍ اور باقی ڈھائی کے لیے بَقِيَّةٍ۔ [۲] یعقوب کے لیے دونوں جگہ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ تاء خطاب سے۔ ابوجعفر کے لیے بھی اصل سے یہی ہے۔ اور امام خلف کے لیے یاء غیب سے عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ہے۔

یاءات الاضافة: توبه: [۱] مَعِيَ اَبَدًا ﴿۸۳﴾ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ [۲] مَعِيْ عَدُوًّا ﴿۸۳﴾ میں تینوں کیلئے سکون۔

یونس: [۱] لِيَ اَنْ اُبَدِّلَهٗ ﴿۱۵﴾ [۲] نَفْسِيَ اِنْ اَتَّبِعُ ﴿۱۵﴾ [۳] اِنِّيَ اَخَافُ ﴿۱۵﴾ [۴] رَبِّيَ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ﴿۵۳﴾ [۵] اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا ﴿۷۲﴾ پانچوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

هود: [۱] [۲] [۳] اِنِّيَ اَخَافُ ﴿۳﴾ ﴿۲۶﴾ ﴿۸۴﴾ [۴] اِنِّيَ اِذًا ﴿۳۱﴾ [۵] اِنِّيَ اَعِظُكَ ﴿۴۶﴾ [۶] اِنِّيَ اَعُوْذُ بِكَ ﴿۴۷﴾ [۷] اِنِّيَ اُشْهِدُ اللّٰهُ ﴿۵۴﴾ [۸] اِنِّيَ اَرٰىكُمْ ﴿۸۴﴾ [۹] عَنِّيَ اِنَّهٗ ﴿۱۰﴾ [۱۰] [۱۱] اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا ﴿۲۹﴾ ﴿۵۱﴾ [۱۲] وَلٰكِنِّيَ اَرٰىكُمْ ﴿۲۹﴾ [۱۳] نُصْحِيَ اِنْ ﴿۳۴﴾ [۱۴] فَطَرَنِيَ اَفَلَا ﴿۵۱﴾ [۱۵] ضَيْفِيَ اَلَيْسَ ﴿۷۸﴾ [۱۶] تَوْفِيْقِيَ اِلَّا ع ۸ [۱۷] شِقَاقِيَ اِنْ ﴿۸۸﴾ [۱۸] اَرَهْطِيَ اَعَزُّ ﴿۹۲﴾۔ ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

یاءات الزوائد: توبه: میں کوئی نہیں۔

یونس: [۱] وَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۷۱﴾ میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات [۲] نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ میں یعقوب کیلئے صرف وقفاً اثبات۔

هود: [۱] فَلَا تَسْـَٔلْنِ ﴿۴۶﴾ [۲] وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۷۸﴾ [۳] يَوْمَ يَاْتِ ﴿۱۰۵﴾ تینوں میں ابوجعفر کے لیے وصلاً اور یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ [۴] ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔

سُوْرَةُ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالرَّعْدِ

وَيٰاَبَتِ افْتَحْ (اُ)ذْ وَيَرْتَعْ وَبَعْدُ يَا ١٣٦ وَحَاشَا بِحَذْفٍ وَّافْتَحِ السِّجْنُ اَوَّلَا

اور يٰاَبَتِ یوسف:۴ (کی تاء) کو (آٹھوں جگہ) فتحہ دے اُذْ (ابوجعفر) کیلئے۔(اس کے تلفظ کو) تابع کرلے۔ (باقی دو کیلئے تاء کا کسرہ)۔ وَيَرْتَعْ وَبَعْدُ يَا: اور يَرْتَعْ اور (اس کے) بعد (وَيَلْعَبْ یوسف:۱۲ دونوں) میں (نون کے بجائے) یاء ہے۔(نیز) حَاشَا (لِلّٰهِ یوسف:۳۱، ۵۱ دونوں جگہ وصلاً شین کے بعد والے الف کے) حذف سے (حَاشَ لِلّٰهِ) ہے۔نیز (رَبِّ) السَّجْنُ یوسف:۳۳ (کی سین) کو فتحہ دے جو پہلا ہے۔ (يَرْتَعْ سے یہاں تک کا بیان) حِمًى (یعقوب) کیلئے ہے۔تو (قراءات کی) حفاظت والا ہے۔

توضیح: [۱] ابوجعفر کیلئے يَرْتَعِ وَيَلْعَبْ دونوں فعلوں میں یاء ہے اور يَرْتَعِ میں عین کا کسرہ بھی ہے۔ سب قیود موافقت سے نکلیں۔ [۲] یعقوب کیلئے يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ دونوں میں یاء تو بیان سے اور باقی قیود اصل سے نکلیں۔ [۳] امام خلف کے لیے بھی يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ اصل کے موافق۔ حَاشَ لِلّٰهِ تینوں کیلئے حالین میں الف کے بغیر۔ یعقوب کیلئے خلافِ اصل وصلاً الف کا حذف بیان سے نکلا۔ اَلسَّجْنُ میں یعقوب کیلئے خلاف اصل سین کا فتحہ اور باقی دو کیلئے کسرہ۔ اور باقی پانچوں جگہ (یوسف: ۳۶ ۳۹ ۴۱ ۴۲ ۱۰۰) میں اَلسِّجْنَ میں سین کا کسرہ اجماعاً ہے۔

حِمًى كُذِبُوا (ا)تْلُ الْخِفُّ نُجِّيَ (حَـ)امِدٌ ١٣٧ وَيُسْقٰى مَعَ الْكُفَّارُ صُدُّوا اضْمُمَا (حُـ)لَا

حِمًى ماقبل کے ساتھ ہے۔ (قَدْ) كُذِبُوْا یوسف:۱۱۰ (کا ذال) تخفیف (والا) ہے اُتْلُ (ابوجعفر) کیلئے (تخفیف ہی سے) پڑھ۔(امام خلف کے لیے بھی تخفیف سے اور یعقوب کیلئے تشدید سے كُذِّبُوْا)۔ فَنُجِّيَ (یوسف:۱۱۰ کو تشدید سے پڑھا) ہے حَامِدٌ: تعریف کرنے والے (یعقوب) نے۔(اس کی قیود تلفظ سے نکلی

ہیں۔ابوجعفر امام خلف کیلئے فَنُنْجِیْ دونون اورتخفیف سے)۔ وَیُسْقٰی رعد:۴ (اطلاقی یاء تذکیر سے) ہے۔ (باقی دو کے لیے تاء تانیث سے)۔ اور (وَسَيَعْلَمُ الْكٰفِرُ رعد:۴۲ میں) اَلْكُفّٰرُ ہے (جمع سے۔نیز) تو وَصُدُّوْا رعد:۳۳ (اور وَصُدَّ مؤمن:۳۷ کے صاد) کوضرور ضمہ دے۔(وَیُسْقٰی سے یہاں تک) حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہوگیا۔

فائدہ: ۱ یعقوب امام خلف کیلئے اَلْكُفّٰرُ جمع کے صیغہ سے اور ابوجعفر کیلئے واحد کے صیغہ سے اَلْكٰفِرُ
۲ صُدُّوْا اور صُدَّ میں دونوں جگہ یعقوب امام خلف کیلئے صاد کا ضمہ اور ابوجعفر کیلئے صاد کا فتحہ۔

یاءات الاضافة: یوسف: ۱ لَيَحْزُنُنِیَ اَنْ ﴿۱۳﴾ ۲ رَبِّیَ اَحْسَنَ ﴿۲۳﴾ ۳ اَرٰنِیَ اَعْصِرُ ﴿۳۶﴾ ۴ اَرٰنِیَ اَحْمِلُ ﴿۳۶﴾ ۵ اِنِّیَ اَرٰی سَبْعَ ﴿۴۳﴾ ۶ اِنِّیَ اَنَا اَخُوْكَ ﴿۶۹﴾ ۷ اَبِیَ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ ﴿۸۰﴾ ۸ اِنِّیَ اَعْلَمُ ﴿۹۶﴾ ۹ ۱۰ اِنِّیَ اَرٰنِیَ ﴿۳۶﴾ میں دوجگہ۔اس میں اِنِّیَ کی یاء مراد ہے دوسری نہیں ۱۱ رَبِّیَ اِنِّیَ ﴿۳۷﴾ ۱۲ نَفْسِیَ اِنَّ ﴿۵۳﴾ ۱۳ رَبِّیَ اِنَّ ﴿۵۳﴾ ۱۴ يَاْذَنَ لِیَ ﴿۸۰﴾ ۱۵ رَبِّیَ اِنَّهٗ ﴿۹۸﴾ ۱۶ بِیَ اِذْ اَخْرَجَنِیْ ﴿۱۰۰﴾ ۱۷ اٰبَآءِیَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿۳۸﴾ ۱۸ لَعَلِّیَ اَرْجِعُ ﴿۴۶﴾ ۱۹ اَنِّیَ اُوْفِی الْكَيْلَ ﴿۵۹﴾ ۲۰ سَبِيْلِیَ اَدْعُوْا ﴿۱۰۸﴾ ۲۱ وَحُزْنِیَ اِلَی اللّٰهِ ﴿۸۶﴾ ۲۲ اِخْوَتِیَ اِنَّ ﴿۱۰۰﴾۔ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

الرعد: میں یاء اضافت کوئی نہیں۔

یاءات الزوائد: یوسف: ۱ حَتّٰی تُؤْتُوْنِ ﴿۶۶﴾ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔ ۲ يَرْتَعْ ﴿۱۲﴾ اور ۳ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ ﴿۹۰﴾ دونوں میں تینوں کیلئے حذف۔ ۴ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ ۵ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ ۶ لَوْلَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾۔ان تینوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

الرعد: ۱ اَلْمُتَعَالِ ﴿۹﴾ ۲ مَتَابِ ﴿۳۰﴾ ۳ عِقَابِ ﴿۳۲﴾ ۴ مَاٰبِ ﴿۳۶﴾ ان سب میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔

وَمِنْ سُوْرَةِ اِبْرٰهِيْمَ علیہ السلام اِلٰی سُوْرَةِ الْكَهْفِ

وَ(طِبْ رَفْعُ اَللّٰهِ ابْتِدَاءً كَذَا اكْسِرَنْ ۱۳۸ نَ اَنَّا صَبَبْنَا وَاخْفِضِ افْتَحْهُ مُوْصِلَا

اَللّٰهُ (اَلَّذِیْ ابراہیم:۲ میں اسم جلالہ) کو رفع دینا ثابت ہے ابتدا کی حالت میں طِبْ (رویس) کیلئے۔خوش رہ اسی طرح۔ (طِبْ: رویس) کیلئے ضرور کسرہ دے اِنَّا صَبَبْنَا (اَلْمَآءَ عبس:۲۵ کے ہمزہ) کو (ابتدا کی حالت میں) اور وصلاً جر دے (اَللّٰهِ الَّذِیْ کی ھاء) کو (اور) فتحہ دے وصلاً اس (اَنَّا صَبَبْنَا کے ہمزہ) کو۔

عجیب بات: قرآنی کلمات جتنے بھی ہیں ان کی حرکات جو ہیں وہی رہتی ہیں خواہ ابتداء اور اعادہ کی صورت ہو یا وصل کی، لیکن رویس کی روایت میں یہ نرالی بات ہے کہ ① اَللّٰهِ الَّذِیْ ابراہیم:۲ میں جب اسم جلالہ سے ابتداء یا اعادہ کریں تو ھاء کا رفع ہوگا اَللّٰهُ الَّذِیْ اور جب ماقبل سے وصل کریں تو اَلْحَمِیْدِ ○ اللّٰهِ الَّذِیْ پڑھیں گے ھاء کے جر سے۔ ② طَعَامِهٖٓ اَنَّا صَبَبْنَا میں رویس کیلئے اَنَّا سے ابتداء یا اعادہ کریں تو ہمزہ کے کسرہ سے اِنَّا پڑھیں گے اور جب ماقبل سے وصل کریں تو اَنَّا کے ہمزہ کو فتحہ دیں گے۔ یہ سب کچھ نقل و روایت کی بنیاد پر ہے۔علم قراءات میں عقل و اجتہاد کو کوئی دخل نہیں۔ ربّ کریم ہمیں حق پر قائم رکھے۔

یَضِلَّ اضْمُمَا لُّقْمٰنَ (حُـ)ـزْ غَیْرُهَا (یَـ)ـدٌ ۱۳۹ وَ(فُـ)ـزْ مُصْرِخِیَّ افْتَحْ عَلِیُّ كَذَا (حَـ)ـلَا

لِیُضِلَّ (کی یاء) کو ضرور ضمہ دے لقمان:۶ میں حُزْ (یعقوب) کیلئے۔تو (اس کو) محفوظ کر لے۔ (باقی دو کیلئے بھی انہیں ضمہ ہے)۔ غَیْرُهَا یَدٌ: اس (لقمان والے) کے سوا (یعنی لِیُضِلُّوْا ابراہیم:۳۰، لِیُضِلَّ حج:۹، اور زمر:۸۔ ان تین کی یاء کا ضمہ) یَدٌ (روح) کیلئے نعمت (والا) ہے۔ (ان تینوں میں رویس کیلئے یاء کا فتحہ اور ابوجعفر امام خلف کیلئے یاء کا ضمہ)۔ وَفُزْ مُصْرِخِیَّ افْتَحْ: اور مُصْرِخِیَّ ابراہیم:۲۲ (کی یاء) کو فتحہ دے فُزْ (امام خلف) کیلئے۔تو کامیاب رہ۔ (باقی دو کیلئے بھی فتحہ ہی ہے)۔ عَلِیُّ حجر:۴۱ اسی طرح (یعنی لام کے کسرہ،

یاء کے رفع اور تنوین سے) حَالًا (یعقوب) کیلئے شیریں ہوگیا۔ (باقی دو کیلئے عَلَیَّ لام اور یاء کے فتحہ سے)۔

وَيَقْنَطُ كَسْرُ النُّوْنِ (فُـ)زْ وَتُبَشِّرُوْ ۱۴۰ نَ فَافْتَحْ (ا)بًا يُنْزِلُ وَمَا بَعْدُ (يُـ)جْتَلَا

اور يَقْنِطُ حجر:۵۶ (يَقْنِطُوْنَ روم:۳۶، لَا تَقْنِطُوْا زمر:۵۳ تینوں میں) نون کا کسرہ ہے فُزْ (امام خلف) کیلئے (اللہ کرے) تو کامیاب ہو۔ (باقی تینوں میں یعقوب کیلئے بھی کسرہ ہے اور ابوجعفر کے لیے فتحہ)۔ (فَبِمَ) تُبَشِّرُوْنَ حجر:۵۴ (کے نون) کو فتحہ دے اَبًا (ابوجعفر) کے لیے۔ اس حال میں کہ تو (طلباء پر) باپ (کی طرح شفیق) ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی فتحہ ہے)۔ يُنْزِلُ وَمَا بَعْدُ يُجْتَلَا: يُنْزِلُ (تخفیف سے) اور (اسکے) بعد والا (اَلْمَلٰٓئِكَةَ نحل:۲ نصب سے) جو ہے یہ (مجموع سُوْرَةُ) الْقَدْرِ والے (تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ) کی طرح (تشدید ورفع سے) يُجْتَلَا (روح) کیلئے دیکھا جاتا ہے۔ (پس ۱ روح کیلئے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ سورة القدر کی طرح۔ ۲ رویس کیلئے يُنْزِلُ الْمَلٰٓئِكَةَ۔ ۳ باقی دو کیلئے يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ)۔

كَمَا الْقَدْرِ شِقِّ افْتَحْ تُشَاقُّوْنَ نُوْنَهُ (ا)تْـ ۱۴۱ ـلُ يَدْعُوْنَ (حِـ)فْظٌ مُّفْرَطُوْنَ اشْدُدِ (ا)لْعُلَا

كَمَا الْقَدْرِ ماقبل کیساتھ ہے۔ شِقِّ افْتَحْ: بِشَقِّ (الْاَنْفُسِ نحل:۷ کے شین) کو فتحہ دے (نیز) تُشَآقُّوْنَ نحل:۲۷ کے نون کو (بھی فتحہ دے)۔ یہ (دونوں اختلاف) اُتْلُ (ابوجعفر) کیلئے پڑھ۔ (پس ۱ بِشِقِّ میں باقی دو کیلئے کسرہ۔ ۲ تُشَآقُّوْنَ میں باقی دو کیلئے بھی فتحہ۔ ۳ ابوجعفر کیلئے تُشَآقُّوْنَ کا فتحہ اِفْتَحْ پر عطف سے نکلا)۔ يَدْعُوْنَ حِفْظٌ: (وَالَّذِيْنَ) يَدْعُوْنَ نحل:۲۰ (اطلاق یاء غیب سے) حِفْظٌ (یعقوب) کیلئے حفاظت والا ہے۔ (باقی دو کے لیے تاء خطاب)۔ مُفْرِطُوْنَ نحل:۶۲ (کی راء) کو تشدید (اور کسرہ) دے اَلْعُلَا (ابوجعفر) کیلئے یہ بلندی والے ہیں۔ (باقی دو کیلئے مُفْرَطُوْنَ تخفیف اور فتحہ سے)۔

وَنُسْقِيْكُمْ افْتَحْ (حُـ)مْ وَاَنِّثْ (اِ)ذًا وَّيَجْـ ۱۴۲ ـحَدُوْنَ فَخَاطِبْ (طِـ)بْ كَذَاكَ يَرَوْا (حُـ)لَا

اور نَسْقِيْكُمْ (نحل:۶۶ ومؤمنون:۲۱ کے نون) کو (دونوں جگہ) فتحہ دے حُمْ (یعقوب) کیلئے۔ تو (اس کا) طلبگار رہ۔ وَاَنِّثْ اِذًا: اور (تَسْقِيْكُمْ کو دونوں جگہ) تاء خطاب (اور اسکے فتحہ) سے پڑھ اِذًا (ابوجعفر) کے لیے (تاء کا فتحہ اصل سے نکلا اور امام خلف کے لیے نُسْقِيْكُمْ نون اور ضمہ سے)۔ وَيَجْحَدُوْنَ: اور

تَجۡحَدُوۡنَ نحل :۷۱ کو تاء خطاب سے پڑھ طِبۡ (رویس) کیلئے۔ تو خوش رہ۔ (باقی ڈھائی کیلئے یَجۡحَدُوۡنَ یاء غیب سے)۔ کَذَاكَ یَرَوۡا حُلَا: اسی طرح (اَلَمۡ) تَرَوۡا (اِلَی الطَّیۡرِ نحل :۷۹) کو (تاء خطاب سے پڑھ) حُلَا (یعقوب) کیلئے۔ یہ (لفظ) زینتوں والا ہے (یا یہ خطاب شیریں ہو گیا۔ امام خلف کیلئے بھی خطاب سے ہے۔ اور ابوجعفر کیلئے اَلَمۡ یَرَوۡا یاء غیب سے)۔

توضیح: [۱] اَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ نحل :۷۹ کا مراد ہونا اور اَوَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰهُ نحل :۴۸ کا مراد نہ ہونا اس سے متعین ہوا کہ اس کو یَجۡحَدُوۡنَ کے بعد لائے ہیں۔ [۲] کَذَاكَ سے فَخَاطِبۡ یعنی تاء خطاب کی طرف اشارہ ہے۔

وَيُنۡزِلُ عَنۡهُ اشۡدُدۡ لَيَجۡزِيَ نُوۡنُ (اِ)ذۡ ۱۴۳ وَيَتَّخِذُوۡا خَاطِبۡ (حُـ)لًا يُّخۡرَجُ (ا)نۡجَلَا

اور (بِمَا) يُنَزِّلُ (قَالُوۡا نحل :۱۰۱) کو تشدید سے پڑھ، عَنۡهُ: ان (یعنی حُلَا: یعقوب) کیلئے۔ باقی دو کیلئے بھی تشدید سے)۔ لَيَجۡزِيَ نُوۡنُ اِذۡ: وَلَنَجۡزِيَنَّ (الَّذِيۡنَ نحل :۹۶ یاء کے بجائے) نون (والا) ہے اِذۡ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (اس کی اشاعت) کیلئے قوی رہ۔ (باقی دو کیلئے یاء غیب سے وَلَيَجۡزِيَنَّ)۔ اور (اَلَّا) تَتَّخِذُوۡا اسراء :۲ کو تاء خطاب سے پڑھ حُلًا (یعقوب) کیلئے تو زینتوں والا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی تاء خطاب سے)۔ يُخۡرَجُ انۡجَلَا: يُخۡرَجُ (لَهٗ اسراء :۱۳ میں) اِنۡجَلَا حَوَى الۡيَا: (ابوجعفر یعقوب) کیلئے (نون کے بجائے یاء) ظاہر ہو گئی۔ اس نے یاء کو محفوظ کر لیا۔

(حَـ)وَى الۡيَا وَضُمَّ افۡتَحۡ (ا)لَا افۡتَحۡ وَضُمَّ (حُـ)ـطۡ ۱۴۴ وَ(حُـ)ـزۡ مَدَّ اٰمَرۡنَا يُلَقّٰهُ (ا)وۡصِلَا

حَوَى الۡيَا کا ترجمہ ہو چکا۔ وَضُمَّ افۡتَحۡ اَلَا: اور تو (یاء کو) ضمہ دے (اور راء کو) فتحہ دے اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ (يُخۡرَجُ یاء کے ضمہ اور راء کے فتحہ سے) آگاہ رہ۔ اِفۡتَحۡ وَضُمَّ حُطۡ: (اس کی یاء کو) فتحہ دے اور (راء کو) ضمہ دے حُطۡ (یعقوب) کیلئے۔ (اور اس يَخۡرُجُ کی یاء کو فتحہ اور راء کو ضمہ سے) محفوظ کر لے۔ (امام خلف کیلئے نُخۡرِجُ نون کے ضمہ، راء کسرہ سے)۔ وَحُزۡ مَدَّ اٰمَرۡنَا: اور (قَرۡيَةً اَمَرۡنَا اسراء :۱۶ میں) اَمَرۡنَا کو (الف) مدہ سے (اٰمَرۡنَا) پڑھ حُطۡ (یعقوب) کیلئے۔ تو (اس کو) محفوظ کر لے۔ (باقی دو کے لیے بلا الف اَمَرۡنَا)۔ يُلَقّٰهُ اسراء :۱۳ (اسی طرح یاء کے ضمہ، لام کے فتحہ، قاف کی تشدید سے)، اُوۡصِلَا:

(ابوجعفر سے ہم تک) پہنچایا گیا ہے۔(اس کی قیود تلفظ سے نکلی ہیں۔ باقی دو کیلئے یَلْقَهُ)۔

وَأُفِّ افْتَحَنْ (حَـ)قًّا وَّقُلْ خَطَاً (ا)تى ١٤٥ وَنَخْسِفْ نُعِيدُ الْيَا وَنُرْسِلَ (حُـ)مِّلَا

اور أُفِّ (اسراء:٢٣ انبیاء:٦٧، احقاف:١٧کی فاء) کو (تینوں جگہ بلا تنوین) ضرور فتحہ دے حَقًّا (یعقوب کیلئے۔ جو حق ہے۔(پس [١] یعقوب کیلئے أُفَّ بلا تنوین فتحہ سے۔ [٢] ابوجعفر کیلئے أُفٍّ کسرہ اور تنوین سے۔ [٣] امام خلف کے لیے أُفِّ بلا تنوین کسرہ سے)۔ وَقُلْ خَطَاً اَتٰی: اور خَطَاً (كَبِيْرًا اسراء:٣١ خاء وطاء کے فتحہ سے) پڑھ اَتٰی (ابوجعفر) کیلئے (اسی طرح) آیا ہے۔(باقی دو کیلئے کسرہ وسکون سے خِطْاً)۔ (اَنْ) يَّخْسِفَ، (اَنْ) يُّعِيْدَكُمْ اور (اَوْ) يُرْسِلَ (فَيُرْسِلَ چاروں اسراء:٦٨، ٦٩) یاء (والے) ہیں حُمِّلَا (یعقوب) کیلئے۔ یہ (مجموعہ اسی طرح) روایت کیا گیا ہے۔(باقی دو کیلئے بھی چاروں میں یاء غیب ہے)۔

وَنُغْرِقَ (يَـ)مٌّ اَنِّثِ (ا)تْلُ (طُـ)مًا وَّشَدِّدْ ١٤٦ ـدِ الْخُلْفَ (بِـ)نْ وَّالرِّيْحَ بِالْجَمْعِ (اُ)صِّلَا

وَنُغْرِقَ يَمٌّ: اور فَيُغْرِقَكُمْ اسراء:٦٩ (بھی یاء والا) يَمٌّ (روح) کیلئے دریا (کی طرح) ہے۔(یہ یاء پہلے والے افعال کی یاء پر عطف سے نکلی ہے)۔ اَنِّثِ اتْلُ طُمًا: (اس فَنُغْرِقَكُمْ کو) تاء تانیث (والا) بنا دے اُتْلُ طُمًا (ابوجعفر رویس) کے لیے (فَتُغْرِقَكُمْ) پڑھ۔ اس حال میں کہ تو بلندی والوں کی طرح ہے۔ وَشَدِّدِ الْخُلْفَ بِنْ: اور (فَتُغْرِقَكُمْ کو غین کے فتحہ اور راء کی) تشدید سے (فَتُغَرِّقَكُمْ) پڑھ (اور اس تشدید میں) خُلف کو بِنْ (ابن وردان) کے لیے بیان کر دے۔(پس ان کیلئے ایک وجہ تو تاء تانیث اور تخفیف والی ہے جو اَنِّثِ اتْلُ طُمًا سے نکلی اور یہی قوی ہے۔ دوسری وجہ تشدید والی ہے مگر اس کو نقل کرنے میں شَطَوِی منفرد ہیں۔ ناظم نے اس کو طیبہ میں ذکر نہیں کیا۔

فائده: [١] روح کیلئے یاء تذکیر سے فَيُغْرِقَكُمْ۔ [٢] اُتْلُ طُمًا والوں میں سے ابن جماز رویس کیلئے بلا خلف تاء تانیث اور تخفیف سے فَتُغْرِقَكُمْ۔ [٣] ابن وردان کیلئے اس میں خلف ہے یعنی ایک وجہ تو تاء تانیث تخفیف والی ہے اور دوسری وجہ تاء تانیث اور تشدید والی۔ [٤] امام خلف کیلئے مثل روح کے یاء تذکیر اور تخفیف سے جو اصل سے نکلا۔

باقی ترجمه: وَالرِّيْحَ بِالْجَمْعِ اُصِّلَا: اور (مِنَ) الرِّيْحِ (اسراء:٦٩) جمع کیساتھ اُصِّلَا (ابوجعفر)

کیلئے اصل قرار دیا گیا ہے

كَصَادَ سَبَا وَالْاَنْبِيَا نَاءَ (اُ)دْ مَعًا ۱۴۷ خِلٰفَكَ مَعْ تَفْجُرْ لَنَا الْخِفُّ (حُـمِّلَا

جیسے صٓ:۳۶ (میں لَهُ الرِّيْحَ)، سبا:۱۲، اورانبیاء:۸۱ (میں وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ جمع کیساتھ) ہے۔ (پس ان چاروں جگہ ابوجعفر کیلئے جمع سے اَلرِّيٰحَ۔ باقی دو کیلئے سب جگہ واحد سے اَلرِّيْحَ۔ نَاءَ اُدْ مَعًا: (وَنَا اسراء:۸۳ وفصلت:۵۱ کے بجائے) وَنَآءَ کو دونوں جگہ اُدْ (ابوجعفر) کیلئے تابع کرلے۔ یعنی ہمزہ الف کے بعد ہے۔ باقی دو کیلئے وَنَاٰ میں ہمزہ الف سے پہلے ہے)۔ (خَلْفَكَ اِلَّا اسراء:۷۶ کے بجائے) خِلٰفَكَ ہے۔ (نیز) ساتھ ہی (حَتّٰى) تَفْجُرَ لَنَا اسراء:۹۰ تخفیف (والا) ہے حُمِّلَا (یعقوب) کیلئے۔ یہ دونوں (لفظ اسی طرح) روایت کیے گئے ہیں۔ (باقی ۱ امام خلف کیلئے بھی خِلٰفَكَ ہے اور ابوجعفر کیلئے خَلْفَكَ۔ ۲ امام خلف کیلئے بھی تَفْجُرَ لَنَا ہے تخفیف سے۔ اور ابوجعفر کیلئے تشدید سے تُفَجِّرَ لَنَا۔ یاد رہے کہ لَنَا کی قید سے فَتُفَجِّرَ الْاَنْهَارَ اسراء:۹۱ نکل گیا جو اسکے بعد آرہا ہے۔ اس میں سب کیلئے تشدید ہے)۔

یاءات الاضافة: ابراهيم: ۱ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ ﴿۲۲﴾ میں تینوں کے لیے سکون۔ ۲ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ ﴿۳۱﴾ میں روح کے لیے سکون اور باقی ڈھائی کیلئے فتحہ۔ ۳ اِنِّيَ اَسْكَنْتُ ﴿۳۷﴾ میں ابوجعفر کے لیے فتحہ۔ **حجر:** ۱ ۲ نَبِّئْ عِبَادِيَ اَنِّيَ اَنَا الْغَفُوْرُ ﴿۴۹﴾ میں دونوں یاءات ۳ اِنِّيَ اَنَا النَّذِيْرُ ﴿۸۹﴾ ۴ بَنَاتِيَ اِنْ كُنْتُمْ ﴿۷۱﴾ چاروں میں ابوجعفر کے لیے فتحہ۔ **نحل:** میں یاء اضافت کوئی نہیں۔ **اسرآء:** رَبِّيَ اِذًا ﴿۱۰۰﴾ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

یاءات الزوائد: ابراهيم: ۱ وَخَافَ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ ۲ بِمَا اَشْرَكْتُمُوْنِ ﴿۲۲﴾ ۳ وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾ دونوں میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔ **حجر:** ۱ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ ۲ وَلَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔ **نحل:** ۱ فَاتَّقُوْنِ ﴿۲﴾ ۲ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ دونوں میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات **اسرآء:** ۱ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ ﴿۶۲﴾ ۲ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ ﴿۹۷﴾ دونوں میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

وَتَزْوَرُّ (حُزْ وَاكْسِرْ بِوَرْقِ كَثُمْرِهِ ۱۴۸ بِضَمَّيْ (طُوًى فَتْحَا (ا) تَلْ (يَا ثُمُرِ (ا) ذْ (حَلَا

تَزْوَرُّ ⑰ کو (اسی تلفظ کیساتھ) حُزْ (یعقوب) کیلئے محفوظ کر لے۔ وَاكْسِرْ: اور کسرہ دے بِوَرِقِكُمْ ⑲ (کی راء) کو۔ جیسا کہ بِثُمُرِهِ ㊷ دوضموں کے ساتھ طُوًى (رویس) کیلئے (وادی) طُوًى (کی طرح) ہے۔ فَتْحَا اتْلُ يَا: (اسی بِثُمُرِهِ میں دوضموں میں سے ہرایک کی جگہ) اُتْلُ يَا (ابوجعفر روح) کیلئے فتحہ پڑھ اے (بھائی)۔ (اوراس سے پہلے لَهُ) ثَمَرٌ ㊴ (کے دونوں حرفوں) کا فتحہ ہے اِذْ حَلَا (ابوجعفر یعقوب) کیلئے۔اس لیے کہ یہ (فتحہ بھی) شیریں ہوگیا ہے۔

تفریع: [۱] یعقوب کیلئے تَزْوَرُّ اسکی قیود تلفظ سے نکلی ہیں۔ [۲] ابوجعفر کیلئے تَزْوَرُّ زاء کی تشدید اور الف سے اصل کے موافق۔ [۳] امام خلف کیلئے تَزْوَرُ تخفیف اور الف سے۔ یہ بھی اصل سے نکلا۔ بِوَرِقِكُمْ: [۱] رویس کیلئے راء کے کسرہ سے۔ [۲] ابوجعفر کیلئے بھی بِوَرِقِكُمْ ہے جو اصل سے نکلا۔ [۳] روح امام خلف کیلئے بِوَرْقِكُمْ راء کے سکون سے۔ رویس کیلئے وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ، وَاُحِيطَ بِثُمُرِهِ اول دوفتحوں سے، ثانی دو ضموں سے۔ان کی قراءۃ بیان سے نکلی۔ [۲] ابوجعفر روح کے لیے دونوں لفظ دوفتحوں سے وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ، وَاُحِيطَ بِثَمَرِهِ۔ ان کی قراءۃ بیان سے یوں نکلی کہ اول تصریح سے اور ثانی بِضَمَّيْ کی ضد سے۔ [۳] امام خلف کیلئے وَكَانَ لَهُ ثُمُرٌ، وَاُحِيطَ بِثُمُرِهِ۔ دونوں لفظ دوضموں سے اصل کے موافق۔

فائدہ: ثُمُرِ اِذْ حَلَا: یعنی وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ میں ابوجعفر یعقوب کیلئے ثاء اور میم کا فتحہ فَتْحَا پر عطف سے نکلا۔

وَمُدَّكَ لٰكِنَّا (ا) لَا (طِبْ نُسَيِّرُ الْـ ۱۴۹ جِبَالَ كَحَفْصِ الْحَقِّ بِالْخَفْضِ (حُـلِّلَا

اور تیرا (وصلاً بھی) اثبات الف سے پڑھنا لٰكِنَّا (هُوَ اللّٰهُ ۳۸ کے نون) کو اَلَا طِبْ (ابوجعفر رویس) کیلئے (ثابت ہے)۔ تو واقف ہو جا (اور اس پر) خوش (بھی) رہ۔ (پس اس میں وقفاً تو سب کیلئے اثبات الف ہے اور وصلاً:۔ [۱] ابوجعفر رویس کے لیے اثباتِ الف [۲] روح امام خلف کیلئے الف کا حذف۔ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ كَحَفْصِ: (وَيَوْمَ) نُسَيِّرُ الْجِبَالَ ۴۷ (اسی تلفظ کیساتھ) حفص کی طرح ہے۔ (نیز لِلّٰهِ) الْحَقِّ ۴۴ (قاف کے) جر کے ساتھ ہے۔ (دونوں اختلاف کا بیان) حُلِّلَا (یعقوب) کیلئے حلال (اور صحیح) کر دیا گیا ہے۔ ([۱] نُسَيِّرُ الْجِبَالَ میں باقی دو بھی یعقوب کی طرح ہیں۔ [۲] لِلّٰهِ الْحَقِّ میں باقی دو بھی یعقوب کی طرح ہیں)۔

وَكُنْتُ افْتَحَ اشْهَدْنَا وَحِمِيَةٍ وَّضَمَّ ۱۵۰ مَتَىٰ قُبُلًا (اُ)ذْ يَا يَقُوْلُ (فَـ)كَمَّلَا

(وَمَا كُنْتَ (مُتَّخِذَ ۵۱ کی تاء) کو فتحہ دے (نیز اسی آیت میں مَا) اَشْهَدْنٰهُمْ (پڑھ)۔ (نیز عَيْنٍ حَمِئَةٍ ۸۶ میں) حٰمِيَةٍ ہے۔ (نیز اَلْعَذَابُ) قُبُلًا ۵۵ (میں قاف اور باء) کے دو ضمہ ہیں۔ (وَمَا كُنْتَ سے یہ سارا بیان) اُذْ (ابوجعفر) کے لیے تابع کر لے۔ (وَيَوْمَ) يَقُوْلُ ۵۲ یاء (والا) ہے فَكَمَّلَا (امام خلف) کیلئے۔ پس اس (لفظ) نے (یاء کے ساتھ بھی معنیٰ کو) کامل کر دیا ہے۔

تفریم: [۱] وَمَا كُنْتُ میں ابوجعفر کیلئے تاء کے فتحہ سے وَمَا كُنْتَ۔ اور اس میں یہ منفرد ہیں۔ باقی دو کے لیے ضمہ سے وَمَا كُنْتُ۔ [۲] مَا اَشْهَدْتُّهُمْ میں ابوجعفر کیلئے مَا اَشْهَدْنٰهُمْ جمع متکلم کی ضمیر سے۔ اس میں بھی یہ منفرد ہیں۔ باقی دو کیلئے واحد متکلم کی ضمیر سے مَا اَشْهَدْتُّهُمْ۔ [۳] عَيْنٍ حَمِئَةٍ میں ابوجعفر کیلئے حٰمِيَةٍ۔ امام خلف کیلئے بھی اصل سے یہی ہے۔ اور یعقوب کیلئے اصل کے موافق حَمِئَةٍ۔ [۴] اَلْعَذَابُ قُبُلًا ابوجعفر کیلئے دو ضموں سے۔ امام خلف کیلئے بھی یہی ہے۔ اور یعقوب کیلئے اصل کے موافق قِبَلًا قاف کے کسرہ، باء کے فتحہ سے۔ [۵] وَيَوْمَ يَقُوْلُ میں امام خلف کیلئے خلاف اصل یاء سے يَقُوْلُ اور باقی دو کیلئے بھی اصل کے موافق یاء سے يَقُوْلُ۔

زَكِيَّةً (يَـ)سْمُوْا كُلَّ يُبْدِلَ خَفَّ (حُـ)ـطْ ۱۵۱ جَزَاءُ كَحَفْصٍ ضُمَّ سَدَّيْنِ (حُـ)ـوِّلَا

زَكِيَّةً (بِغَيْرِ ۷۴ (اسی تلفظ میں) يَسْمُوْا (روح) کے لیے بلند ہوتا ہے۔ (امام خلف کیلئے بھی یہی ہے۔

ابوجعفر رویس کے لیے زَكِيَّةً تخفیف سے)۔ كُلَّ يُبْدِلَ خَفَّ حُطْ: يُبْدِلَ کے سب (یعنی تینوں کلمات يُبْدِلَهُمَا کہف ۸۱، يُبْدِلَهُ تحریم:۵، يُبْدِلَنَا قلم:۳۲) کو تخفیف سے پڑھا ہے حُطْ (یعقوب) کے لیے۔ تو محفوظ کر لے۔ جَزَآءُ كَحَفْصٍ: جَزَآءً (اِلْحُسْنٰى ۸۸) حفص کی طرح ہے۔ (نیز بَيْنَ) السُّدَّيْنِ ۹۳ (کے سین) کو ضمہ دے (وَبَيْنَهُمْ) سُدًّا کی طرح جو یہاں (۹۴ میں) ہے۔ جَزَآءُ كَحَفْصٍ سے یہاں تک کا بیان) حُوِّلَا (یعقوب) کیلئے ہے۔ جو منتقل کر دیا گیا ہے۔

تفریع: ۱ يُبْدِلَ کے تینوں کلمات میں یعقوب امام خلف کیلئے تخفیف اور ابوجعفر کیلئے تینوں جگہ يُبَدِّلَ تشدید سے۔ ۲ جَزَآءً اِلْحُسْنٰى یعقوب امام خلف کیلئے نصب اور تنوین سے۔ ابوجعفر کیلئے جَزَآءُ الْحُسْنٰى ترکِ تنوین اور رفع سے۔ ۳ باب سَدًّا کے چار ہی کلمات آئے ہیں:۔ ۱ بَيْنَ السُّدَّيْنِ ۹۳ ۲ وَبَيْنَهُمْ سُدًّا ۹۴ ۳ ۴ سُدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سُدًّا یٰسین:۹۔ پس ۱ ابوجعفر کیلئے چاروں میں ضمہ موافق اصل کے۔ ۲ یعقوب کیلئے بھی چاروں میں ضمہ۔ پہلے دو میں خلاف اصل اور دوسرے دو میں موافق اصل کے۔ ۳ امام خلف کیلئے اصل کے موافق پہلے میں ضمہ اور باقی تین میں فتحہ۔

كَسَدًّا هُنَا اٰتُوْنِ بِالْمَدِّ (فَـ)ـاخِـرٌ ۱۵۲ وَعَنْهُ فَمَا اسْطَاعُوْا يُخَفَّفُ (فَـ)ـاقْبَلَا

كَسَدًّا هُنَا کا ترجمہ ہو چکا۔ اٰتُوْنِ بِالْمَدِّ فَاخِرٌ: (قَالَ) اٰتُوْنِيْ ۹۶ (ہمزہ قطعی اور) الف کے ساتھ فَاخِرٌ (امام خلف) کیلئے عمدہ ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ وَعَنْهُ: اور ان (فَاخِرٌ: امام خلف) سے فَمَا اسْطَاعُوْا ۹۷ (اسی طرح طاری کی) تخفیف سے پڑھا جاتا ہے فَاقْبَلَا (امام خلف) کیلئے ضرور قبول کر۔ (باقی دو کیلئے بھی تخفیف سے)۔

یاءات الاضافة: ۱ رَبِّيْ اَعْلَمُ ۲۲ ۲ رَبِّيْ اَنْ يُّؤْتِيَنِ ۴۰ ۳ ۴ بِرَبِّيْ اَحَدًا ۳۸ ۴۲ ۵ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ۶۹ ۶ مِنْ دُوْنِيْ اَوْلِيَآءَ ۱۰۲ چھیوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ ۷ ۸ ۹ مَعِيَ صَبْرًا ۶۷ ۷۲ ۷۵ تینوں میں تینوں کیلئے سکون۔

یاءات الزوائد: ۱ اَلْمُهْتَدِ ۱۷ ۲ اَنْ يَّهْدِيَنِ ۲۴ ۳ اَنْ يُّؤْتِيَنِ ۴۰ ۴ اَنْ تُعَلِّمَنِ ۶۶ ۵ اِنْ تَرَنِ ۳۹ ۶ مَا كُنَّا نَبْغِ ۶۴ چھیوں میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔ ۷ فَلَا تَسْئَلْنِيْ ۷۰ میں یاء مرسوم ہے۔ تینوں کیلئے حالین میں اثبات۔

وَمِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ علیہا السلام اِلٰى سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ

يَرِثْ رَفْعُ (حُـ)زْ وَاضْمُمْ عُتِيًّا وَّبَابَـهُ ١٥٣ خَلَقْتُكَ (فِـ)دْ وَالْهَمْزُ فِي لِأَهَبَ (ا)لَا

(يَرِثُنِيْ وَ) يَـرِثُ مریم:٦ (دونوں جگہ) رفع (والا) ہے حُزْ یعقوب) کیلئے تو (اس رفع کو) محفوظ کر لے۔ (باقی دو کیلئے بھی دونوں میں رفع)۔ وَاضْمُمْ: اور ضمہ دے عُتِيًّا مریم:٨و٦٩ (دو جگہ) اور اسکے باب (کے باقی تین کلمات وَبُكِيًّا مریم:٥٨، جُثِيًّا مریم:٦٨و٧٢ (دو جگہ)، صُلِيًّا مریم:٧٠ کے پہلے پہلے حرف) کو (نیز وَقَدْ خَلَقْنٰكَ مریم:٩ کے بجائے) خَلَقْتُكَ ہے۔ (وَاضْمُمْ سے سارا بیان) فِدْ (امام خلف) کے لیے (بیان کر کے ثواب کا) فائدہ حاصل کر۔ (باقی دو کے لیے بھی یہی ہے)۔ وَالْهَمْزُ: اور ہمزہ ہے لِأَهَبَ (لَكِ غُلٰمًا مریم:١٩) میں اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ تو آگاہ رہ۔ (امام خلف کے لیے بھی ہمزہ ہے اور یعقوب کیلئے لِيَهَبَ یاء سے)۔

وَنَسْيًا بِكَسْرٍ (فُـ)زْ وَمَنْ تَحْتَهَا اكْسِرِ اخْـ ١٥٤ ـفِضَنْ (يَـ)ـعْلُ تَسَّقَطْ فَذَكِّرْ (حُـ)لًا حَلَا

(وَكُنْتُ) نِسْيًا مریم:٢٣ (نون کے) کسرہ سے ہے فُزْ (امام خلف) کیلئے تو کامیاب رہ۔ (باقی دو کے لیے بھی کسرہ)۔ وَمَنْ تَحْتَهَا: اور مِنْ تَحْتِهَا مریم:٢٤ (میں میم) کو کسرہ دے (اور تاء کو) ضرور جر دے يَعْلُ (روح) کیلئے یہ بلند ہو جائیگا۔ (باقی ابوجعفر امام خلف کیلئے بھی یہی ہے۔ اور رویس کیلئے مَنْ تَحْتَهَا فتحہ اور نصب سے)۔ تَسَّقَطْ: يَسَّقَطْ مریم:٢٥ کو یاء تذکیر سے پڑھ حُلًا حَلَا (یعقوب) کیلئے۔ اس حال میں کہ تو زینتوں والا ہے (نیز) یہ (لفظ) شیریں ہو گیا ہے ﴿بابه﴾

وَشَدِّدْ (فَـ)تًى قَوْلُ انْصِبَنْ (حُـ)زْ وَاَنَّ فَاكْـ ١٥٥ ـسِرَنْ (يَـ)حُلْ نُوْرِثُ شُدَّ (طِـ)بْ يَذْكُرُ (ا)عْتَلَا

(تَسّٰقَطْ کی سین کو) تشدید سے پڑھ فَتَی (امام خلف) کیلئے (اے) جوان۔ قَوْلَ (اَلْحَقِّ الَّذِیْ مریم:۳۴ کے لام) کو ضرور نصب دے حُزْ (یعقوب) کیلئے تو (اس کو) جمع کر لے۔ وَاَنَّ فَاکْسِرَنْ یَّحُلُ: اور وَاِنَّ (اللّٰهَ مریم:۳٦ کے ہمزہ) کو ضرور کسرہ دے یَحُلُ (روح) کیلئے۔ یہ (کسرہ بھی) شیریں ہو جائیگا۔ نُوْرِثُ شُدَّ طِبْ: نُوْرِثُ مریم:٦۳ کو تشدید سے (نُوَرِّثُ) پڑھ طِبْ (رویس) کیلئے تو خوش رہ۔ یَذْکُرُ اِعْتَلَا: (اَوَلَا) یَذْکُرُ مریم:٦۷ (ذال اور کاف کی تشدید سے یَذَّکَّرُ) اِعْتَلَا (ابوجعفر) کیلئے بلند ہو گیا ہے۔

شرح: [۱] پچھلے شعر میں یعقوب کے لیے یَسّٰقَطْ کی یاء تذکیر بیان ہوئی۔ یاء کا فتحہ اور تشدید اصل سے نکلے۔ [۲] امام خلف کیلئے تَسّٰقَطْ تاء کی تشدید، قاف کے فتحہ سے۔ تشدید بیان سے اور باقی قیود اصل سے نکلیں۔ [۳] ابوجعفر کیلئے بھی تَسّٰقَطْ ہے۔ یہ اصل کے موافق ہے۔ قَوْلَ الْحَقِّ میں یعقوب کیلئے نصب اور باقی دو کیلئے لام کا رفع۔ وَاِنَّ اللّٰهَ میں روح کیلئے کسرہ۔ نیز امام خلف کیلئے بھی کسرہ ہے۔ اور ابوجعفر رویس کیلئے ہمزہ کا فتحہ۔ نُوَرِّثُ رویس کیلئے تشدید سے اور باقی ڈھائی کیلئے نُوْرِثُ تخفیف سے۔ اَوَلَا یَذَّکَّرُ ابوجعفر کیلئے تشدید سے اور باقی دو کیلئے یَذْکُرُ تخفیف سے۔ یہ تشدید شُدَّ پر عطف سے نکلی ہے۔

وَ(فُہْ) زْ وَلَدًا لَّا نُوْحَ فَافْتَحْ یَکَادُ اَنْـ ۱۵٦ ـثْ اِنِّیَ اَنَا افْتَحْ (اُ) ذْ وَ بِالْکَسْرِ (حُـ) طْ وِلَا

وَلَدًا (مریم:۷۷، ۸۸، ۹۱، ۹۲، اور وَلَدٌ زخرف:۸۱) کو (لام کے) فتحہ سے پڑھ فُزْ (امام خلف) کیلئے۔ تو (ہر جگہ) کامیاب ہو۔ لَا نُوْحَ: سوائے نوح:۲۱ (والے وَوَلَدُهٗ) کے۔ (کہ اس میں ان کیلئے اصل کے موافق وُوُلْدُهٗ ہے۔ واؤ کے ضمہ، لام کے سکون سے۔ پس نوح والا کلمہ چھٹا ہے۔ [۱] ابوجعفر کیلئے چھیوں میں وَلَدًا، وَلَدٌ اور وَوَلَدُهٗ۔ [۲] یعقوب امام خلف کیلئے نوح:۲۱ میں وُوُلْدُهٗ۔ باقی پانچ میں وَلَدًا اور وَلَدٌ جو اصل سے نکلا)۔ تَکَادُ (السَّمٰوٰتُ مریم:۹۰، شوریٰ:۵) کو تاء تانیث سے پڑھ (نیز) اِنِّیٓ اَنَا (رَبُّکَ طٰہٰ:۱۲ کے ہمزہ) کو فتحہ دے۔ (ان دونوں اختلاف کے بیان کو) اُذْ (ابوجعفر) کیلئے تابع کر لے۔ (باقی [۱] دو کیلئے بھی تَکَادُ تاء تانیث سے۔ [۲] اَنِّیٓ اَنَا میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ یعقوب کیلئے اِنِّیٓ اَنَا کسرہ سے۔ اور امام خلف کیلئے بھی اصل کے موافق کسرہ ہے۔

اَنَا اخْتَرْتُ (فِـ) ـدْ سَکِّنْ لِّتُصْنَعَ وَاجْزِ مَنْ ۱۵۷ کَنُخْلِفُهٗ (اَ) سَنَی اضْمُمْ سِوًی (حُـ) ـمْ وَ(طَـ) ـوِّلَا

(وَاَنَّا اخْتَرْنٰكَ طٰهٰ:۱۳میں) وَاَنَا اخْتَرْتُكَ ہے فِدْ (امام خلف) کیلئے تو (ہمیشگی والا) فائدہ حاصل کر۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ اَسَكِّنْ لِتُصْنَعَ: ساکن کر تو وَلْتُصْنَعْ (عَلٰى طٰهٰ:۳۹ کے لام) کو اور (اسکے عین کو) ضرور جزم دے۔ لَا نُخْلِفُهٗ طٰهٰ:۵۸ کی فاء کو جزم دینے اور لَا) نُخْلِفْهُ (پڑھنے) کی طرح (ان دونوں میں یہ جزم) اَسْنٰى (ابوجعفر) کیلئے نہایت عمدہ ہے۔ (پس ان کیلئے لام، عین، فاء تینوں ساکن ہیں۔ پھر اوّل میں عین کا ادغام اور ثانی میں عدم صلہ بھی ہوگا۔ باقی دو کیلئے وَلِتُصْنَعَ اور لَا نُخْلِفُهٗ)۔ اُضْمُمْ سِوًى حُمْ: ضمہ دے (مَكَانًا) سُوًى طٰهٰ:۵۸ (کے سین) کو حُمْ (یعقوب) کیلئے تو (اس کا) طالب بن جا۔ (امام خلف کیلئے بھی ضمہ ہے اور ابوجعفر کیلئے سین کا کسرہ۔ اَوَطَوِّلَا: یعقوب

فَيَسْحَتَ ضُمَّ اكْسِرْ وَبِالْقَطْعِ اَجْمِعُوْا ۱۵۸ وَهٰذٰنِ (حُـزْ اَنِّثْ تُخَيَّلُ (يُـجْتَلَا

فَيُسْحِتَكُمْ طٰهٰ:۶۱ (کی یاء) کو ضمہ دے (اور حاء کو) کسرہ دے طَوِّلَا (رویس) کے لیے۔ تو (اپنے شوق کو) ضرور دراز کر۔ (امام خلف کیلئے بھی یہی ہے ابوجعفر روح کیلئے فَيَسْحَتَكُمْ یاء وحاء کے فتحہ سے)۔ فَاَجْمِعُوْا طٰهٰ:۶۴ (ہمزہ) قطعی (اور اسکے فتحہ اور میم کے کسرہ) سے ہے۔ (نیز اسی طرح اِنَّ هٰذَيْنِ طٰهٰ:۶۳ میں اِنَّ) هٰذٰنِ ہے۔ (دونوں اختلاف کا بیان) حُزْ (یعقوب) کیلئے ہے۔ تو (اس کو اپنے ذہن میں) جمع کر لے۔ ([۱] باقی دو کے لیے بھی ہمزہ قطعی سے فَاَجْمِعُوْا۔ [۲] ابوجعفر امام خلف کیلئے بھی الف سے اِنَّ هٰذٰنِ)۔ تُخَيَّلُ طٰهٰ:۶۶ کو تاء تانیث سے پڑھ يُجْتَلَا (روح) کیلئے۔ یہ (تاء تانیث ان کیلئے کتابوں میں) دیکھی جاتی ہے۔ (باقی ڈھائی کیلئے یاء تذکیر سے)۔

وَ(فُـزْ لَا تَخَفْ ارْفَعْ وَاِثْرِى اكْسِرِ اسْكِنَنْ ۱۵۹ كَذَا اضْمُمْ حَمَلْنَا وَاكْسِرِ اشْدُدْ (طُمًا وَّلَا

اور لَا تَخَفْ طٰهٰ:۷۷ (کی فاء) کو رفع دے فُزْ (امام خلف) کیلئے۔ (خدا کرے) تو کامیاب ہو۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ وَاِثْرِى اكْسِرِ اسْكِنَنْ: اور (اُولَآءِ عَلٰى (اِثْرِىْ طٰهٰ:۸۴ (کے ہمزہ) کو کسرہ دے (اور ثاء کو) ضرور ساکن کر دے۔ (نیز) اسی طرح ضمہ دے حَمَلْنَا (اَوْزَارًا طٰهٰ:۸۷ کی حاء) کو اور (میم کو) کسرہ دے (اور) تشدید (بھی) دے (حُمِّلْنَا پڑھ)۔ (وَاِثْرِى سے یہاں تک) طُمًا (رویس) کے لیے ہے۔ اس حال میں کہ تو بلندی والوں کی طرح ہے۔ ([۱] باقی ڈھائی کیلئے عَلٰى اَثَرِىْ [۲] رویس ابوجعفر کیلئے حُمِّلْنَا تشدید سے اور روح امام خلف کیلئے تخفیف سے حَمَلْنَا)۔

لَنُحْرِقَ سَكِّنْ خَفِّفِ (ا)عْلَمْهُ وَافْتَحُوْا ١٦٠ وَضُمَّ (بَـ)دَا نَنْفُخْ بِيَا (حُـ)لْ مُجَهِّلَا

لَنُحْرِقَنَّهٗ طٰہٰ:٩٧ (کی حاء) کو ساکن کر دے، (راء کو) تخفیف سے پڑھ اِعْلَمْهُ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو اس کو (اچھی طرح) معلوم کر لے۔ اور (اس کے نون کو) فتحہ اور (راء کو) ضمہ دے (اور لَنَحْرُقَنَّهٗ پڑھ)۔ یہ (مجموع اسی طرح) بَدَا (ابن وردان) کے لیے ظاہر ہوا ہے۔ نَنْفُخْ بِيَا حُلْ مُجَهِّلَا: (يَوْمَ) يُنْفَخُ طٰہٰ:١٠٢ کو یاء سے (پڑھ) اس حال میں کہ تو (اس کو صیغہ مجہول بنانے والا ہو حُلْ (یعقوب) کیلئے۔ تو (قراءۃ کی حفاظت کیلئے مخالفین کے مقابلہ میں) آڑ بن جا۔

شرح: [١] پہلے ابوجعفر کیلئے لَنُحَرِّقَنَّهٗ میں حاء کا سکون اور راء کی تخفیف بیان کی۔ پھر ابن وردان کیلئے نون کا فتحہ اور راء کا ضمہ بیان کیا۔

تفریع: [١] ابن وردان کیلئے ابوجعفر کے نام سے حاء کا سکون اور راء کی تخفیف نکلی۔ پھر نون کا فتحہ اور راء کا ضمہ بیان سے نکلا۔ دونوں بیان سے ان کے لیے لَنَحْرُقَنَّهٗ بنا۔ اور یہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے ہے۔ [٢] ابن جماز کا ابوجعفر کے ضمن میں ذکر آیا۔ ان کیلئے حاء کا سکون اور راء کی تخفیف بیان سے نکلی اور بس۔ پس ان کیلئے لَنُحْرِقَنَّهٗ ہے باب اِفْعَال سے۔ [٣] باقی دو کیلئے لَنُحَرِّقَنَّهٗ ہے باب تَفْعِيل سے۔

وَيُقْضٰى بِنُوْنٍ سَمِّ وَانْصِبْ كَوَحْيَهٗ ١٦١ لِيَعْقُوْبِهِمْ وَافْتَحْ وَاِنَّكَ لَا (ا)نْجَلَا

اور (اَنْ) يُّقْضٰى طٰہٰ:١١٤ (فعل مجہول یاء کے بجائے) نون سے ہے۔ (نیز اس کو) صیغہ معروف (بھی) بنا دے۔ اور (اس کی یاء کو جو الف کے بجائے ہے) نصب دے وَحْيَهٗ کی (یاء کی) طرح۔ (اور اَنْ نَّقْضِيَ اِلَيْكَ وَحْيَهٗ پڑھ) ان قراء میں کے یعقوب کیلئے۔ (باقی دو کے لئے اَنْ يُّقْضٰى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ)۔ وَافْتَحْ: اور فتحہ دے وَاَنَّكَ لَا (تَظْمَؤُا طٰہٰ:١١٩ کے ہمزہ) کو اِنْجَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ یہ (فتحہ بھی اپنی توجیہ کے اعتبار سے) ظاہر ہو گیا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی فتحہ ہے)۔

وَزَهَرَةَ فَتْحُ الْهَا (حُـ)لًا يَاْتِهِمْ (بَـ)دَا ١٦٢ وَ(طِـ)بْ نُوْنَ يُحْصِنْ اَنِّثَنْ (ا)دُ وَجَهِّلَا

اور زَهَرَةَ (الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا طٰہٰ:١٣١ کی) ھاء کا فتحہ حُلًا (یعقوب) کے لیے زینتوں والا ہے۔ (باقی دو کیلئے زَهْرَةَ ھاء کے سکون سے۔ (اَوَلَمْ) يَاْتِهِمْ طٰہٰ:١٣٣ (اطلاقی یاء تذکیر سے) بَدَا (ابن وردان) کیلئے ظاہر

ہوا ہے۔ (امام خلف کیلئے بھی یہی ہے اور ابن جماز یعقوب کیلئے تاء تانیث سے تَأْتِهِمْ)۔

سُوْرَۃُ الْاَنْبِیَآءِ علیہم السلام: لِنُحْصِنَكُمْ انبیاء:۸۰ کے نون کو (محفوظ کرلے) طِبْ (رویس) کیلئے۔ تو خوش رہ۔ (اور اس کو) ضرور تاء تانیث سے (لِتُحْصِنَكُمْ) پڑھ اُذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (اس کو) تابع کر لے۔ (باقی روح امام خلف کیلئے یاء تذکیر سے لِيُحْصِنَكُمْ)۔ وَجَهِّلَا:

مَعَ الْيَاءِ نَقْدِرْ (حُـ)زْ حَرْمٌ (فَـ)شَا وَاَنْـ ۱۶۳ ـنِثَنْ جَهِّلَنْ نَطْوِى السَّمَاءَ ارْفَعِ (ا)لْعُلَا

وَجَهِّلَا: اور (اَنْ لَّنْ) نَّقْدِرَ انبیاء:۸۷ کو یاء کیساتھ ضرور صیغہ مجہول بنادے (اَنْ لَّنْ يُّقْدَرَ) حُزْ (یعقوب) کیلئے تو (اس کو) محفوظ کرلے۔ (باقی دو کیلئے اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ نون سے صیغہ معروف)۔ حَرْمٌ فَشَا: وَحَرْمٌ انبیاء:۹۵ (اسی شکل سے) فَشَا (امام خلف) کیلئے ظاہر ہوا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ وَاَنِّثَنْ جَهِّلَنْ نَّطْوِىْ: (يَوْمَ) نَطْوِى انبیاء:۱۰۴ کو تاء تانیث اور صیغہ مجہول سے (تُطْوٰى) پڑھ۔ (نیز) اَلسَّمَآءُ کو رفع دے اَلْعُلَا بلندی والے (ابوجعفر) کیلئے۔ باقیین کیلئے نَطْوِى السَّمَآءَ)۔

وَبَا رَبِّ ضُمَّ اهْمِزْ مَعًا رَّبَئَتْ (اَ)تٰى ۱۶۴ لِيَقْطَعْ لِيَقْضُوْا اَسْكَنُوا اللَّامَ (يَـ)ا (اَ)لَا

سُوْرَۃُ الْحَجِّ: اور تو رَبُّ (احْكُمْ انبیاء:۱۱۲) کی باء کو ضمہ دے (نیز) وَرَبَئَتْ (حج:۵ وفصلت:۳۹) دونوں جگہ (اسی طرح باء کے بعد فتحہ والے) ہمزہ (کی زیادتی) سے پڑھ اَتٰی (ابوجعفر) کیلئے یہ (سارا بیان) آیا ہے۔ (ثُمَّ) لْيَقْطَعْ حج:۱۵، (ثُمَّ) لْيَقْضُوْا حج:۲۹ (دونوں) کے لام کو ساکن پڑھا ہے يَا اَلَا (روح ابوجعفر) کے لیے۔ اے (بھائی) تو آگاہ رہ۔ (امام خلف کیلئے بھی دونوں لام ساکن ہیں اور رویس کیلئے دونوں لاموں کا کسرہ (لِيَقْطَعْ، لِيَقْضُوْا)۔

وَلُؤْلُؤِ اِنْصِبْ ذِىْ وَاَنِّثْ يَنَالَ فِيْـ ۱۶۵ ـهِمَا وَمُعْجِـزِيْنَ بِالْمَدِّ (حُـ)لِّلَا

وَلُؤْلُؤًا (وَّلِبَاسُهُمْ) کو نصب دے، ذِىْ: یہاں (یعنی حج:۲۳ والے کو)۔ نیز تاء تانیث سے پڑھ تَنَالَ کو اس کے دونوں (موقعوں یعنی لَنْ تَنَالَ اللّٰهَ اور وَلٰكِنْ تَنَالُهُ حج:۳۷) میں۔ (نیز) مُعْجِزِيْنَ (حج:۵۱، سبا:۵ و۳۸ تینوں جگہ اسی طرح) اثباتِ الف (اور جیم کی تخفیف) سے حُلِّلَا (یعقوب) کیلئے یہ (سارا بیان)

حلال (اور صحیح) کر دیا گیا ہے۔

شروح: [۱] اس پورے شعر میں صرف یعقوب کا مذہب بیان ہوا ہے۔ [۲] ذِیْ اسم اشارہ ہے اس سے سورۂ حج کی طرف اشارہ ہے۔ اس سے فاطر والا لُؤْلُؤًا نکل گیا۔ اس میں یعقوب کیلئے اصل کی طرح جر ہے۔ [۳] ابوجعفر کیلئے دونوں جگہ نصب اور امام خلف کیلئے دونوں جگہ جر اصل سے نکلا۔ لَنْ یَّنَالَ اور یَنَالُهُ دونوں میں یعقوب کیلئے تاء تانیث۔ باقی دو کیلئے یاء تذکیر۔ مُعٰجِزِیْنَ میں دونوں جگہ یعقوب کیلئے اثبات الف اور جیم کی تخفیف۔ باقی دو کیلئے بھی یہی ہے۔

وَیَدْعُوْنَ الْاُخْرٰی فَتْحُ سِیْنَا (حِ)مًی وَّتُنْۢـ ۱۶۶ ـبِتُ افْتَحْ بِضَمٍّ (یَّ)ہحْلُ هَیْهَاتَ (ا)ذْ کِلَا

اور (اِنَّ الَّذِیْنَ) یَدْعُوْنَ حج:۷۳ جو دوسرا ہے (اطلاقی یاء غیب سے ہے)۔

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ: (مِنْ طُوْرِ) سَیْنَآءَ مؤمنون:۲۰ (کے سین) کا فتحہ ہے۔ (ان دونوں اختلاف کا بیان) حِمًی (یعقوب) کیلئے محفوظ ہے۔ وَتُنْۢبِتُ افْتَحْ بِضَمٍّ یَّحْلُ: اور تَنْۢبُتُ مؤمنون:۲۰ (کی تاء) کو فتحہ دے، ساتھ (ہی باء کا) ضمہ (بھی) ہے یَحْلُ (روح) کیلئے۔ یہ (لفظ اس قراءۃ پر بھی) شیریں ہو جائیگا۔ هَیْهَاتَ اِذْ کِلَا: هَیْهَاتَ (مؤمنون:۳۶ کے) دونوں (موقعوں) میں تاء کو کسرہ دے (هَیْهَاتِ هَیْهَاتِ) اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ (قراءۃ کی مدد) کیلئے قوی رہ۔

شروح: الاول: یَدْعُوْنَ کے اختلافی کلمات چھ آئے ہیں:۔ [۱] وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰـهِ نحل:۲۰ [۲] وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبٰطِلُ حج:۶۲ [۳] وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبٰطِلُ لقمان:۳۰ [۴] اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰـهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا حج:۷۳ [۵] اِنَّ اللّٰـهَ یَعْلَمُ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ عنکبوت:۴۲ [۶] وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ مؤمن:۲۰۔

تفریع: [الف] یعقوب کیلئے سب میں یاء غیب۔ [ب] ابوجعفر کیلئے [۱] تا [۵] میں تاء خطاب اور [۶] میں یاء غیب۔ [ت] امام خلف کیلئے [۱] [۴] [۵] میں تاء خطاب اور [۲] [۳] [۶] میں یاء غیب۔

الثانی: سَیْنَآءَ کے سین کا فتحہ یعقوب کیلئے بیان سے اور خلف کے لیے اصل سے نکلا اور ابوجعفر کیلئے سِیْنَآءَ

سین کے کسرہ سے۔

الثالث: روح کیلئے تَنْبُتُ تاء کے فتحہ اور باء کے ضمہ سے۔ ابوجعفر امام خلف کیلئے بھی فتحہ اور ضمہ سے۔ رویس کیلئے تُنْبِتُ تاء کے ضمہ اور باء کے کسرہ سے جو اِفْعَالٌ سے ہے۔

الرابع: ابوجعفر کیلئے هَيْهَاتِ هَيْهَاتِ دونوں میں تاء کا کسرہ۔ باقی دو کیلئے فتحہ سے هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ۔

فَلِلتَّا اكْسِرَنْ وَّالْفَتْحُ وَالضَّمُّ تَهْجُرُوْ ۱۶۷ نَ تَنْوِيْنُ تَتْرَا (ا)هِلُّ وَّ(حُـ)ـلًّا ء بِلَا

فَلِلتَّا اكْسِرَنْ: ماقبل کے ساتھ ہے۔ اور تَهْجُرُوْنَ (مؤمنون: ۶۷ میں تاء کا) فتحہ اور (جیم کا) ضمہ ہے۔ (نیز) تَتْرًا (كُلَّمَا مؤمنون: ۴۴) کا تنوین سے پڑھنا اِهِلٌّ (ابوجعفر) کیلئے اَهْلٌ (مددگاروں والا) ہے۔ وَحُلًّاء بِلَا: اور (تَتْرَا) بلا (تنوین) ہے حُلًّا (یعقوب) کیلئے۔ تو زینتوں والا ہے۔ (پس [۱] ابوجعفر کیلئے تَهْجُرُوْنَ فتحہ اور ضمہ سے۔ باقی دو کیلئے بھی یہی ہے۔ [۲] ابوجعفر کیلئے تَتْرًا تنوین سے۔ یعقوب کیلئے تَتْرَا بلا تنوین۔ امام خلف کیلئے بھی بلا تنوین)۔

وَاِنَّهُـمُ افْتَحْ (فِـ)ـدْ وَقُلْ مَعًا (فَـ)ـتًى ۱۶۸ وَخَفِّفْ فَّرَضْنَا اَنْ مَّعًـا وَّارْفَعِ الْوِلَا

اور اَنَّهُمْ (هُمُ الْفَـآئِزُوْنَ مؤمنون: ۱۱۱ کے ہمزہ) کو فتحہ دے فِدْ (امام خلف) کیلئے۔ تو (آخرۃ کا) فائدہ حاصل کر۔ (باقی دو کیلئے بھی ہمزہ کا فتحہ)۔ وَقُلْ مَعًا فَتًى: (قُلْ کے بجائے) قٰلَ (كَمْ لَبِثْتُمْ اور قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ مؤمنون: ۱۱۲، ۱۱۴ ماضی کے صیغہ سے) ہے۔ دونوں جگہ فَتًى (امام خلف) کیلئے (اے) جوان۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ: وَحَلَا خَفِّفْ فَرَضْنَا: اور حَلَا (یعقوب) کیلئے تخفیف سے پڑھ فَرَضْنٰهَا نور: ۱ (کی راء) کو۔ (باقی دو کیلئے بھی تخفیف سے۔ نیز: وَالْخَـامِسَةُ) اَنْ نور: ۷ و ۹ (کے نون) کو (بھی) دونوں جگہ (تخفیف سے پڑھ۔ نیز) وَارْفَعِ الْوِلَا: اور رفع دے (انہی دونوں آیات میں اَنْ کے) پاس والے (لَعْنَتُ اور غَضَبُ کی تاء و باء) کو۔ یہ (سارا بیان) حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہوگیا ہے۔

(حَـ)ـلَا اشْدُدْ هُمَا بَعْدُ انْصِبَنْ غَضِبَ افْتَحَنْـ ۱۶۹ ـنَ ضَادًا وَّبَعْدُ الْخَفْضُ فِي اللّٰهِ (ا)ُوْصِلَا

حَلَا ماقبل کے ساتھ ہے۔ اُشْدُدْ هُمَا: مشدد پڑھ (اَنْ کے) ان دونوں (لفظوں کے نون) کو، (نیز) بَعْدُ

انْصِبَنْ: (اوران کے) بعد (لَعْنَتَ اور غَضَبَ کی تاء وباء کو) ضرور نصب دے۔ (نیز) غَضِبَ افْتَحَنَّ ضَادًا: (اور) غَضِبَ (میں) ضاد کو ضرور فتحہ (بھی) دے۔ (نیز) وَبَعْدُ الْخَفْضُ فِي اللّٰهِ أُوْصِلَا: اور (اس غَضِبَ کے) بعد اَللّٰهِ (کی ھاء) میں جر (بھی) ہے۔ (أُشْدُدْ هُمَا سے یہاں تک کا بیان) أُوْصِلَ (ابوجعفر) کیلئے (ہم تک) پہنچایا گیا ہے۔

شروح: [۱] اس سے پہلے شعر کے دوسرے مصرع میں ① فَرَضْنٰهَا کی راء کی تخفیف ② اَنْ کی تخفیف ③ لَعْنَتُ اور غَضَبُ کا رفع، یہ سب کچھ یعقوب کیلئے بیان ہوا۔ پھر اُشْـدُدْ هُمَا سے آخر تک کا سارا بیان ابوجعفر کیلئے ہے۔ [۲] یعقوب کیلئے اَنْ لَّعْنَتُ اللّٰهِ، اَنْ غَضَبُ اللّٰهِ دونوں میں نون کی تخفیف اور تاء وباء کا رفع اور غَضَبُ میں ضاد کا فتحہ۔ [۳] ابوجعفر کیلئے اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ، اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ میں نون کی تشدید، تاء وباء کا نصب، ضاد کا فتحہ اور اسم جلالہ کا جر۔ یہ سب کچھ ذکر سے نکلا یعنی خلاف اصل ہے۔ [۴] امام خلف بھی تمام قیود میں ابوجعفر کی طرح ہیں مگر ان کی قیود اصل سے نکلیں۔ [۵] تینوں کیلئے وَالْخَامِسَةُ میں دونوں جگہ رفع ہے۔

وَلَا يَتَأَلَّ (ا)عْلَمْ وَكُبْرَهُ ضُمَّ (حُـ)طْ ۱۷۰ وَغَيْرُ انْصِبِ (ا)ذْ دُرِّيٌّ اِضْمُمْ مُّثَقِّلَا

(وَلَا يَأْتَلِ نور:۲۲ میں) وَلَا يَتَأَلَّ ہے اِعْلَمْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (یہ بھی) معلوم کرلے (کہ ابوجعفر اس میں منفرد ہیں)۔ اور كُبْرَهُ (مِنْهُمْ نور:۱۱ میں کاف) کو ضمہ دے حُطْ (یعقوب) کیلئے تو (اسکو) محفوظ کرلے۔ (باقی دو کیلئے كِبْرَهُ کسرہ سے)۔ وَغَيْرُ انْصِبِ اذْ: اور (اَوِالتَّابِعِيْنَ) غَيْرَ نور:۳۱ (کی راء) کو نصب دے اِذْ (ابوجعفر) کے لیے۔ اس لیے کہ (یہ نصب بھی عمدہ ہوگیا ہے۔ باقی دو کیلئے جر سے غَيْرِ)۔ (كَوْكَبٌ) دُرِّيٌّ نور:۳۵ (کی دال) کو ضمہ دے۔ اس حال میں کہ تو (یاء کو ابدال وادغام کے ذریعہ) مشدد پڑھنے والا ہو حِمًى فِدْ (یعقوب امام خلف) کے لیے۔ یہ (قراءۃ بھی شبہات سے) محفوظ ہے۔ تو (اس کو یاد کرکے) فائدہ حاصل کر۔ (ابوجعفر کیلئے بھی اصل سے یہی نکلا)۔

(حِـ)مًى (فِـ)دْ تَوَقَّدَ يُذْهِبُ اضْمُمْ بِكَسْرِ (اِ)ذْ ۱۷۱ وَيَحْسِبُ خَاطِبْ (فُـ)قْ وَ(حَـ)قٌّ لَّيُبْدِلَا

حِمًى فِدْ ماقبل کیساتھ ہے۔ تَوَقَّدَ (اسی تلفظ کیساتھ) ہے (نیز) يُذْهِبُ (بِالْاَبْصَارِ نور:۴۳ کی یاء) کو ضمہ دے، ساتھ ہی (ھاء کا) کسرہ (بھی) ہے۔ یہ (سارا بیان) اِذْ (ابوجعفر) کے لیے ہے۔ اس لیے کہ (یہ وجہ

بھی فائق ہے۔ لَا تَحْسَبَنَّ نور:۵۷ کو تاء خطاب سے پڑھ فُقْ (امام خلف) کے لیے۔ تو فوقیت حاصل کر۔
وَلَيُبْدِلَنَّهُمْ نور:۵۵ (باء کے سکون اور دال کی تخفیف سے) حَقٌّ (یعقوب) کیلئے حق ہے۔

شرح: ۱ ابوجعفر یعقوب کیلئے تَوَقَّدَ کی قیود تلفظ سے نکلی ہیں۔ یہ باب تَفَعُّلٌ سے فعل ماضی ہے۔ امام خلف کیلئے تُوْقَدُ ہے۔ پس یعقوب اور امام خلف کی قراءتیں اصل سے نکلی ہیں۔ الف ابوجعفر یعقوب کیلئے دُرِّیٌّ تَوَقَّدَ ب امام خلف کیلئے دُرِّیٌّ تُوْقَدُ۔ یہ باب اِفْعَالٌ: اِیْقَادٌ سے ہے۔ ابوجعفر کیلئے یُذْهِبُ ضمہ اور کسرہ سے۔ باقی دو کیلئے یَذْهَبُ۔ لَا تَحْسَبَنَّ میں امام خلف کیلئے تاء خطاب خلاف اصل ہے۔ اور باب تَحْسَبُ سے مضارع کا جو صیغہ بھی ہو سب میں ابوجعفر کے لیے سین کا فتحہ اور باقی دو کیلئے سین کا کسرہ۔ (شعر ۸۳ دیکھیں) وَلَيُبْدِلَنَّهُمْ باء کے سکون اور دال کی تخفیف سے صرف یعقوب کے لیے۔ باقی دو کے لیے تشدید سے وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ۔

یاءات الاضافۃ: سُوْرَۃُ مَرْيَمَ: ۱ مِنْ وَّرَآءِيْ ⑤ میں تینوں کیلئے سکون۔ ۲ اِجْعَلْ لِّيَ اٰيَةً ⑩ ۳ اِنِّيَ اَعُوْذُ ⑱ ۴ اِنِّيَ اَخَافُ ㊺ ۵ رَبِّيَ اِنَّهٗ ㊼ چاروں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ ۶ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ ㉚ میں تینوں کیلئے فتحہ۔

سُوْرَۃ طٰهٰ علیہ السلام: ۱ اِنِّيَ اٰنَسْتُ ⑩ ۲ لَعَلِّيَ اٰتِيْكُمْ ⑩ ۳ اِنِّيَ اَنَا رَبُّكَ ⑫ ۴ اِنَّنِيَ اَنَا اللّٰهُ ⑭ ۵ لِذِكْرِيَ ○ اِنَّ السَّاعَةَ ⑭ ۶ وَيَسِّرْلِيَ اَمْرِيْ ㉖ میں لام کے بعد والی یاء ۷ عَلٰى عَيْنِيَ ○ اِذْ تَمْشِيْ ㊴ ۸ وَلَا بِرَاْسِيَ اِنِّيْ ㉞ ۹ حَشَرْتَنِيَ اَعْمٰى ⑫⑤ ۱۰ لِنَفْسِيَ ○ اِذْهَبْ ㊶ ۱۱ فِيْ ذِكْرِيَ ○ اِذْهَبَا ㊷ ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ ۱۲ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ ⑱ ۱۳ اَخِي ○ اُشْدُدْ ㉚ دونوں میں تینوں کیلئے سکون۔

سُوْرَۃُ الْاَنْبِيَآءِ: ۱ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ ㉔ میں تینوں کیلئے سکون۔ ۲ اِنِّيَ اِلٰهٌ ㉙ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ ۳ مَسَّنِيَ الضُّرُّ ⑧③ ۴ عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ⑩⑤ دونوں میں تینوں کیلئے فتحہ۔

سُوْرَۃُ الْحَجِّ: ۱ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ ㉖ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنُوْنَ: ۱ لَعَلِّيَ اَعْمَلُ ⑩⓪ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

یاءات الزوائد: سُوْرَۃِ مَرْيَمَ علیہا السلام: میں کوئی یاء زائدہ نہیں۔

سُوْرَةُ طٰہٰ علیہ السلام: [۱] بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ ﴿۱۲﴾ میں صرف یعقوب کیلئے وقفاً اثبات۔ [۲] اَلَّا تَتَّبِعَنِ اَفَعَصَيْتَ ﴿۹۳﴾ میں ابوجعفر کیلئے حالین میں اثبات اس طرح ہے کہ وصلاً یاء کا فتحہ اَلَّا تَتَّبِعَنِيَ اَفَعَصَيْتَ اور وقفاً یاء کا سکون یعقوب کیلئے حالین میں یاء ساکنہ کا اثبات۔

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآءِ علیہم السلام: [۱] [۲] فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ ﴿۹۲﴾ [۳] فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۳۷﴾ تینوں میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوْرَةُ الْحَجِّ: [۱] نَكِيْرِ ﴿۴۴﴾ میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ [۲] وَالْبَادِ ﴿۲۵﴾ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔ [۳] لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ﴿۵۴﴾ میں صرف یعقوب کیلئے وقفاً اثبات۔

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ: [۱] [۲] بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ ﴿۳۹﴾ [۳] فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ [۴] اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ [۵] رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ [۶] وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ ان سب میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوْرَةُ النُّوْرِ: میں دونوں یاءات میں سے کوئی نہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ اِلٰى سُوْرَةِ الرُّوْمِ

وَنَحْشُرُ يَا (حُـزْ (اِ)ذْ وَجَهِّلْ بِنَتَّخِذْ ١٧٢ (اَ)لَا اشْدُدْ تَّشَقَّقُ جَمْعُ ذُرِّيَّـةٍ (حَـ)لَا

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ: (وَيَوْمَ) يَحْشُرُهُمْ فرقان:١٧ یاء والا ہے حُزْ اِذْ (یعقوب ابوجعفر) کیلئے تو (اسکو ذہن میں) جمع کر لے۔ اسلئے (کہ یہ بھی نقلاً صحیح ہے۔ امام خلف کیلئے بھی یاء غیب سے ہے)۔ وَجَهِّلْ بِنَتَّخِذْ اَلَا: اور صیغہ مجہول سے پڑھ اَنْ نُّتَّخَذَ فرقان:١٨ کو (نون کے ضمہ اور خاء کے فتحہ کے ذریعہ) اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (اس سے بھی) باخبر رہ۔ (اس میں یہ منفرد ہیں۔ باقی دو کیلئے صیغہ معروف سے اَنْ نَّتَّخِذَ۔ اُشْدُدْ تَّشَقَّقُ: (یَوْمَ) تَشَّقَّقُ (فرقان:٢٥، قٓ:٤٤ کے شین) کو تشدید سے پڑھ۔ (نیز) وَذُرِّيّٰتِنَا (قُـرَّةَ فرقان:٧٤) کو (اسی طرح) جمع سے پڑھ۔ (دونوں اختلاف کا بیان) حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہوگیا ہے۔ (١ ابوجعفر کیلئے بھی اصل سے تَشَّقَّقُ میں تشدید اور امام خلف کیلئے اصل سے تخفیف ہے تَشَقَّقُ۔ ٢ ذُرِّيّٰتِنَا ابوجعفر کیلئے اصل کے موافق جمع کے صیغہ سے۔ امام خلف کیلئے اصل کے موافق واحد کے صیغہ سے ذُرِّيَّتِنَا)۔

وَيَاْمُرُ خَاطِبْ (فِـ)دْ يَضِيْقُ وَعَطْفَهُ انْـ ١٧٣ ـصِبَنَّ وَاَتْبَاعُكَ (حُـ)لًا خَلْقُ (اُ)وْصِلَا

اور (لِمَا) تَاْمُرُنَا فرقان:٦٠ کو تاء خطاب سے پڑھ فِـدْ (امام خلف) کیلئے۔ تو (آخرۃ کا) فائدہ حاصل کر۔ (باقی دو کیلئے بھی تاء خطاب سے)۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ: وَيَضِيْقَ اور اسکے معطوف (وَلَا يَنْطَلِقَ شعراء:١٣ دونوں) کو ضرور نصب دے (نیز وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ شعراء:١١١ میں) وَاَتْبٰعُكَ (جمع کے صیغہ اور رفع سے) ہے حُلًا (یعقوب) کیلئے۔ (یہ سارا بیان) زینتوں والا ہے۔ (باقی دو کیلئے ١ وَيَضِيْقُ اور وَلَا يَنْطَلِقُ میں رفع ہے اور نصب والوں کیلئے اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ شعراء:١٢ پر وقف حسن اور رفع والوں کے لیے وقف کافی ہے۔ ٢ یعقوب کیلئے جمع سے

وَاَتۡبۡعُكَ اور اس میں یہ منفرد ہیں۔ باقی دو کے لیے وَاتَّبَعَكَ۔ خَلۡقُ اُوۡصِلَا: (اِلَّا خُلُقُ الۡاَوَّلِيۡنَ شعراء:۱۳۷ میں) خَلۡقُ (خاء کے فتحہ اور لام کے سکون سے) اُوۡصِلَا (ابوجعفر) کے لیے (ہم تک) پہنچایا گیا ہے۔ (یعقوب کیلئے بھی اصل سے یہی ہے۔ اور امام خلف کیلئے خاء ولام کے ضمہ سے خُلُقُ)۔

نَزَلۡ شُدَّ بَعۡدُ انۡصِبۡ وَنَوِّنۡ سَبَاً شِهَا ۱۷۴ بِ (حُزۡ مَكُثَ افۡتَحۡ (يَا وَاَلَّا (ا)تُلۡ (طِبۡ اَلَا

نَزَّلَ شعراء:۱۹۳ کو تشدید سے پڑھ (اور اسکے) بعد (اَلرُّوۡحَ الۡاَمِيۡنَ میں حاء اور نون) کو نصب دے۔ سُوۡرَةُ النَّمۡلِ: (نیز) تنوین دے (مِنۡ) سَبَاٍ (نمل:۲۲ اور كَانَ لِسَبَاٍ سورۃ سبا:۱۵ کے ہمزہ کو اور) بِشِهَابٍ (قَبَسٍ نمل:۷ کی بار) کو۔ (نَزَلَ سے یہاں تک کا بیان) حُزۡ (یعقوب) کیلئے محفوظ کر لے۔ (پس [۱] یعقوب کیلئے نَزَّلَ بِهِ الرُّوۡحَ الۡاَمِيۡنَ میں تشدید ونصب بیان سے اور امام خلف کیلئے اصل سے نکلا۔ ابوجعفر کیلئے تخفیف اور رفع سے نَزَلَ بِهِ الرُّوۡحُ الۡاَمِيۡنُ اصل کے موافق۔ [۲] مِنۡ سَبَاٍ اور لسَبَاٍ دونوں جگہ کسرہ اور تنوین سے یعقوب کیلئے۔ باقی دو کیلئے بھی یہی ہے۔ [۳] بِشِهَابٍ میں یعقوب کیلئے تنوین بیان سے اور امام خلف کے لیے اصل سے نکلی۔ اور ابوجعفر کیلئے ترکِ تنوین سے بِشِهَابِ قَبَسٍ۔ مَكُثَ افۡتَحۡ يَا: فَمَكَثَ نمل:۲۲ (کے کاف) کو فتحہ دے يَا (روح) کیلئے اے (بھائی۔ باقی ڈھائی کیلئے فَمَكُثَ ضمہ سے)۔ وَاَلَّا اتۡلُ طِبۡ اَلَا: اور اَلَّا (يَسۡجُدُوۡا نمل:۲۵ کے بجائے) اَلَا (يَسۡجُدُوۡا) اُتۡلُ طِبۡ (ابوجعفر رویس) کیلئے پڑھ (اور) خوش ہو جا۔ (باقی روح امام خلف کیلئے اَلَّا تشدید سے ہے)۔

توضیح: اَلَّا يَسۡجُدُوۡا: تخفیف والی قراءۃ یعنی اَلَا يَسۡجُدُوۡا میں اَلَا استفہامیہ ہے جو تنبیہ کے لیے ہے۔ يَسۡجُدُوۡا کی اصل يَا اُسۡجُدُوۡا ہے۔ يَا ندائیہ اور اُسۡجُدُوۡا فعل امر ہے جو رسماً موصول ہے اور منادیٰ محذوف ہے اور تقدیر عبارۃ یا تو اَلَا يَا هٰؤُلَاءِ ہے، یا اَلَا يَا قَوۡمُ ہے۔

وَاَنَّا وَاَنَّ افۡتَحۡ (حُـ)ـلًا وَّ(طَـ)ـهَرَا خِطَـا ۱۷۵ بُ يَذَّكَّرُوۡا اَدۡرَكۡ (ا)لَا هَادِ وَالۡوِلَا

اور اَنَّا (دَمَّرۡنٰهُمۡ نمل:۵۱) اور اَنَّ (النَّاسَ كَانُوۡا نمل:۸۲ دونوں کے ہمزوں) کو فتحہ دے حُلًا (یعقوب) کیلئے زینتوں والا ہے۔ (باقی دونوں میں امام خلف کیلئے فتحہ اور ابوجعفر کیلئے کسرہ اصل سے نکلا)۔ اور (قَلِيۡلًا مَّا) تَذَّكَّرُوۡنَ نمل:۶۲ تاء خطاب (اور ذال کی تشدید) سے پڑھنا طَرَا (رویس) کیلئے واقع ہوا ہے۔ (باقی

ابوجعفر اور امام خلف کیلئے بھی یہی ہے۔اور روح کیلئے یاءِ غیب اور تشدید سے یَذَّکَّرُوْنَ اصل سے نکلا)۔ اَدْرَكَ اَلَا: (بَلِ ادّٰرَكَ نمل:٦٦ میں ہمزۂ قطعی سے بَلْ) اَدْرَكَ ہے اَلَا (ابوجعفر) کیلئے تو آگاہ رہ۔(یعقوب کیلئے بھی اصل سے یہی ہے اور امام خلف کے لیے ہمزۂ وصلی سے بَلِ ادّٰرَكَ اصل کے موافق)۔ ھَادِ وَالْوِلَا فَتًى: (نمل:٨١، روم:٥٣ کے تَهْدِي الْعُمْيَ میں) بِهٰدِيْ ہے اور (اسکے) پاس والا (اَلْعُمْيِ مجرور) ہے فَتًى (امام خلف) کیلئے (اے) جوان۔(اور اَلْعُمْيِ کا جر شہرت سے اور تَهْدِيْ کی جگہ بِهٰدِيْ تلفظ سے نکلا۔ باقی دو کے لیے بھی یہی ہے۔اور تَهْدِي الْعُمْيَ صرف حمزہ ہی کیلئے ہے۔

(فَهِتًى يَصْدُرَ افْتَحْ ضُمَّ (اُ)ذْ وَاضْمُمِ اكْسِرَنْ ١٧٦ (حُـلًا وَّ يُصَدِّقْ (فِـدْ فَـذٰنِكَ (يُـعْتَلَا

سُوْرَةُ الْقَصَصِ: فَتًى ماقبل کیساتھ ہے۔ (اور حَتّٰى) يَصْدُرَ قصص:٢٣ (کی یاء) کو فتحہ دے (اور دال کو) ضمہ دے اُذْ (ابوجعفر) کیلئے۔(اس کو) تابع کرلے۔ وَاضْمُمِ اكْسِرَنْ حُلًا: اور (يَصْدُرَ میں یاء کو ضمہ دے (اور دال کو) ضرور کسرہ دے (اور يُصْدِرَ پڑھ) حُلًا (زینتوں والے یعقوب) کیلئے۔(امام خلف کیلئے بھی یہی ہے)۔ وَيُصَدِّقْ فِدْ: اور يُصَدِّقُنِيْ قصص:٣٤ (قاف کے جزم سے) ہے فِدْ (امام خلف) کیلئے فائدہ حاصل کر۔(یہ جزم تلفظ سے نکلا اور باقی دو کیلئے بھی جزم سے ہے)۔ فَذٰنِكَ يُعْتَلَا: فَذٰنِكَ قصص:٣٢ (نون کی تخفیف سے جو تلفظ سے نکلی ہے) يُعْتَلَا (روح) کیلئے بلند کیا جاتا ہے۔(باقی ابوجعفر امام خلف کیلئے بھی نون کی تخفیف سے ہے۔صرف رویس کیلئے اصل کی طرح نون کی تشدید سے فَذٰنِّكَ۔

فائدہ: فَذٰنِّكَ کے باب کے پانچ کلمات آئے ہیں:۔ [١] وَالَّذٰنِّ نساء:١٦ [٢] هٰذٰنِّ طٰهٰ:٦٣ وحج:١٩ [٣] هٰتَيْنِّ قصص:٢٧ [٤] اَلَّذَيْنِّ فصلت:٢٩ [٥] فَذٰنِّكَ قصص:٣٢۔

وَيُجْبٰى فَاَنِّثْ (طِبْ وَسَمِّ خَسَفْ وَنَشْـ ١٧٧ ـاَةَ (حَافِظٌ وَّانْصِبْ مَوَدَّةَ (يُعْتَلَا

اور يُجْبٰى (اِلَيْهِ قصص:٥٧) کو تاءِ تانیث سے (تُجْبٰى) پڑھ طِبْ (رویس) کیلئے۔تو خوش رہ۔(ابوجعفر کیلئے بھی تاءِ تانیث سے ہے۔اور روح امام خلف کے لیے یاءِ تذکیر سے)۔ وَسَمِّ خَسَفْ: اور صیغہ معروف سے پڑھ لَخَسَفَ (بِنَا قصص:٨٢) کو

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ: (نیز) اور (اَلنَّشَاءَةَ عنکبوت:٢٠، نجم:٤٧، واقعہ:٦٢ میں) اَلنَّشَاَةَ ہے۔(وَسَمِّ

سے یہاں تک کا بیان)، حَافِظٌ: حفاظت کرنے والے (یعقوب) کیلئے ہے۔ (پس [۱] باقی دو کیلئے لَخُسِفَ بِنَا صیغہ مجہول سے۔ [۲] باقی دو کیلئے بھی شین کے اسکان سے الف کے بغیر اَلنَّشْاَةَ)۔ [وَانْصِبْ مَوَدَّةَ: اور مَوَدَّةَ (بَيْنِكُمْ عنکبوت: ۲۵ کی تاء) کو (تنوین کے بغیر) نصب (اور نون کو جر) دے يُعْتَلَا (روح) کے لیے یہ (نصب بھی) بلند کیا جاتا ہے۔

وَنَوِّنْهُ وَانْصِبْ بَيْنَكُمْ فِيْ (فَ)صَاحَةٍ ۱۷۸ وَمَعْ وَيَقُوْلُ النُّوْنُ وَلْ كَسْرَهُ (ا)نْقُلَا

اور اس (مَوَدَّةً عنکبوت: ۲۵) کو تنوین دے اور بَيْنَكُمْ (کے نون) کو نصب دے فَصَاحَةٍ (امام خلف) کیلئے۔ اس حال میں کہ یہ فصاحت (والی قراءۃ) میں ہے۔ (پس [۱] روح کیلئے مَوَدَّةَ بَيْنِكُمْ ترکِ تنوین، نصب اور جر سے [۲] ابوجعفر امام خلف کے لیے مَوَدَّةً بَيْنَكُمْ تنوین اور تاء ونون دونوں کے نصب سے [۳] رویس کے لیے مَوَدَّةُ بَيْنِكُمْ ترکِ تنوین، رفع اور نون کے جر سے)۔ [وَمَعْ وَيَقُوْلُ النُّوْنُ: اور ساتھ ہی وَنَقُوْلُ (ذُوْقُوْا عنکبوت: ۵۵) نون (والا) ہے۔ (نیز) وَلِيَتَمَتَّعُوْا عنکبوت: ۶۶ کے (لام کے) کسرہ کو اُنْقُلَا (ابوجعفر) کے لیے ضرور نقل کر دے (پس [۱] وَنَقُوْلُ میں نون ابوجعفر کیلئے بیان سے اور یعقوب کیلئے اصل سے نکلا اور امام خلف کیلئے وَيَقُوْلُ یاء سے) [۲] ابوجعفر یعقوب کیلئے وَلِيَتَمَتَّعُوْا لام کے کسرہ سے۔ امام خلف کیلئے لام کے سکون سے وَلْيَتَمَتَّعُوْا)۔

یاءات الاضافة: سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ: [۱] يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ (۲۷) میں تینوں کے لیے سکون۔ [۲] اِنَّ قَوْمِيَ اتَّخَذُوْا (۳۰) میں ابوجعفر روح کیلئے فتحہ۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ: [۱] [۲] اِنِّيَ اَخَافُ (۱۲) (۱۳۵) دو جگہ۔ [۳] رَبِّيَ اَعْلَمُ (۱۸۸) [۴] بِعِبَادِيَ اِنَّكُمْ (۵۲) [۵] عَدُوٌّ لِّيَ اِلَّا (۷۷) [۶] لِاَبِيَ اِنَّهُ (۸۶) [۷] تا [۱۱] اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا (۱۰۹) (۱۲۷) (۱۴۵) (۱۶۴) (۱۸۰) (پانچ جگہ)۔ ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ [۱۲] اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ (۶۲) ان دو میں تینوں کیلئے سکون۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ: [۱] اِنِّيَ اٰنَسْتُ (۷) میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ [۲] اَوْزِعْنِيَ اَنْ اَشْكُرَ (۱۹) [۳] مَالِيَ لَا اَرَى (۲۰) دونوں میں تینوں کیلئے سکون۔ [۴] اِنِّيَ اُلْقِيَ (۲۹) [۵] لِيَبْلُوَنِيَ ءَاَشْكُرُ (۴۰) ان دو میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ: عَسٰی رَبِّیْ اَنْ ﴿۲۲﴾ [۲] [۳] رَبِّیْ اَعْلَمُ ﴿۳۷﴾ ﴿۸۵﴾ [۴] اِنِّیْ اٰنَسْتُ ﴿۲۹﴾ [۵] اِنِّیْ اَنَا اللّٰهُ ﴿۳۰﴾ [۶] اِنِّیْ اَخَافُ ﴿۳۴﴾ [۷] اِنِّیْ اُرِیْدُ ﴿۲۷﴾ [۸] سَتَجِدُنِیْ اِنْ ﴿۲۷﴾ [۹] لَعَلِّیْ اٰتِیْکُمْ ﴿۲۹﴾ [۱۰] لَعَلِّیْ اَطَّلِعُ ﴿۳۸﴾ [۱۱] عِنْدِیْ اَوَلَمْ ﴿۷۸﴾ ان سب میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ [۱۲] مَعِیَ رِدْاً ﴿۳۴﴾ میں تینوں کیلئے سکون۔

سُوْرَةُ الْعَنْکَبُوْتِ: [۱] اِلٰی رَبِّیْ اِنَّهٗ ﴿۲۶﴾ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ [۲] یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ ﴿۵۶﴾ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً فتحہ اور وقفاً اسکان اور یعقوب امام خلف کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً رسم کی اتباع میں اثبات۔ [۳] اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ ﴿۵۶﴾ میں تینوں کیلئے سکون۔

یاءات الزوائد: سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ میں کوئی نہیں۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ: [۱] یُکَذِّبُوْنِ ﴿۱۲﴾ [۲] یَقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾ [۳] سَیَهْدِیْنِ ﴿۶۲﴾ [۴] یَهْدِیْنِ ﴿۷۸﴾ [۵] وَیَسْقِیْنِ ﴿۷۹﴾ [۶] یَشْفِیْنِ ﴿۸۰﴾ [۷] ثُمَّ یُحْیِیْنِ ﴿۸۱﴾ [۸] کَذَّبُوْنِ ﴿۱۱۷﴾ [۹] تا [۱۶] وَاَطِیْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ ﴿۱۱۰﴾ ﴿۱۲۶﴾ ﴿۱۳۱﴾ ﴿۱۴۴﴾ ﴿۱۵۰﴾ ﴿۱۶۳﴾ ﴿۱۷۹﴾ (آٹھ جگہ) ان سب میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ: [۱] اَتُمِدُّوْنَنِ ﴿۳۶﴾ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات اور امام خلف کیلئے حالین میں حذف اور یعقوب کیلئے نون کا نون میں ادغام بھی ہے یعنی اَتُمِدُّوْنِّیْ اور یہ شعر ۱۶ میں بیان ہوا۔ [۲] اٰتٰنِ اللّٰهُ ﴿۳۶﴾ میں [الف] ابوجعفر کیلئے وصلاً فتحہ اور وقفاً حذف اٰتٰنِ [یس] رویس کیلئے وصلاً فتحہ اور وقفاً یاء کا سکون اٰتٰنِ [تن] روح کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً یاء کا سکون [تن] امام خلف کے حالین میں حذف۔ [۳] وَادِ النَّمْلِ ﴿۱۸﴾ میں یعقوب کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات (دیکھیں شعر ۵۰)۔ باقی دو کیلئے حالین میں حذف۔ [۴] حَتّٰی تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ باقی دو کیلئے حالین میں حذف۔ [۵] بِهٰدِی الْعُمْیِ ﴿۸۱﴾ میں تینوں کیلئے وصلاً حذف اور وقفاً اثبات۔

سُوْرَةُ الْقَصَصِ: [۱] یَقْتُلُوْنِ ﴿۳۳﴾ [۲] یُکَذِّبُوْنِ ﴿۳۴﴾ دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوْرَةُ الْعَنْکَبُوْتِ: [۱] فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوْرَةُ الرُّوْمِ وَلُقْمٰنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالسَّجْدَةِ

وَ(طِبْ يَرْجِعُوْ خَاطِبْ لِتَرْبُوْا وَضُمَّ (حُزْ ۱۷۹ يُذِيْقَهُمْ نُوْنٌ (يَـ)عِى كِسْفًا (إِ)نْقُلَا

سُوْرَةُ الرُّوْمِ: (ثُمَّ اِلَيْهِ) تَرْجِعُوْنَ روم:۱۱ کو تاء خطاب (اور صیغہ معروف) سے پڑھ طِبْ (رویس) کیلئے (اور) خوش ہو۔ (باقی ابوجعفر امام خلف کیلئے تاء خطاب اور صیغہ مجہول سے۔ اور روح کیلئے اصل کے موافق یاء غیب اور صیغہ معروف سے يَرْجِعُوْنَ۔ (جب مادہ يَرْجِعُ، يَرْجِعُوْنَ آخرت کیلئے ہو تو پورے یعقوب کیلئے قاعدۂ کلیہ کے طور پر صیغہ معروف سے۔ یعنی پہلا حرف فتحہ سے اور جیم کسرہ سے پڑھیں گے۔ (دیکھیں شعر ۶۳)۔ (لِيَرْبُوَا کے بجائے) لِتُرْبُوْا روم:۳۹ (میں تاء خطاب) کو ضمہ دے حُزْ (یعقوب) کیلئے تو محفوظ کر لے۔ (اور یہ خطاب خَاطِبْ سے اور واؤ کا سکون تلفظ سے نکلا۔ ابوجعفر کیلئے بھی اصل سے یہی ہے اور امام خلف کیلئے یاء غیب اور واؤ کے نصب سے لِيَرْبُوَا)۔ لِنُذِيْقَهُمْ روم:۴۱ (یاء کے بجائے) نون (والا) يَعِى (روح) کیلئے۔ وہ (ناقل اسی طرح) حفظ کرتا ہے۔ (باقی ڈھائی کے لیے یاء سے لِيُذِيْقَهُمْ۔ اور لِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ روم:۴۶ میں اجماعاً یاء ہے)۔ (وَيَجْعَلُهٗ) كِسْفًا روم:۴۸ کو (اسی طرح سین کے سکون سے) اُنْقُلَا (ابوجعفر) کے لیے ضرور نقل کر دے (اور یہ سکون تلفظ سے نکلا)۔

فائدہ: كِسَفًا کے اختلافی کلمات چار آئے ہیں:۔ [۱] كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اسراء:۹۲ [۲] فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا شعراء:۱۸۷ [۳] اَوْ نُسْقِطْ عَلَيْهِمْ كِسَفًا سبا:۹ [۴] وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا روم:۴۸۔ پس [الف] ابوجعفر کیلئے پہلے میں فتحہ سے اور باقی تین میں سکون سے۔ [ب] یعقوب امام خلف کیلئے پہلے تین میں سکون سے اور چوتھے میں فتحہ سے۔

وَضُعْفًا ۚ بِضَمِّ رَّحْمَةً نَّصْبُ (فُـ)زْ وَبَيِّـ ۱۸۰ ـتَخِذْ (حُـ)زْ تُصَعِّرْ (إِ)ذْ (حَـ)مٰى نِعْمَةً (حَـ)لَا

(ضُعۡفٍ دوجگہ) اور ضُعۡفًا (روم:۵۴ تینوں ضاد کے) ضمہ سے ہیں۔

سُوۡرَةُ لُقۡمٰنَ: (نیز هُدًى وَّ) رَحۡمَةً لقمان:۳ نصب والا ہے۔ (یہ سارا بیان) فُزۡ (امام خلف) کیلئے ہے۔ اللہ کرے تو کامیاب ہو۔ (باقی دو کیلئے بھی تینوں میں ضاد کا ضمہ اور رَحۡمَةً میں نصب ہے)۔ وَيَتَّخِذُ حُزۡ: اور وَيَتَّخِذَهَا لقمان:۶ (کے ذال کا نصب) ہے حُزۡ (یعقوب) کیلئے تو (اس کو) محفوظ کر لے۔ (اسکا نصب ماقبل والے نَصۡبُ پر عطف سے نکلا۔ باقی ابوجعفر کیلئے اصل سے رفع اور امام خلف کیلئے نصب ہے)۔ تُصَعِّرۡ اِذۡ حَمٰى: تُصَعِّرۡ (لقمان:۱۸ اسی طرح الف کے حذف اور تشدید سے) اِذۡ حَمٰى (ابوجعفر یعقوب) کیلئے ہے۔ اس لیے کہ اس (ناقل) نے (اس کو اسی طرح) محفوظ کیا ہے۔ (باقی امام خلف کیلئے وَلَا تُصٰعِرۡ الف اور تخفیف سے)۔ نِعۡمَةً حَلَا: (یعنی نِعَمَهٗ لقمان:۲۰ کے بجائے) نِعۡمَةً (تاء تانیث سے) ہے حَلَا (یعقوب) کیلئے یہ شیریں ہو گیا ہے۔ (قیود تلفظ سے نکلی ہیں۔ امام خلف کیلئے بھی یہی ہے اور ابوجعفر کیلئے نِعَمَهٗ ہے عین کے فتحہ اور هاء ضمیر سے)۔

وَ(اِ)ذۡ خَلۡقَهٗ الۡاِسۡكَانُ اُخۡفِيۡ (حِـ)مًى وَّفَتۡـ ۱۸۱ ـحُهٗ مَعۡ لِمَا (فَـ)صۡلٌ وَّبِالۡكَسۡرِ (طِـ)بۡ وَلَا

اور خَلۡقَهٗ (وَبَدَاَ سجدة:۷ لام کے) اسکان (والا) ہے اِذۡ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (فن کی خدمت) کیلئے قوی رہ۔ (یعقوب کیلئے بھی اسکان ہے اور امام خلف کیلئے لام کا فتحہ)۔ اُخۡفِيۡ حِمًى: مَا اُخۡفِيَ لَهُمۡ سجدة:۱۷ (میں یاء کا اسکان) حِمًى (یعقوب) کیلئے حمایت (والا) ہے (اور یہ اسکان اَلۡاِسۡكَانُ پر عطف سے نکلا۔ وَفَتۡحُهٗ مَعۡ لِمَا فَصۡلٌ: اور اس (مَا اُخۡفِيَ کی یاء) کا فتحہ ہے ساتھ ہی لَمَّا (صَبَرُوۡا سجدة:۲۴ کے لام) کا (فتحہ اور میم کی تشدید) فَصۡلٌ (امام خلف) کیلئے جدائی (کرنے والا) ہے۔ وَبِالۡكَسۡرِ طِبۡ وَلَا: اور (یہ لِمَا لام کے) کسرہ (اور میم کی تخفیف) سے طِبۡ (رویس) کیلئے ہے۔ تو خوش ہو جا (ناقلین کی) مدد کے سبب۔

فائدہ: [۱] خَلۡقَهٗ میں ابوجعفر کیلئے لام کا اسکان بیان سے اور یعقوب کیلئے اصل سے اور امام خلف کیلئے لام کا فتحہ بیان سے نکلا۔ [۲] امام خلف کیلئے لَمَّا صَبَرُوۡا میں لام کا فتحہ بیان سے اور میم کی تشدید شہرت سے نکلی۔ ابوجعفر روح کیلئے لام کا فتحہ اور میم کی تشدید اصل سے۔ اور رویس کیلئے لِمَا میں لام کا کسرہ بیان سے اور میم کی تخفیف تلفظ سے نکلی۔

یاءات الاضافة: سورۂ روم، لقمان اورسجدۃ تینوں سورتوں میں یاءِ اضافت کوئی نہیں ہے۔

یاءات الزوائد: سُوْرَةُ الرُّوْمِ: بِهٰدِی الْعُمْيِ ﴿۵۳﴾ میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں یاء زائدہ ہے جو وقفاً ثابت اور وصلاً اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گی۔ اوراس میں وقفاً حمزہ کیلئے تَهْدِیْ اور کسائی یعقوب کیلئے بِهٰدِیْ ہے۔ باقی سب کیلئے بِهٰدْ ہے یاء کے حذف سے۔

سورۂ لقمان اور سورۂ سجدۃ میں یاء زائدہ نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ وَسَبَاٍ وَّفَاطِرٍ جَلَّ وَعَلَا

مَعًا يَّعْمَلُوْ خَاطِبْ (حُـلًا وَّالظُّنُوْنَ قِفْ ١٨٢ مَعُ اخْتَيْهِ مَدًّا (فُقْ وَيَسَّاءَلُوْ (طُلَا

(بِمَا) تَعْمَلُوْنَ (خَبِيْرًا احزاب:٢ اور بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا احزاب:٩) کو دونوں جگہ تاء خطاب سے پڑھ حُلًا (یعقوب) کے لیے۔ اس حال میں کہ تو زینتوں والا ہے۔ (باقی دو کے لیے بھی تاء خطاب ہے)۔ (بِاللّٰهِ) الظُّنُوْنَا احزاب:١٠ اور اس کے دونوں ہم جنسوں (یعنی وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا اور فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا احزاب:٦٧ تینوں) پر اثباتِ الف سے وقف کر فُقْ (امام خلف) کیلئے۔ تو (محنت کے) ذریعہ فوقیت حاصل کر۔ (اور وصلاً تینوں میں اصل کے موافق الف کا حذف ہے۔ اور ابوجعفر کیلئے حالین میں اثبات اور یعقوب کیلئے حالین میں الف کا حذف ہے)۔ اور يَسَّآءَلُوْنَ احزاب:٢٠ (اسی طرح سین کی تشدید اور اسکے بعد الف کے اثبات سے) ہے طُلَا (رویس) کیلئے۔ اس حال میں کہ یہ لمبے کناروں والا ہے۔ (اس کی قیود تلفظ سے نکلی ہیں اور اس میں یہ منفرد ہیں)۔

وَسَادٰتِنَا اجْمَعْ بَيِّنٰتٍ (حَوٰى وَعَا ١٨٣ لِمٍ قُلْ (فَتًى وَّارْفَعْ (طُمًا وَّ كَذَا (حُلَا

اور (اَطَعْنَا) سَادٰتِنَا احزاب:٦٧ (الف کے بعد تاء کے کسرہ سے) جمع (الجمع کے صیغہ) سے ہے۔ (نیز فَهُمْ عَلٰى) بَيِّنٰتٍ فاطر:٤٠ کو (بھی جمع کے صیغہ سے) پڑھ۔ (ان دونوں اختلاف کو) حَوٰى (یعقوب) کیلئے گھیر لیا ہے۔ (پس باقی دو کیلئے اول سَادَتَنَا ہے دال کے بعد الف کے حذف اور تاء کے فتحہ سے اور ثانی کلمہ ابوجعفر یعقوب کیلئے بَيِّنٰتٍ جمع سے ہے اور امام خلف کیلئے بَيِّنَتٍ توحید سے)۔ وَعَالِمٍ قُلْ فَتًى: اور عٰلِمِ (الْغَيْبِ سبا:٣) کو (اسی طرح عین کے بعد الف کے اثبات اور میم کے جر سے) پڑھ۔ فَتًى جوان (امام خلف) کیلئے (اسکی قیود تلفظ سے نکلی ہیں)۔ وَارْفَعْ طُمًا: اور (عٰلِمُ الْغَيْبِ کی میم کو) رفع دے طُمًا

(رویس) کیلئے اس حال میں کہ تو بلندی والوں کی طرح ہے (باقی دو کیلئے بھی صیغہ اسم فاعل ہے، ابوجعفر کیلئے عٰلِمُ مرفوع اور روح امام خلف کیلئے مجرور ہے جو اصل سے نکلا)۔ وَكَذَا حُلَا اَلِيْمٌ: اور اسی طرح (مِنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ (سبا:۵ وجاثیہ:۱۱کے میم کا رفع) حُلَا (یعقوب) کیلئے زینتوں والا ہے۔ (یہ رفع اِرْفَعُ سے نکلا ہے)۔

اَلِيْمٌ وَّمِنْسَاتَهٗ (حَمَى الْهَمْزَ فَاتِحًا ۱۸۴ تَبَيَّنَتِ الضَّمَّانِ وَالْكَسْرُ (طُوِّلَا

(اَلِيْمٌ گزرگیا)۔ (تَاْكُلُ) مِنْسَاَتَهٗ سبا:۱۴ (کا) ہمزہ فتحہ والا ہے حِمًى (یعقوب) کیلئے (اس کو) محفوظ کیا ہے۔ (امام خلف کیلئے بھی یہی ہے اور ابوجعفر کیلئے ہمزہ کا الف سے ابدال ہے مِنْسَاتَهٗ)۔ تُبُيِّنَتِ (الْجِنُّ سبا:۱۴ صیغہ مجہول سے یعنی تاء اور باء پر) دوضمہ ہیں اور (یاء کا) کسرہ ہے طُوِّلَا (رویس) کیلئے یہ دراز کر دیا گیا ہے۔ (اس میں یہ منفرد ہیں)۔

كَذَا اِنْ تَوَلَّيْتُمْ وَ(فُقْ مَسْكَنِ اكْسِرَنْ ۱۸۵ نُجْزِى اكْسِرَنْ بِالنُّوْنِ بَعْدُ انْصِبَنْ (حُلَا

اسی طرح (طُوِّلَا: رویس کیلئے) اِنْ تُوُلِّيْتُمْ (سورۂ محمد ﷺ:۲۲ دوضموں اور ایک کسرہ سے صیغہ مجہول) ہے۔ (اس میں بھی یہ منفرد ہیں)۔ وَفُقْ مَسْكَنِ اكْسِرَنْ: اور مَسْكِنِهِمْ سبا:۱۵ (کے کاف) کو ضرور کسرہ دے فُقْ (امام خلف) کے لیے۔ تو (محنت کر اور) فائق ہو جا۔ (سین کا سکون اصل سے نکلا اور آمیں یہ منفرد ہیں)۔ (وَهَلْ) نُجْزِى سبا:۱۷ (کی زاء) کو ضرور کسرہ دے (اور یاء کو ساکن پڑھ)۔ اس حال میں کہ (نُجْزِى یاء کے بجائے) نون سے ہے۔ (اور اسکے) بعد (اِلَّا الْكَفُوْرَ کی راء) کو ضرور نصب دے حُلَا (یعقوب) کیلئے یہ زینتوں والا ہے۔ (پس اس میں [۱] یعقوب کیلئے وَهَلْ نُجْزِىْ اِلَّا الْكَفُوْرَ [۲] امام خلف کیلئے بھی یہی ہے۔ [۳] ابوجعفر کیلئے وَهَلْ يُجْزٰى اِلَّا الْكَفُوْرُ صیغہ مجہول اور راء کے رفع سے)۔

كَذٰلِكَ نَجْزِىْ كُلَّ بْعَدَ رَبُّنَا افْـ ۱۸۶ ـتَحِ ارْفَعْ اَذِنْ فُزِّعْ يُسَمّٰى (حِمًى كِلَا

اسی طرح نَجْزِىْ كُلَّ (كَفُوْرٍ فاطر:۳۶ بھی نون سے، زاء کے کسرہ اور لام کے نصب سے) ہے۔ (نیز) بٰعَدَ سبا:۱۹ (میں باء کے بعد الف ہے، پھر عین اور دال) کو فتحہ دے۔ (الف کا اثبات اور عین کا فتحہ تلفظ سے اور دال کا فتحہ ذکر سے نکلا)۔ (نیز) رَبُّنَا سبا:۲۶ (کی باء) کو رفع دے۔ (نیز) اَذِنَ (لَهٗ اور) فَزَّعَ سبا:۲۳ دونوں صیغہ معروف سے پڑھے جاتے ہیں۔ یہ (سارا بیان) حِمًى (یعقوب) کیلئے (فن کی کتابوں میں) محفوظ ہے۔

تفریع: ١ یعقوب کیلئے نَجْزِیْ کُلَّ کَفُوْرٍ نون سے، زاء کے کسرہ اور لام کے نصب سے۔ باقی دو کیلئے بھی یہی ہے۔ ٢ یعقوب کیلئے رَبُّنَا بٰعَدَ۔ باقی دو کیلئے رَبَّنَا بٰعِدْ۔ ٣ الف یعقوب کیلئے اَذِنَ لَهٗ اور اِذَا فَزَّعَ دونوں لفظ صیغہ معروف سے۔ ب ابوجعفر کیلئے اَذِنَ لَهٗ حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ اول صیغہ معروف سے اور ثانی صیغہ مجہول سے۔ ت امام خلف کیلئے اُذِنَ لَهٗ حَتّٰی اِذَا فُزِّعَ دونوں لفظ صیغہ مجہول سے۔

وَ(فُـ)ـقْ غُرُفٰتِ اجْمَعْ تَنَاوُشُ وَاوُ (حُـ)ـمْ ١٨٧ وَغَيْرُ اخْفِضَنْ تَذْهَبْ فَضُمَّ اكْسِرَنْ (ا)لَا

فِی الْغُرُفٰتِ سبا:٣٧ کو (اسی طرح) جمع کے صیغہ سے پڑھ فُقْ (امام خلف) کیلئے (اور) فوقیت حاصل کر۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ (لَهُمُ) التَّنَاوُشُ سبا:٥٢ (اسی طرح ہمزہ کے بجائے) واؤ (والا) ہے حُمْ (یعقوب) کیلئے تو (اسکا) طالب ہو جا۔ (ابوجعفر کیلئے بھی واؤ سے اور امام خلف کیلئے اَلتَّنَاؤُشُ ہمزہ سے ہے)۔ وَغَيْرُ اخْفِضَنْ: اور (خَالِقٍ) غَيْرِ (اللّٰهِ فاطر:٣) کو ضرور جر دے (نیز) فَلَا تُذْهِبْ فاطر:٨ (کی تاء) کو ضمہ دے (اور ھاء کو) ضرور کسرہ دے۔ (وَغَيْرُ سے یہاں تک کا بیان) اَلَا (ابوجعفر) کیلئے ہے۔ تو باخبر رہ۔ (غَيْرِ میں امام خلف کیلئے بھی جر ہے اور یعقوب کیلئے رفع)

لَهٗ نَفْسُكَ انْصِبْ يُنْقَصُ افْتَحْ وَضُمَّ (حُـ)ـزْ ١٨٨ وَفِی السَّيِّءِ اكْسِرْ هَمْزَهٗ (فَـ)ـتُبَجَّلَا

لَهٗ: ان ہی (ابوجعفر) کیلئے نَفْسَكَ فاطر:٨ (کی سین) کو نصب دے۔ (پس ان کیلئے فَلَا تُذْهِبْ میں ضمہ اور کسرہ ہے جو پہلے بیان ہوا اور نَفْسَكَ میں نصب۔ باقی دو کیلئے فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ)۔ وَلَا يَنْقُصُ (مِنْ عُمُرِهٖ فاطر:١١ کی یاء) کو فتحہ دے اور (قاف کو) ضمہ دے حُزْ (یعقوب) کیلئے (اس کو ذہن میں) جمع کر لے۔ (باقی دو کیلئے وَلَا يُنْقَصُ صیغہ مجہول سے)۔ اور (وَمَكْرَ) السَّيِّءِ فاطر:٤٣ میں (وصلاً) اسکے ہمزہ کو کسرہ دے فَتُبَجَّلَا (امام خلف) کیلئے تاکہ تو عزت دیا جائے۔ (باقی دو کیلئے بھی ہمزہ کا کسرہ ہے)۔

یاءات الاضافة والزوائد: سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ: اس میں نہ یاء اضافت ہے اور نہ زائدہ۔ سُوْرَةُ سَبَاٍ: اس میں یاء اضافت تین ہیں:۔ ١ عِبَادِیَ الشَّكُوْرُ ⑬ میں تینوں کیلئے فتحہ ٢ اَجْرِیَ اِلَّا ㊼ ٣ رَبِّیْ اِنَّهٗ ㊿ دونوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ یاءات زائدہ اس سورۃ میں دو ہیں:۔ ١ كَالْجَوَابِ ⑬ ٢ نَكِيْرِ ㊺ دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔ سُوْرَةُ فَاطِرٍ: اسمیں صرف یاء زائدہ ایک ہے نَكِيْرِ ㉖ میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوْرَةُ یٰسٓ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَالصّٰٓفّٰتِ

اَیِنْ فَافْتَحَنْ خَفِّفْ ذُكِرْتُمْ وَصَیْحَةً ۱۸۹ وَوَاحِدَةً كَانَتْ مَعًا فَارْفَعِ (ا) لَعُلَا

(مَعَكُمْ) اَئِنْ (ذُكِّرْتُمْ یٰسین:۱۹ کے دوسرے ہمزہ) کو ضرور فتحہ دے (اور) ذُكِرْتُمْ (کے کاف) کو (اسی طرح) تخفیف سے پڑھ۔ نیز (اِنْ) كَانَتْ (اِلَّا) کے (بعد والے) صَیْحَةٌ اور وَاحِدَةٌ (یٰسین:۲۹ و۵۳ دونوں کی تاء) کو رفع دے۔ (یہ سارا بیان) اَلْعُلَا بلندی والے (ابوجعفر) کیلئے ہے۔

فائدہ: [۱] ابوجعفر تینوں اختلاف میں منفرد ہیں۔ [۲] اَیِنْ اور اَئِنْ دونوں میں تسہیل وادخال اور ابدال میں سب اپنے اصول پر ہیں۔ [۳] صَیْحَةٌ اور وَاحِدَةٌ کے ساتھ كَانَتْ کی قید احترازی ہے۔ اس سے دوسرے الفاظ نکل گئے۔

وَنَصْبُ الْقَمَرْ (اِ)ذْ (طَ)ابَ ذُرِّیَّةَ اجْمَعَنْ ۱۹۰ (حِ)مًی یَّخْصِمُوْنَ اسْكِنْ (اَ)لَا اكْسِرْ (فَ)تًی (حَ)لَا

وَالْقَمَرَ (قَدَّرْنٰهُ یٰسین:۳۹) کا نصب ہے اِذْ طَابَ (ابوجعفر رویس) کیلئے۔ اس لیے کہ یہ (نصب بھی توجیہ کی رو سے) عمدہ ہوگیا ہے۔ ([۱] امام خلف کے لیے بھی نصب ہے اور روح کیلئے رفع ہے جو اصل سے نکلا۔ [۲] وَالْقَمَرَ میں واؤ قید احترازی ہے۔ ناظم شہرت کی بناء پر واؤ کی قید نہیں لائے۔ اس سے اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ یٰسین:۴۰) نکل گیا۔ ذُرِّیَّةَ اجْمَعَنْ حِمًی: (اَنَّا حَمَلْنَا) ذُرِّیَّتَهُمْ یٰسین:۴۱ کو ضرور جمع کے صیغہ (یعنی اثباتِ الف اور تاء وھاء کے کسرہ) سے (ذُرِّیّٰتِهِمْ) پڑھ حِمًی (یعقوب کے لیے اس حال میں کہ تو (قراءات کی) حمایت والا ہے۔ (ابوجعفر کیلئے بھی جمع سے ہے اور امام خلف کیلئے توحید سے)۔ یَخِصِّمُوْنَ اسْكِنْ اَلَا: یَخِصِّمُوْنَ یٰسین:۴۹ (کی خاء) کو ساکن کر دے (اور صاد کو تشدید دے) اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ تو باخبر رہ۔ (صاد کی تشدید اصل سے نکلی ہے)۔ اِكْسِرْ فَتًی حَلَا: تو (اس کی خاء کو) کسرہ دے فَتًی حَلَا

(امام خلف یعقوب) کیلئے۔ (اے) جوان یہ (کسرہ بھی) شیریں ہوگیا ہے۔

وَشَدِّدْ (فَـ)ـشَا وَاقْصُرْ (اَ)بَا فَـكِهُوْنَ فَا ١٩١ كِـهِيْ ضُمَّ بَا جُبْلًا (حَـ)ـلَا اللَّامَ ثَقِّـلَا

وَشَدِّدْ فَشَا: اور تو (اس کے صاد کو) تشدید سے پڑھ فَشَا (امام خلف) کیلئے۔ یہ (تشدید بھی توجیہ کی رو سے) ظاہر ہوگئی ہے۔ (اس میں تشدید تینوں کیلئے ہے۔ اس طرح کہ امام خلف کیلئے تو خلاف اصل بیان سے نکلی اور ابوجعفر و یعقوب کیلئے سکوت اور موافقت سے)۔

تفریع: [١] ابوجعفر کیلئے یَخْصِّمُوْنَ خار کے اسکان اور صاد کی تشدید سے۔ [٢] یعقوب امام خلف کیلئے یَخِصِّمُوْنَ یار کے فتحہ، خار کے کسرہ اور صاد کی تشدید سے۔

باقی ترجمہ: اور (فِیْ شُغُلٍ) فَكِهُوْنَ یٰسین: ٥٥، فَكِهِيْنَ (كَذٰلِكَ دخان: ٢٧، فَكِهِيْنَ بِمَا طور: ١٨ اور فَكِهِيْنَ ۝ وَاِذَا تطفیف: ٣١ چاروں) کو (اسی طرح) قصر (یعنی الف کے حذف) سے پڑھ اَبَا (ابوجعفر) کیلئے۔ اس حال میں کہ تو (وقار میں) باپ (کی طرح) ہے۔ (باقی دو کیلئے اثباتِ الف سے فٰكِهُوْنَ، فٰكِهِيْنَ)۔ ضُمَّ بَا جُبْلًا حَلَا: ضمہ سے پڑھ جُبُلًا (كَثِيْرًا یٰسین: ٦٢) کی بار کو حَلَا (یعقوب کیلئے۔ یہ (ضمہ بھی) شیریں ہوگیا ہے۔ اَللَّامَ ثَقِّلَا یَهُنْ: تو (اسکے) لام کو ضرور تشدید سے پڑھ یَهُنْ (روح) کیلئے۔ یہ (لفظ تشدید کی صورت میں بھی) آسان ہوجائے گا۔ (پس [١] ابوجعفر کیلئے جِبِلًّا جیم و بار کے کسرہ اور لام کی تشدید سے۔ [٢] رویس امام خلف کے لیے جُبُلًا جیم و بار کے ضمہ اور لام کی تخفیف سے۔ [٣] روح کیلئے جُبُلًّا جیم و بار کے ضمہ اور لام کی تشدید سے)۔

(يَـ)ـهُنْ نَنْكُسْ افْتَحْ ضُمَّ خَفِّفْ (فِـ)ـدًا وَّ(حُـ)ـطْ ١٩٢ لِيُنْذِرَ خَاطِبْ يَقْدِرُ الْحِقْفِ (حُـ)ـوِّلَا

يَهُنْ ماقبل کیساتھ ہے۔ نَنْكُسْ افْتَحْ ضُمَّ خَفِّفْ فِدًا: نَنْكُسْهُ (یٰسین: ٦٨ کے پہلے نون) کو فتحہ دے، (دوسرے نون کو ساکن کر، کاف کو) ضمہ دے (اور) تخفیف سے پڑھ فِدًا (امام خلف) کیلئے۔ اس حال میں کہ تو (اس قراءۃ پر) قربان ہونے والا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ وَحُطْ لِيُنْذِرَ خَاطِبْ: اور لِتُنْذِرَ (مَنْ كَانَ یٰسین: ٧٠ اور لِتُنْذِرَ الَّذِيْنَ احقاف: ١٢) کو تار خطاب سے پڑھ حُطْ (یعقوب) کیلئے۔ تو (اس کو) محفوظ کرلے۔ (ابوجعفر کیلئے بھی دونوں جگہ تار خطاب ہے اور امام خلف کیلئے یار غیب)۔ يَقْدِرُ الْحِقْفِ

حُوِّلَا: (بِقٰدِرٍ اسم فاعل کے بجائے) یَقْدِرُ (فعل مضارع) ہے اَلْحِقْفُ یعنی احقاف: ۳۳ میں حُوِّلَا (یعقوب) کے لیے منتقل کر دیا گیا ہے۔ (حِقْفٌ واحد ہے اَحْقَافٌ کا جیسے طِفْلٌ واحد ہے اَطْفَالٌ کا)۔

وَ(طَابَ هُنَا وَاحْذِفْ لِتَنْوِيْنِ زِيْنَةٍ ۱۹۳ (فَـ)تًى وَّاسْكِنَنْ اَوْ (اُ)دْ وَكَالْبَزِّ (اُ)وْصِلَا

وَطَابَ هُنَا: اور یہاں (یٰسٓ: ۸۱ میں) یہ (بِقٰدِرٍ عَلٰی کے بجائے یَقْدِرُ عَلٰی) طَاب (رویس) کیلئے عمدہ ہوگیا ہے۔ (یٰس ۱ رویس کیلئے یٰسٓ واحقاف دونوں جگہ بِقٰدِرٍ کے بجائے یَقْدِرُ۔ ۲ روح کیلئے یٰسٓ میں یَقْدِرُ اور احقاف میں بِقٰدِرٍ۔ باقی دو کیلئے دونوں جگہ بِقٰدِرٍ)۔ وَاحْذِفْ لِتَنْوِيْنِ زِيْنَةٍ فَتًى: اور حذف کر دے بِزِيْنَةِ (الْكَوَاكِبِ صٰفّٰت: ۶) کی تنوین کو فَتًى (امام خلف) کیلئے اے جوان۔ (باقی دو کیلئے بھی ترک تنوین سے)۔ وَاسْكِنَنْ اَوْ اُدْ: اور تو ضرور ساکن کر دے اَوْ (اٰبَآؤُنَا صٰفّٰت: ۱۷ اور واقعہ: ۴۸ کے واؤ) کو اُدْ (ابوجعفر) کے لیے۔ تو (اس سکون کو مشق کے ذریعہ) تابع کر لے۔ (باقی دو کے لیے واؤ کا فتحہ)۔ وَكَالْبَزِّيْ اُوْصِلَا تَنَاصَرُ: اور بزی کی طرح لَا تَّنَاصَرُوْنَ صٰفّٰت: ۲۵ (مد اور تاء کی تشدید سے ہم تک) اُوْصِلَا (ابوجعفر) کیلئے پہنچایا گیا ہے۔ (باقی دو کیلئے تخفیف سے)۔

فائدہ: مد کی مقدار پوری ہونے کے بعد تاء کی تشدید کی ابتداء ہوگی۔

تَنَاصَرُ وَاشْدُدْ تَّا تَلَظّٰى (طُـ)وًى يَزِفْـ ۱۹۴ ـفُ فَافْتَحْ (فَـ)تًى وَّاللّٰهُ رَبُّ انْصِبَنْ (حَـ)لَا

(تَنَاصَرُ ماقبل کیساتھ ہے)۔ وَاشْدُدْ تَّا تَلَظّٰى طُوًى: اور تشدید سے پڑھ (نَارًا) تَّلَظّٰى (واللیل: ۱۴) کی تاء کو طُوًى (رویس) کیلئے۔ اس (تشدید) نے (بہت سی خوبیوں کو) جمع کر لیا ہے۔ يَزِفُّ فَافْتَحْ فَتًى: يَزِفُّوْنَ صٰفّٰت: ۹۴ کی یاء) کو فتحہ دے فَتًى (امام خلف) کیلئے اے جوان۔ (باقی دو کیلئے بھی یاء کا فتحہ ہے)۔ اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ (صٰفّٰت: ۱۲۶ میں تینوں کی ھاء اور باء) کو ضرور نصب دے حَلَا (یعقوب) کے لیے۔ یہ (نصب بھی) شیریں ہوگیا ہے۔ (اور امام خلف کیلئے بھی نصب ہے اور ابوجعفر کیلئے تینوں میں رفع)۔

توضیح: نَارًا تَّلَظّٰى وغیرہ میں اخفاء کی مقدار پوری ہونے کے بعد تشدید کی وجہ سے تاء سختی کے ساتھ ادا ہو گی اور اس میں دو حرف کے برابر دیر لگے گی۔

وَرَبَّ وَاٰلِ يَاسِيْنَ كَالْبَصْرِ (اِ)ذْ وَكَالْـ ۱۹۵ ـمَدِيْنِيْ (حَـ)لَا وَصْلُ اصْطَفٰى (اَ)صْلُهُ اعْتَلَا

وَرَبُّ ماقبل کیساتھ ہے۔ وَاٰلْ یَاسِیْنَ کَالْبَصْرِ اِذْ: (عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ صٰفّٰت:۱۳۰ (اسی شکل سے ابوعمرو) بصری کی طرح ہے اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ (تو قراءۃ کی اشاعت) کیلئے قوی رہ۔ (امام خلف کیلئے بھی یہی ہے)۔ وَکَالْمَـدِیْنِیْ حَلَا: اور یہ (لفظ نافع) مدنی کی طرح (اٰلِ یَاسِیْنَ) ہے حَلَا (یعقوب) کیلئے۔ (پس عَلٰی اِلْ یَاسِیْنَ کی طرح) یہ (یعنی عَلٰی اٰلِ یَاسِیْنَ بھی) شیریں ہوگیا ہے۔ وَصُلْ اصْطَفٰی اَصْلُهُ اعْتَلَا: اِصْطَفَی (الْبَنَاتِ صٰفّٰت:۱۵۳) کا (ہمزہ) وصلی ہے اَصْلُهُ اعْتَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ اس کی اصل بلند ہوگئی ہے۔ (پس ان کیلئے اِصْطَفٰی کا ہمزہ وصلی ہے جو قاعدہ کی رو سے مکسور ہے۔ باقی دو کیلئے ہمزہ قطعی سے اَصْطَفٰی ہے جو مفتوح ہے)۔

یاءات الاضافة: یٰسٓ: [۱] وَمَا لِیَ لَآ اَعْبُـدُ ﴿۲۲﴾ [۲] اِنِّیَ اِذًا ﴿۲۴﴾ [۳] اِنِّیَ اٰمَنْتُ ﴿۲۵﴾ تینوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

وَالصّٰفّٰتِ: [۱] اِنِّیَ اَرٰی [۲] اَنِّیَ اَذْبَحُكَ [۳] سَتَجِدُنِیَ اِنْ ﴿۱۰۲﴾ تینوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

یاءات الزوائد: یٰسٓ: [۱] وَلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ [۲] فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ دونوں میں صرف یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔ [۳] اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ ﴿۲۳﴾ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً یاء کا اثبات فتحہ کے ساتھ اِنْ یُّرِدْنِیَ الرَّحْمٰنُ اور وقفاً اثبات سکون کے ساتھ اِنْ یُّرِدْنِیْ۔ اور یعقوب کے لیے بھی حالین میں اثبات ہے مگر وصلاً اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے حذف ہوجائے گی۔

وَالصّٰفّٰتِ: [۱] لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾ [۲] سَیَهْدِیْنِ ﴿۹۹﴾ دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

وَمِنْ سُوْرَةِ صٓ اِلٰی سُوْرَةِ الْاَحْقَافِ

لِيَدَّبَّرُوْا خَاطِبْ وَفَا خَفَّ نُصْبِ صَا ١٩٦ دَهُ اضْمُمْ (ا)لَا وَافْتَحْهُ وَالنُّوْنَ (حُـ)مِّلَا

لِيَدَّبَّرُوْا صٓ:٢٩ کو تاء خطاب سے پڑھ اور (فعل کی) فاء (یعنی دال بھی) تخفیف والی ہوگئی ہے۔ (لِتَدَبَّرُوْا پڑھ۔ نیز) بِنُصُبٍ (وَّعَذَابٍ صٓ:٤١) کے صاد کو ضمہ دے۔ یہ (سارا بیان) اَلَا (ابوجعفر) کے لیے ہے۔ تو آگاہ رہ وَافْتَحْهُ وَالنُّوْنَ حُمِّلَا: اور اس (صاد) کو اور نون کو فتحہ دے (اور بِنَصَبٍ پڑھ) حُمِّلَا (یعقوب) کیلئے۔ یہ (لفظ ان کیلئے اسی طرح دو فتحوں سے) نقل کیا گیا ہے۔ (پس ١ ابوجعفر کیلئے بِنُصُبٍ دو ضموں سے ٢ یعقوب کیلئے بِنَصَبٍ دو فتحوں سے ٣ امام خلف کیلئے بِنُصْبٍ ضمہ اور سکون سے)۔

فائدہ: ١ لِتَدَبَّرُوْا میں تاء خطاب صرف ابوجعفر کے لیے ہے۔ ٢ وَفَا خَفَّ میں فا کی قید احترازی ہے۔ اس سے تعیین ہوئی کہ تخفیف دال میں ہے باء میں نہیں۔

وَ(حُـ)ـزْ يُوْعَدُوْ خَاطِبْ وَ(اُ)ذْ كَسْرَ اَنَّمَا ١٩٧ اَمَنْ شَدِّدِ (ا)عْلَمْ (فِـ)ـذْ عِبَادَهُ (اُ)وْصِلَا

اور (هٰذَا مَا) تُوْعَدُوْنَ (صٓ:٥٣، قٓ:٣٢) کو تاء خطاب سے پڑھ حُزْ (یعقوب) کیلئے۔ تو (اس کو اپنے سینہ میں) جمع کر لے۔ (باقی دو کیلئے بھی خطاب ہے اور یہ اختلاف ان ہی دو موقعوں میں ہے)۔ اور (اِلَّا) اِنَّمَا (اَنَا صٓ:٧٠ کے ہمزہ) کا کسرہ ہے اُذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (ہمزہ کے کسرہ کو) تابع کر لے۔ (باقی دو کیلئے فتحہ)۔ اَمَنْ (هُوَ قَانِتٌ زمر:٩ کی میم) کو تشدید سے پڑھ اِعْلَمْ فِذْ (ابوجعفر امام خلف) کیلئے۔ تو (اس کو) جان لے (اور اس کو یاد کر کے آخرت کا) فائدہ حاصل کر۔ یعقوب کیلئے بھی اصل سے تشدید۔ عِبَادَهُ اُوْصِلَا: (بِكَافٍ عَبْدَهُ زمر:٣٦ میں) عِبٰدَهُ، اُوْصِلَا (ابوجعفر) کیلئے پہنچایا گیا ہے۔ (امام خلف کیلئے بھی یہی ہے اور یعقوب کیلئے عَبْدَهُ ہے۔

وَقُلْ حَسْرَتٰيَ (ا)عْلَمْ وَفَتْحُ (جِ)نًا وَّسَكِّـ ١٩٨ ـنِ الْخُلْفَ (بِ)نْ يَّدْعُو (ا)تْلُ اَوْ اَنْ وَّقَلْبِ لَا

اور (يٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا زمر:٥٦ میں یاء کی زیادتی سے) يٰحَسْرَتٰيَ پڑھ اِعْلَمْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (اس کی توجیہ بھی) معلوم کر لے۔ وَفَتْحُ جَنًا: اور (اس زائد یاء کا) فتحہ جَنًا (ابن جماز) کیلئے چنا ہوا میوہ ہے۔ وَسَكِّنِ الْخُلْفَ بِنْ: اور (اس زائد یاء کو) ساکن کر دے (اور اس سے پہلے مد لازم بھی کر) اَلْخُلْفَ (اور اس سکون میں) خلف کو بِنْ (ابن وردان) کیلئے ظاہر کر دے۔ (پس [١] ابن جماز کے لیے زائد یاء کا اثبات فتحہ سے [٢] ابن وردان کیلئے اس زائد یاء کا فتحہ اور سکون دونوں اور سکون کی حالت میں مد لازم بھی ہوگا [٣] باقی دو کے لیے یاء زائدہ نہیں ہے۔ (وَالَّذِيْنَ) يَدْعُوْنَ مؤمن:٢٠ (اطلاقی یاء غیب سے) اُتْلُ (ابوجعفر) کیلئے پڑھ۔ (باقی دو کے لیے بھی یاء غیب سے)۔ (دِيْنَكُمْ وَاَنْ مؤمن:٢٦ میں) اَوْ اَنْ ہے (واؤ ساکن ماقبل ہمزہ مفتوح۔ نیز) وَقَلْبِ لَا

تُنَوِّنْهُ وَاقْطَعْ اَدْخِلُوْا (حُ)مْ سَيَدْخُلُوْ ١٩٩ نَ جَهِّلْ (ا)لَا (طِ)بْ اَنِّثَنْ يَّنْفَعُ (ا)لْعُلَا

وَقَلْبِ لَا تُنَوِّنْهُ: اور قَلْبِ (مُتَكَبِّرٍ مؤمن:٣٥) جو ہے اس کو تنوین نہ دے (نیز) اَدْخِلُوْا (اٰلَ مؤمن:٤٦) کو (ہمزہ) قطعی (اور خاء کے کسرہ) سے پڑھ۔ (اَوْ اَنْ سے یہاں تک) حُمْ (یعقوب) کے لیے ہے۔ تو (اسکا) طالب ہو جا۔

توضیح: [١] یعقوب کیلئے دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ۔ امام خلف کیلئے بھی اصل سے یہی ہے اور ابوجعفر کیلئے دِيْنَكُمْ وَاَنْ ہمزہ کے بغیر۔ [٢] یعقوب کیلئے قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ بلا تنوین۔ باقی دو کیلئے بھی ترک تنوین سے۔ [٣] یعقوب کیلئے اَدْخِلُوْا ہمزہ قطعی سے۔ باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔

باقی ترجمہ: سَيَدْخُلُوْنَ جَهِّلْ اَلَا طِبْ: اور سَيَدْخُلُوْنَ مؤمن:٦٠ کو صیغہ مجہول سے پڑھ اَلَا طِبْ (ابوجعفر رویس) کے لیے۔ تو (اس سے) واقف (بھی) ہو جا (اور اس کو پڑھ کر) خوش (بھی) ہو۔ (باقی روح امام خلف کیلئے صیغہ معروف سے سَيَدْخُلُوْنَ)۔ اَنِّثَنْ يَّنْفَعُ الْعُلَا: اور تاء تانیث سے پڑھ (يَوْمَ لَا) تَنْفَعُ مؤمن:٥٢ کو اَلْعُلَا (ابوجعفر) کیلئے جو بلندی والے ہیں۔ (یعقوب کیلئے بھی تاء تانیث سے ہے۔ اور امام خلف کیلئے یاء تذکیر سے يَنْفَعُ)۔

سَوَآءٌ (ا)تی اخْفِضْ (حُ)ز وَنَحِسَاتٍ كَسْرُ حَا ۲۰۰ وَنَحْشُرُ اَعْدَآءُ الْيَا (ا)تْلُ وَارْفَعْ مُجَهِّلًا

سَوَآءٌ (لِّلسَّآئِلِيْنَ فصلت:۱۰ کے ہمزہ کا اطلاقی رفع) اَتٰی (ابوجعفر) کے لیے آیا ہے۔ اِخْفِضْ حُزْ: تو (سَوَآءٍ کے ہمزہ کو) جر دے حُزْ (یعقوب) کیلئے تو (اس کو) محفوظ کر لے۔ (باقی امام خلف کیلئے سَوَآءً نصب سے)۔ نَحِسَاتٍ كَسْرُ حَا: (فِيْ اَيَّامٍ) نَّحِسَاتٍ فصلت:۱۶ (میں) حاء کا کسرہ ہے۔ (نیز وَيَوْمَ) يُحْشَرُ اَعْدَآءُ (اللّٰهِ فصلت:۱۹ (میں نون کے بجائے) یاء ہے۔ (اور) مُجَهِّلًا (اس کو) صیغہ مجہول بنا دے۔ وَارْفَعْ: اور (اَعْدَآءُ کو) رفع دے (نَحِسَاتٍ سے یہاں تک) اُتْلُ (ابوجعفر) کیلئے پڑھ۔

تفریع: [۱] نَحِسَاتٍ میں ابوجعفر کی طرح امام خلف کیلئے بھی حاء کا کسرہ ہے اور یعقوب کیلئے حاء کا سکون۔ [۲] ابوجعفر کی طرح امام خلف کیلئے بھی (وَيَوْمَ) يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ فعل مجہول اور نون کے بجائے یاء سے اور اَعْدَآءُ رفع سے۔ یعقوب کا ذکر آگے آرہا ہے۔

وَبِالنُّوْنِ سَمِّی (حُ)مْ يُبَشِّرُ (فِ)ی (حِ)مَا ۲۰۱ وَيُرْسِلُ يُوْحِي انْصِبُ (ا)لَا عِنْدَ (حُ)وِّلَا

اور (نَحْشُرُ کو) نون کے ساتھ صیغہ معروف بنا دیا ہے حُمْ (یعقوب) کیلئے۔ تو (اس کا) طالب ہو جا۔ (پس یعقوب کیلئے نَحْشُرُ اَعْدَآءَ اللّٰـهِ ہے۔ یعنی اَعْدَآءَ کا نصب شہرت کی بناء پر ذکر نہیں کیا)۔ يُبَشِّرُ فِي حِمَا: اور يُبَشِّرُ (اللّٰـهُ شوریٰ:۲۳ اسی شکل سے) فِيْ حِمَا (امام خلف یعقوب) کے لیے (ناقلین کی) حفاظت میں ہے۔ (اس کی قیود تلفظ سے نکلی ہیں اور ابوجعفر کیلئے بھی اصل سے یہی ہے اور يُبَشِّرُ کے مقامات کی تفصیل شعر ۸۷ میں دیکھیں)۔ (اَوْ) يُرْسِلَ (رَسُوْلًا اور) فَيُوْحِيَ شوریٰ:۵۱ (دونوں) کو نصب سے پڑھ اَلَا (ابوجعفر) کے لیے تو آگاہ رہ۔ (باقی دو کے لیے بھی نصب سے ہے)۔ (عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ زخرف:۱۹ جو ہے وہ) حُوِّلَا (یعقوب) کے لیے عِنْدَ ہوگیا۔ (ابوجعفر کیلئے بھی عِنْدَ الرَّحْمٰنِ ہے اور امام خلف کیلئے عِبٰـدُ الرَّحْمٰـنِ)۔

وَجِئْنَاكُمْ سَقْفًا كَبَصْرٍ (اِ)ذًا وَّ (حُ)زْ ۲۰۲ كَحَفْصٍ نُّقَيِّضْ يَا وَاَسْوِرَةٌ (حَ)لَا

اِذًا (ابوجعفر) کیلئے اب جِئْنٰكُمْ (بِاَهْدٰى زخرف:۲۴) ہے (جمع کے صیغہ سے۔ نیز لِبُيُوْتِهِمْ) سَقْفًا (زخرف:۳۳ واحد کے صیغہ سے) بصری کی طرح ہے۔ وَحُزْ كَحَفْصٍ: اور حُزْ (یعقوب) کیلئے (سُقُفًا جمع

کے صیغہ سے) حفص کی طرح ہے تو (اس کو) محفوظ کر لے۔ نُقَيِّضْ (لَهٗ زخرف:۳۶ نون کے بجائے) یا (والا) ہے، (نیز) اَسْوِرَةٌ (زخرف:۵۳ واحد کے صیغہ سے ہے۔ ان دونوں اختلاف کا بیان) حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہو گیا ہے۔

توضیح: [۱] ابوجعفر کیلئے جِيئْتُكُمْ جمع سے ہے جو بیان سے نکلا۔ باقی دو کیلئے جِئْتُكُمْ واحد کے صیغہ سے ہے جو اصل سے نکلا۔ [۲] ابوجعفر کیلئے سَقْفًا ہے واحد کے صیغہ سے جو كَبَصْرٍ کی قید سے نکلا اور یعقوب کیلئے سُقُفًا ہے جمع کے صیغہ سے جو كَحَفْصٍ کی قید سے نکلا اور امام خلف کیلئے بھی سُقُفًا ہے جو اصل سے نکلا۔ [۳] یعقوب کیلئے يُقَيِّضْ یاء سے باقی دو کیلئے نُقَيِّضْ نون سے۔ [۴] یعقوب کیلئے اَسْوِرَةٌ اور باقی دو کیلئے اَسَاوِرَةٌ جمع سے جو اصل سے نکلا۔

وَفِيْ سَلَفًا فَتْحَانِ ضُمَّ يَصِدُّ (فُقْ ٢٠٣ وَيَلْقَوْا كَسَالَ الطُّوْرِ بِالْفَتْحِ (اُ)صِّلَا

اور (فَجَعَلْنٰهُمْ) سَلَفًا زخرف:۵۶ میں (سین اور لام پر) دو فتحہ ہیں۔ (نیز) يَصُدُّوْنَ زخرف:۵۷ (کے صاد) کو ضمہ دے۔ (ان دونوں اختلاف کا بیان) فُقْ (امام خلف) کے لیے ہے۔ تو (فن میں) فوقیت حاصل کر۔ (یہاں زخرف:۸۳ میں حَتّٰى يُلٰقُوْا کے بجائے) يَلْقَوْا (قاف کے) فتحہ، (لام کے سکون اور الف کے حذف) سے ہے سَالَ (سَآئِلٌ یعنی معارج:۴۲ اور) طور:۴۵ کی طرح اُصِّلَا (ابوجعفر) کیلئے اصل قرار دیا گیا ہے۔

توضیح: [۱] سَلَفًا میں تینوں کیلئے دو فتحہ ہیں جو ابوجعفر کیلئے بیان سے اور باقی دو کے لیے اصل سے نکلے۔ [۲] يَصُدُّوْنَ میں صاد کا ضمہ ابوجعفر کیلئے بیان سے، امام خلف کیلئے اصل سے نکلا اور یعقوب کیلئے اصل سے کسرہ ہے يَصِدُّوْنَ۔ [۳] ابوجعفر کیلئے تینوں جگہ يَلْقَوْا ہے۔ قاف کے فتحہ، لام کے سکون اور الف کے حذف سے۔ باقی دو کیلئے تینوں جگہ حفص کی طرح يُلٰقُوْا ہے۔

وَ(طِبْ يَرْجِعُوْنَ النَّصْبُ فِيْ قِيْلِهٖ (فَهْشَا ٢٠٤ وَتَغْلِيْ فَذَكِّرْ (طُلْ وَضُمَّ اعْتِلُوْ (حَلَا

اور (وَاِلَيْهِ) يُرْجَعُوْنَ زخرف:۸۵ (اطلاقی یاء غیب والا) ہے طِبْ (رویس) کیلئے۔ تو (اس پر) خوش رہ۔ (پس [۱] ابوجعفر کیلئے تاء اور صیغہ مجہول سے تُرْجَعُوْنَ [۲] روح کیلئے تاء اور صیغہ معروف سے تَرْجِعُوْنَ

[۳] امام خلف کیلئے یاء اور صیغہ مجہول سے یُرْجَعُوْنَ [۴] رویس کیلئے یاء اور صیغہ معروف سے یَرْجِعُوْنَ۔ [وَقِیْلِهٖ زخرف:۸۸ میں نصب فَشَا (امام خلف) کیلئے ظاہر ہو گیا ہے۔ (یعنی وَقِیْلَهٗ اور باقی دو کیلئے بھی نصب ہے)۔ [اور (کَالْمُهْلِ) یَغْلِیْ دخان:۴۵ کو یاء تذکیر سے پڑھ طُلْ (رویس) کیلئے۔ (اللہ کرے تو علمی فیوض کے اعتبار سے) دراز ہو۔ (باقی ڈھائی کے لیے تاء تانیث سے)۔ [فَاعْتِلُوْهُ دخان:۴۷ (کی تاء) کو ضمہ دے (فَاعْتُلُوْهُ) حَلَا (یعقوب) کیلئے یہ (ضمہ بھی) شیریں ہو گیا ہے ﴿بافی﴾

وَ بِالْكَسْرِ (اِ)ذْ اٰيٰتُ اِكْسِرْ مَعًا (حِـ)مًّى ۲۰۵ وَ بِالرَّفْعِ (فَـ)وْزٌ خَاطِبًا يُّؤْمِنُوْ (طُـ)لًا

وَبِالْكَسْرِ اِذْ: اور (فَاعْتِلُوْهُ تاء کے) کسرہ کیساتھ ہے اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (اس کی اشاعت) کیلئے قوی رہ۔ (امام خلف کیلئے بھی تاء کا ضمہ ہے)۔ [اٰیٰتٌ (لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ اور اٰیٰتٌ (لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ جاثیہ:۴ و ۵ کی تاء کو کسرہ دے دونوں جگہ حِمًّی (یعقوب) کیلئے جو حمایت (والا) ہے۔ [وَبِالرَّفْعِ فَوْزٌ: اور (یہ اٰیٰتٌ ان ہی دونوں موقعوں میں) رفع کے ساتھ فَـوْزٌ (امام خلف) کیلئے کامیابی (والا) ہے۔ (ابوجعفر کیلئے بھی رفع سے)۔ [(وَاٰیٰتِهٖ) تُؤْمِنُوْنَ جاثیہ:۶ کو تاء خطاب سے پڑھ طُلًا (رویس) کیلئے۔ جو (خوبی اور صفائی میں) سونے کی طرح ہے۔ (امام خلف کیلئے بھی تاء خطاب سے اور ابوجعفر روح کیلئے یاء غیب سے)۔

لِنَجْزِىَ بِيَا جَهِّلْ (اَ)لَا كُلُّ ثَانِيًا ۲۰۶ بِنَصْبٍ (حَـ)وٰى وَالسَّاعَةَ الرَّفْعُ (فُـ)صِّلَا

لِنَجْزِیَ بِیَا جَهِّلْ اَلَا: لِیُجْزٰی (قَوْمًا جاثیہ:۱۴) کو یاء غیب کے ساتھ صیغہ مجہول بنا دے اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ تو باخبر رہ۔ (یعقوب کیلئے لِیَجْزِیَ یاء غیب سے صیغہ معروف۔ امام خلف کیلئے لِنَجْزِیَ نون متکلم سے صیغہ معروف)۔ [کُلُّ ثَانِیًا بِنَصْبٍ حَوٰی: دوسرا کُلَّ (اُمَّةٍ تُدْعٰی جاثیہ:۲۸) کو نصب کیساتھ حَوٰی (یعقوب) نے گھیر لیا ہے۔ (باقی دو کے لیے کُلُّ رفع سے ہے۔ ثَانِیًا کی قید سے وَتَرٰی کُلَّ اُمَّةٍ نکل گیا جو اسی آیت میں پہلا ہے)۔ [وَالسَّاعَةَ الرَّفْعُ فُصِّلَا: وَالسَّاعَةُ (لَا رَیْبَ جاثیہ:۳۲) رفع (والا) ہے، فُصِّلَا: یہ (امام خلف) کیلئے (فن کی کتابوں میں) مفصل بیان کیا گیا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی رفع ہے)۔

یاءات الاضافة:

صٓ: [۱] وَلِیَ نَعْجَةٌ ﴿۲۳﴾ [۲] مَا کَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍ ﴿۶۹﴾ دونوں میں تینوں کے لیے سکون۔ [۳]

اِنِّیٓ اَحۡبَبۡتُ ﴿۳۲﴾ [۴] مِنۡۢ بَعۡدِیٓ اِنَّكَ ﴿۳۵﴾ [۵] لَعۡنَتِیٓ اِلٰی ﴿۷۸﴾ تینوں میں ابوجعفر کے لیے فتحہ۔
[۶] مَسَّنِیَ الشَّیۡطٰنُ ﴿۴۱﴾ میں تینوں کیلئے فتحہ۔

سُوۡرَةُ الزُّمَرِ: [۱] اِنِّیٓ اُمِرۡتُ ﴿۱۱﴾ [۲] اِنِّیٓ اَخَافُ ﴿۱۳﴾ [۳] تَاۡمُرُوۡنِّیٓ اَعۡبُدُ ﴿۶۴﴾ تینوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ [۴] اِنۡ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ ﴿۳۸﴾ میں تینوں کے لیے فتحہ۔ [۵] قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا ﴿۵۳﴾ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً فتحہ اور وقفاً سکون۔

سُوۡرَةُ الۡمُؤۡمِنُ: [۱] اِنِّیٓ اَخَافُ اَنۡ یُّبَدِّلَ ﴿۲۶﴾ [۲] اِنِّیٓ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ مِّثۡلَ یَوۡمِ الۡاَحۡزَابِ ﴿۳۰﴾ [۳] اِنِّیٓ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ یَوۡمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ [۴] لَعَلِّیٓ اَبۡلُغُ الۡاَسۡبَابَ ﴿۳۶﴾ [۵] مَالِیٓ اَدۡعُوۡکُمۡ ﴿۴۱﴾ [۶] اَمۡرِیٓ اِلَی اللّٰهِ ﴿۴۴﴾ ان سب میں ابوجعفر کے لیے فتحہ۔ [۷] ذَرُوۡنِیٓ اَقۡتُلۡ ﴿۲۶﴾ [۸] اُدۡعُوۡنِیٓ اَسۡتَجِبۡ ﴿۶۰﴾ ان دو میں تینوں کیلئے سکون۔

سُوۡرَةُ فُصِّلَتۡ: [۱] اَیۡنَ شُرَکَآءِیۡ ﴿۴۷﴾ میں تینوں کے لیے سکون۔ [۲] اِلٰی رَبِّیٓ اِنَّ لِیۡ ﴿۵۰﴾ میں ابوجعفر کے لیے فتحہ۔

سُوۡرَةُ الشُّوۡرٰی میں یاء اضافت کوئی نہیں۔

سُوۡرَةُ الزُّخۡرُفِ: مِنۡ تَحۡتِیٓ اَفَلَا ﴿۵۱﴾ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

سُوۡرَةُ الدُّخَانِ: [۱] اِنِّیٓ اٰتِیۡکُمۡ ﴿۱۹﴾ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ [۲] وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِیۡ ﴿۲۱﴾ میں تینوں کیلئے سکون۔

سُوۡرَةُ الۡجَاثِیَةِ: میں یاء اضافت کوئی نہیں۔

یاءات الزوائد:

صٓ: [۱] عَذَابِ ﴿۸﴾ [۲] عِقَابِ ﴿۱۴﴾ دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوۡرَةُ الزُّمَرِ: [۱] عِبٰدَهٗ یٰعِبَادِ ﴿۱۶﴾ رویس کیلئے حالین میں اثبات۔ باقی ڈھائی کیلئے حالین میں حذف [۲] فَاتَّقُوۡنِ ﴿۱۶﴾ میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔ باقی دو کیلئے حالین میں حذف۔ [۳] فَبَشِّرۡ عِبَادِ ۝ الَّذِیۡنَ ﴿۱۷﴾ میں یعقوب کیلئے وصلاً حذف، وقفاً اثبات۔

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِن: [۱] اَلتَّلَاقِ ⑮ [۲] اَلتَّنَادِ ㉜ دونوں میں ابن وردان کیلئے وصلاً اور یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ [۳] یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ ㊳ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔ [۴] عِقَابِ ⑤ میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوْرَۃُ فُصِّلَتْ: میں یاء زائدہ کوئی نہیں۔

سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی: [۱] اَلْجَوَارِ ㉜ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوْرَۃُ الزُّخْرُف: [۱] سَیَهْدِیْنِ ㉗ [۲] وَاَطِیْعُوْنِ ㊸ دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات [۳] وَاتَّبِعُوْنِ ㊵ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات [۴] یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ ㊻ میں ابوجعفر رویس کیلئے حالین میں اثبات وسکون اور روح امام خلف کیلئے حالین میں حذف۔

سُوْرَۃُ الدُّخَانِ: [۱] اَنْ تَرْجُمُوْنِ ⑳ [۲] فَاعْتَزِلُوْنِ ㉑ دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سُوْرَۃُ الْجَاثِیَۃِ: میں یاء زائدہ کوئی نہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَحْقَافِ اِلٰی سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ

وَ(حُـهٰ فَصْلُهٗ كُرْهًا يُّرٰى وَالْوِلَا كَعَا ۲۰۷ صِمٍ تَقْطَعُوْا أُمْلِى اسْكِنِ الْيَاءَ (حُـظِلَّا

اور حُزْ (یعقوب) کیلئے [۱] (وَفِصٰلُهٗ احقاف:۱۵میں)وَفَصْلُهٗ۔ [۲] كُرْهًا احقاف:۱۵(کاف کے ضمہ سے دونوں جگہ)۔ [۳] (لَا) يُرٰى (اِلَّا احقاف:۲۵ یاء کے ضمہ سے)۔ [۴] وَالْوِلَا: اور (اسکے) پاس والا (اسم یعنی مَسٰكِنُهُمْ نون کے رفع سے)۔ كَعَاصِمٍ: (یہ چاروں اختلاف) عاصم کی طرح ہیں (ان کو اپنے سینہ میں) محفوظ کر لے۔ (وَتُقَطِّعُوْا سورۃ محمد ﷺ:۲۲) وَتَقْطَعُوْا ہے۔ (نیز) وَأُمْلِيْ (لَهُمْ سورۃ محمد ﷺ آیت:۲۵) میں (اسی طرح) یاء کو ساکن کر دے۔ (باقی ہمزہ کا ضمہ اور لام کا کسرہ اصل سے نکلا۔ اور وَتَقْطَعُوْا اور وَأُمْلِيْ لَهُمْ کا اختلاف) حُـظِلَّا (یعقوب) کیلئے حلال (اور جائز) کر دیا گیا ہے۔

توضیح: [۱] یعقوب کیلئے فَصْلُهٗ کی قیود تلفظ سے نکلی ہیں۔ باقی دو کیلئے فِصٰلُهٗ [۲] كُرْهًا کے اختلافی کلمات چار آئے ہیں:۔ [۱] نساء:۱۹ [۲] توبہ:۵۳ [۳] [۴] احقاف:۱۵ میں دو۔ پس [۱] ابوجعفر کیلئے چاروں میں فتحہ سے كَرْهًا [۲] امام خلف کیلئے چاروں میں ضمہ سے كُرْهًا [۳] یعقوب کیلئے پہلے دو میں فتحہ اور دوسرے دو میں ضمہ سے۔ لَا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ: یعقوب کیلئے اسی شکل سے۔ امام خلف کیلئے بھی یہی ہے۔ اور ابوجعفر کے لیے لَا تَرٰى اِلَّا مَسٰكِنَهُمْ۔ پھر اسکے فتح وامالہ اور تقلیل میں سب اپنے اپنے اصول پر ہیں۔ یعقوب کیلئے وَتَقْطَعُوْا باقی دو کیلئے وَتُقَطِّعُوْا۔ یعقوب کیلئے وَأُمْلِيْ لَهُمْ اور باقی دو کے لیے وَأَمْلٰى لَهُمْ۔

وَنَبْلُوْا كَذَا (طِهٖ يُؤْمِنُوْا وَالثَّلَاثَ خَا ۲۰۸ طِبَنْ (حُـهٰ سَنُؤْتِيْهِ بِنُوْنٍ (يَـهٰلِيْ وَلَا

وَنَبْلُوْا (اَخْبَارَكُمْ سورۃ محمد ﷺ:۳۱) اسی طرح (واؤ کے سکون سے) ہے طِبْ (رویس) کیلئے۔ تو خوش ہو

جا۔(واؤ کے سکون میں یہ منفرد ہیں)۔ لِتُؤْمِنُوْا سورۃ الفتح:۹ اور (اسکے بعد والے) تین (کلمات وَتُعَزِّرُوْهُ، وَتُوَقِّرُوْهُ، وَتُسَبِّحُوْهُ چاروں) کو تاء خطاب سے پڑھ حُزْ (یعقوب) کیلئے۔(اس خطاب کو بھی) محفوظ کر لے۔(باقی دو کے لیے بھی چاروں میں تاء خطاب)۔ فَسَنُؤْتِيْهِ فتح:۱۰ نون سے ہے یَلِیْ (روح) کیلئے (ناقلین کی مدد سے) متصل ہوتی ہے۔(ابوجعفر کے لیے بھی نون سے ہے۔ باقی امام خلف رولیں کیلئے یاء سے فَسَیُؤْتِیْهِ)۔

وَ(حُـ)ـطْ يَعْمَلُوْ خَاطِبْ وَفَتْحَا تَقَدَّمُوْا ۲۰۹ (حَـ)ـوٰى حُجُرَاتِ الْفَتْحُ فِي الْجِيْمِ (اُ)عْمِلَا

اور (بِمَا) تَعْمَلُوْنَ (بَصِيْرًا فتح:۲۴) کو تاء خطاب سے پڑھ حُطْ (یعقوب) کے لیے۔تو (اس کو) محفوظ کر لے۔(باقی دو کے لیے بھی تاء خطاب سے)۔ لَا تَقَدَّمُوْا حجرات:۱ کے دو فتحہ (تاء اور دال پر) ہیں۔(ان میں سے ہر ایک کو) حَوٰی (یعقوب) نے گھیر لیا ہے۔(اسمیں یہ منفرد ہیں)۔ (مِنْ وَّرَآءِ) الْحُجُرَاتِ (حجرات:۴ کی) جیم میں (ضمہ کے بجائے) فتحہ اُعْمِلَا (ابوجعفر) کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔(باقی دو کے لیے اَلْحُجُرَاتِ ضمہ سے)۔

وَ اِخْوَتِكُمْ (حِـ)ـرْزٌ وَّنُوْنَ يَقُوْلُ (اُ)ذْ ۲۱۰ وَقَوْمِ انْصِبَنْ (حِـ)ـفْظًا وَّ وَاتَّبَعَتْ (حُـ)ـلَا

اور (بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ حجرات:۱۰ کے تثنیہ میں) اِخْوَتِكُمْ: حِرْزٌ (یعقوب) کیلئے (جمع کے صیغہ سے) محفوظ ہے۔(باقی دو کیلئے اَخَوَيْكُمْ)۔ (يَوْمَ) نَقُوْلُ قٓ:۳۰ کے نون کو اُذْ (ابوجعفر) کیلئے تابع کر لے۔(باقی دو کیلئے بھی نون ہی ہے)۔ وَقَوْمَ (نُوْحٍ ذٰریٰت:۴۶ کے میم) کو ضرور (ایسا) نصب دے حِفْظًا (یعقوب) کیلئے جو محفوظ ہے۔(ابوجعفر کیلئے بھی یہی ہے اور امام خلف کیلئے قَوْمِ جر سے)۔ وَاتَّبَعَتْهُمْ طور:۲۱ (اسی شکل میں) حُلَا (یعقوب) کیلئے زیوروں والا ہے۔

وَبَعْدُ ارْفَعَنْ وَّالصَّادُ فِيْ بِمُصَيْطِرٍ ۲۱۱ مَعَ الْجَمْعِ (فِـ)ـدْ وَ(ا)لْحِبْرُ كَذَّبَ ثَقَّلَا

اور (اسکے فوراً) بعد (والے ذُرِّيَّتُهُمْ کی تاء) کو رفع دے (حُلَا: یعقوب کیلئے۔ [۱] اسکا تعلق بھی اسی رمز سے ہے۔ [۲] باقی دو کیلئے بھی رفع ہے۔ [۳] رفع تو یہاں بیان ہوا اور جمع واحد کی تفصیل شعر۱۷۲ میں بیان ہوئی)۔ اور (خالص) صاد ہے بِمُصَيْطِرٍ (غاشیہ:۲۲) اور جمع (والے اَلْمُصَيْطِرُوْنَ طور:۳۷) میں فِدْ

(امام خلف) کیلئے۔تو (اجر کا) فائدہ حاصل کر۔(باقی دو کیلئے بھی دونوں میں خالص صاد ہے)۔ اور مَا كَذَّبَ (الْفُؤَادُ نجم:۱۱ کے ذال) کو تشدید سے پڑھا ہے اَلْحِبْرُ (ابوجعفر) بڑے عالم نے۔(باقی دو کیلئے تخفیف ہے)۔

كَتَا اللَّاتَ (طُلْ تَمْرُوْنَهٗ (حُـمْ وَمُسْتَقِرْ ۲۱۲ رُ اِخْفِضْ (اِ)ذًا سَتَعْلَمُو الْغَيْبُ (فُصِّلَا

كَتَا اللَّاتَ طُلْ: (مَا كَذَّبَ میں ابوجعفر کیلئے تشدید ایسے ہی ہے) جیسے اَللّٰآتَّ نجم:۱۹ (کی تاء میں تشدید اور مد لازم) ہے طُلْ (رویس) کیلئے۔(اللہ کرے تیری عمر) دراز ہو۔(باقی ڈھائی کے لئے تخفیف وقصر سے)۔ (اَفَتُمْرُوْنَهٗ نجم:۱۲ میں) اَفَتَمْرُوْنَهٗ ہے حُمْ (یعقوب) کیلئے۔تو (اس کی حفاظت کیلئے اسکے گرد) طواف کر۔(امام خلف کیلئے بھی یہی ہے اور ابوجعفر کیلئے اَفَتُمْرُوْنَهٗ ہے)۔ (وَكُلُّ اَمْرٍ) مُّسْتَقِرٌّ قمر:۳ (کی راء) کو جر دے اِذًا (ابوجعفر) کیلئے۔اب (باقی دو کیلئے رفع سے)۔ اَسَيَعْلَمُوْنَ قمر:۲۶ میں یاء غیب فُصِّلَا (امام خلف) کیلئے (فن کی کتابوں میں) تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔(باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔

یاءات الاضافة: اَلْاَحْقَافِ: [۱] اَوْزِعْنِيَ اَنْ ⑮ میں تینوں کیلئے سکون۔ [۲] اَتَعِدَانِنِيَ اَنْ ⑰ [۳] اِنِّيَ اَخَافُ ㉑ [۴] وَلٰكِنِّيَ اَرٰكُمْ ㉓ تینوں میں ابوجعفر کیلئے فتح۔

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُوْرَةُ الْفَتْحِ، سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ تینوں میں نہ یاء اضافت ہے اور نہ یاء زائدہ۔ سُوْرَةُ قٓ سے سُوْرَةُ الْقَمَرِ تک یاء اضافت کوئی نہیں۔

یاءات الزوائد: سُوْرَةُ قٓ: [۱] وَعِيْدِ ⑭ اَفَعَيِيْنَا [۲] مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ㊺ دونوں میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔ [۳] يَوْمَ يُنَادِ ㊶ میں صرف یعقوب کیلئے وقفاً اثبات۔باقی دو کیلئے حالین میں حذف [۴] اَلْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ ㊶ میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔امام خلف کے لیے حالین میں حذف۔ سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ: [۱] لِيَعْبُدُوْنِ ㊻ [۲] اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ㊼ [۳] فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ㊾ تینوں میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ سُوْرَةُ الطُّوْرِ اور سُوْرَةُ النَّجْمِ میں یاء زائدہ کوئی نہیں۔ سُوْرَةُ الْقَمَرِ: [۱] يَدْعُ الدَّاعِ ⑥ [۲] اِلَى الدَّاعِ ⑧ دونوں میں ابوجعفر کیلئے وصلاً اور یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ [۳] تا [۸] وَنُذُرِ ⑯ ⑱ ㉑ ㉚ ㊲ ㊴ چھیوں جگہوں میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى سُوْرَةِ الِامْتِحَانِ

(فَهشَا الْمُنْشَئٰتُ افْتَحْ نُحَاسٌ (طَهْوِی وَحُوْ ٢١٣ رُ عِیْنٌ (فَهشَا وَاخْفِضْ (ا)لَا شُرْبَ (فُصِّلَا

اَلْمُنْشَئٰتُ (سورۃ الرحمٰن:۲۴ کے شین) کوفتحہ دے فَشَا (امام خلف) کیلئے۔ یہ (فتحہ) ظاہر ہوگیا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی فتحہ ہے)۔ وَنُحَاسٌ الرحمٰن:۳۵ (کے اطلاقی) رفع نے طَوٰی (رویس) کیلئے (بہت سی خوبیوں کو) جمع کرلیا ہے۔ (ابوجعفر امام خلف کیلئے بھی اصل کی بناء پر رفع ہے اور روح کیلئے جر سے وَنُحَاسٍ جو اصل سے نکلا)۔ وَحُوْرٌ عِیْنٌ واقعہ:۲۲ (کی راء اور نون کا اطلاقی رفع فَشَا (امام خلف) کے لیے ظاہر ہوگیا ہے۔ (یعقوب کیلئے بھی دونوں میں رفع ہے)۔ وَاخْفِضْ اَلَا اور تو (ان دونوں کو) جر دے (وَحُوْرٍ عِیْنٍ) اَلَا (ابوجعفر) کیلئے تو باخبر رہ۔ شُرْبَ فُصِّلَا بِفَتْحٍ: شَرْبَ (الْهِیْمِ واقعہ:۵۵ شین کے فتحہ کیساتھ فُصِّلَا (امام خلف) کیلئے مفصل بیان کیا گیا ہے۔ (یعقوب کیلئے بھی فتحہ ہے اور ابوجعفر کیلئے ضمہ سے شُرْبَ)۔

بِفَتْحٍ فَرَوْحُ اضْمُمْ (طَهْوِی وَ(حِ)مًی اُخِذْ ٢١٤ وَبَعْدُ كَحَفْصٍ اَنْظِرُوا اضْمُمْ وَصِلْ (فَهلَا

بِفَتْحٍ ماقبل کیساتھ ہے۔ فَرَوْحُ اضْمُمْ طَوٰی: تو فَرُوْحٌ واقعہ:۸۹ (کی راء) کو ضمہ دے طَوٰی (رویس) کے لیے۔ اس (لفظ) نے (ضمہ کیساتھ بھی معنیٰ کی عمدگی کو) جمع کرلیا ہے۔ (باقی ڈھائی کے لیے راء کے فتحہ سے فَرَوْحٌ)۔ (وَقَدْ) اَخَذَ اور (اس کے) بعد (مِیْثَاقَکُمْ حدید:۸ کا مجموع) حفص کی طرح ہے حِمًی (یعقوب) کیلئے۔ اس حال میں کہ یہ حمایت (والا) ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ تو (اٰمَنُوْا اَنْظِرُوْنَا حدید:۱۳ کی بجائے) اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا کو اسی طرح ظاء کے) ضمہ سے پڑھ اور (اسکے ہمزہ کو) وصلی بنا دے فَلَا (امام خلف) کیلئے۔ یہ (لفظ اسی طرح ہمزہ وصلی اور ضمہ سے) ظاہر ہوگیا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔

وَيُؤْخَذُ اَنِّثْ (اِ)ذْ (حـ)مَا نَزَلَ اَشْدُدِ (ا)ذْ ۲۱۵ وَخَاطِبْ يَكُوْنُوْا (طِـ)بْ وَاٰتٰكُمْ (حـ)لَا

اور (فَالْيَـوْمَ لَا) تُؤْخَذُ حدید:۱۵ کو تاء تانیث سے پڑھ اِذْ حَمَا (ابوجعفر یعقوب) کیلئے۔ اس لیے کہ اس (ناقل) نے (اس کی) حفاظت کی ہے۔ (امام خلف کیلئے یاء تذکیر سے)۔ (وَمَا) نَزَّلَ حدید:۱٦ (کی زاء) کو تشدید سے پڑھ اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ اس لیے کہ (یہ نقل معنٰی کی رو سے صحیح ہوگیا ہے۔ باقی دو کے لیے بھی تشدید سے)۔ (وَلَا) تَكُوْنُوْا (كَالَّذِيْنَ حدید:۱٦) تاء خطاب سے پڑھ طِبْ (رویس) کے لیے۔ (اجر وثواب پاکر) خوش رہ۔ (باقی ڈھائی کے لیے یاء غیب سے)۔ اور (بِمَا) اٰتٰكُمْ حدید:۲۳ (اسی طرح ہمزہ کے بعد اثباتِ الف سے) حَلَا (یعقوب) کیلئے یہ شیریں ہوگیا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔

وَيَظّٰهَرُوْ كَالشَّـامِ اَنِّثْ مَعًا يَكُوْ ۲۱٦ نُ دُوْلَـةٌ (اِ)ذْ رَفْعٌ وَّ اَكْثَرُ (حُـ)صِّـلَا

اور (اَلَّذِيْنَ) يَظّٰهَرُوْنَ (اور وَالَّذِيْنَ يَظّٰهَرُوْنَ مجادلہ:۲و۳ میں دونوں جگہ اسی شکل سے) شامی کی طرح ہے۔ (نیز) مَا يَكُوْنُ (مِنْ نَّجْوٰى مجادلہ:۷ اور كَيْلَا يَكُوْنَ حشر:۷) دونوں کو تاء تانیث سے پڑھ۔ (نیز) دُوْلَةٌ حشر:۷ رفع (والا) ہے۔ (یہ سارا بیان) اِذْ (ابوجعفر) کیلئے ہے۔ تو (قراءۃ کی اشاعت) کیلئے قوی رہ۔ (وَلَا) اَكْثَرُ (اِلَّا هُوَ مجادلہ:۷ رفع اطلاقی سے) حُصِّلَا (یعقوب) کیلئے حاصل کیا گیا ہے۔

تفریع: يَظّٰهَرُوْنَ کے اختلافی کلمات پانچ آئے ہیں:۔ [۱] تَظٰهَرُوْنَ بقرہ:۸۵ [۲] تَظٰهَرَا تحریم:۴ [۳] تُظٰهِرُوْنَ احزاب:۴ [۴] [۵] يُظٰهِرُوْنَ مجادلہ:۲و۳۔ پس ① ② میں امام خلف کیلئے اسی طرح ہے ظاء کی تخفیف سے۔ اور ابوجعفر یعقوب کیلئے دونوں میں ظاء کی تشدید ہے۔ ③ میں ابوجعفر یعقوب کیلئے تَظَّهَّرُوْنَ تاء تانیث، ظاء وھاء کی تشدید اور الف کے حذف سے۔ امام خلف کیلئے تاء تانیث اور ظاء وھاء کی تخفیف اور اثبات الف سے تُظٰهِرُوْنَ۔ ④⑤ میں یعقوب کیلئے يَظَّهَّرُوْنَ یاء تذکیر اور ظاء وھاء کی تشدید اور الف کے حذف سے۔ (ابوجعفر امام خلف کیلئے يَظّٰهَرُوْنَ یاء تذکیر، ظاء کی تشدید، ھاء کی تخفیف اور اثباتِ الف سے۔

مَا تَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى مجادلہ:۷ [۱] ابوجعفر کیلئے تاء تانیث سے [۲] باقی دو کیلئے یاء تذکیر سے مَا يَكُوْنُ۔

حشر:۷ میں [۱] ابوجعفر کیلئے كَيْ لَا تَكُوْنَ دُوْلَةٌ تانیث اور رفع سے [۲] باقی دو کیلئے كَيْ لَا

يَكُوْنَ دُوْلَةً تذکیر اور نصب سے۔

وَلَا اَكْثَرُ مجادلہ:۷ یعقوب کیلئے رفع سے اور باقی دو کیلئے وَلَا اَكْثَرَ نصب سے۔

وَ (فُزْ يَتَنَاجَوْ يَنْتَجُوْ مَعَ تَنْتَجُوْا ۲۱۷ (طُوٰى يُخْرِبُوْ خَفِّفُهُ مَعْ جُدُرٍ (حَلَا

(لِمَا نُهُوْا عَنْهُ) وَيَتَنٰجَوْنَ (مجادلہ:۸ اسی تلفظ کیساتھ) فُزْ (امام خلف) کیلئے (پڑھ کر) کامیاب ہو۔ (اور اسی يَتَنٰجَوْنَ میں) يَنْتَجُوْنَ ہے۔ساتھ ہی (فَلَا تَتَنَاجَوْا مجادلہ:۹ میں) فَلَا تَنْتَجُوْا ہے طُوٰی (رویس) کے لیے۔اس حال میں کہ تو (دل کی پاکی میں) وادی طُوٰی کی طرح ہے۔(پس رویس کے لیے مجادلہ:۸ میں وَيَنْتَجُوْنَ اور مجادلہ:۹ میں فَلَا تَنْتَجُوْا ہے۔اور باقی ڈھائی کے لیے حفص کی طرح)۔

يُخْرِبُوْنَ (بُيُوْتَهُمْ حشر:۲) کو (اسی طرح) تخفیف سے پڑھ۔ساتھ ہی (جِدٰرٍ حشر:۱۴ کے بجائے) جُدُرٍ ہے۔یہ (سارا بیان) حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہو گیا ہے۔(باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔

تنبیہ: اِذَا تَنَاجَيْتُمْ اور وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ مجادلہ:۹ میں قراءعشرہ میں سے کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔

یاءات الاضافة والزوائد:

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ میں یاء اضافت کوئی نہیں۔ایک یاء زائدہ ہے: وَلَهُ الْجَوَارِ (۲۴) اس میں صرف یعقوب کے لیے وقفاً اثبات ہے۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ وَالْحَدِيْدِ: میں دونوں میں سے کوئی یاء نہیں۔

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ: یاء اضافت: وَرُسُلِيَ اِنَّ اللّٰهَ (۲۱) میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ: یاء اضافت: اِنِّيَ اَخَافُ اللّٰهَ (۱۶) ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الِامْتِحَانِ اِلٰى سُوْرَةِ الْجِنِّ

وَيُفْصَلُ مَعْ اَنْصَارَ (حَاوٍ كَحَفْصِهِمْ ٢١٨ لَوَوْا ثِقَلُ (اُ) ذْ وَالْخِفُّ (يَ)سْرِيْ اَكُنْ (حَ)لَا

اور يَفْصِلُ (بَيْنَكُمْ ممتحنۃ:٣ ضَرَبَ سے مضارع معلوم) ہے۔ ساتھ ہی اَنْصَارَ اللّٰهِ صف ٢ (تنوین اور لام جارہ کے ترک سے۔ دونوں اختلاف کا مجموع) ان قراء میں کے حفص کی طرح حَاوٍ (یعقوب) کیلئے (اپنے معنیٰ کو) گھیرنے والا ہے۔ (ابوجعفر کیلئے يُفْصَلُ ضَرَبَ سے مضارع مجہول۔ امام خلف کیلئے يُفَصِّلُ تَفْعِيْلٌ سے مضارع معلوم ہے)۔ اَنْصَارَ اللّٰهِ باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ لَوَّوْا (رُءُوْسَهُمْ منافقون:٥ کا واوٗ) تشدید (والا) ہے اُذْ (ابوجعفر) کیلئے تو تابع کر لے۔ (امام خلف رویس کیلئے بھی یہی ہے)۔ وَالْخِفُّ يَسْرِيْ: اور (اس لَوَوْا کی) تخفیف يَسْرِيْ (روح) کے لیے (قراء کی زبانوں پر) جاری ہوتی ہے۔ اَكُنْ حَلَا: اور وَاَكُنْ (مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ منافقون:١٠ واوٗ کے حذف اور نون کے جزم سے حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہو گیا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔

وَيَجْمَعُكُمْ نُوْنٌ (حِ)مًى وُّجْدِ كَسْرُ (يَ)ا ٢١٩ تَفْوُتِ (فِ)دْ تَدَّعُوْنَ فِيْ تَدَّعُوْا (حُ)لَا

اور (يَوْمَ) نَجْمَعُكُمْ تغابن:٩ (یاء کے بجائے) نون (والا) ہے حِمًى (یعقوب) کیلئے۔ (یہ اعتراضات سے) محفوظ ہے۔ (باقی دو کیلئے يَجْمَعُكُمْ یاء سے)۔ وُجْدِ كَسْرُ يَا: (مِنْ) وِّجْدِكُمْ طلاق:٦ (واوٗ کے ضمہ کے بجائے) کسرہ (والا) ہے يَا (روح) کیلئے اے (میرے بھائی۔ باقی ڈھائی کیلئے واوٗ کے ضمہ سے مِنْ وُّجْدِكُمْ)۔ تَفْوُتِ فِدْ: (مِنْ) تَفْوُتٍ ملک:٣ (اثبات الف سے) ہے فِدْ (امام خلف) کیلئے۔ تو (آخرت کا) فائدہ حاصل کر۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ تَدَّعُوْنَ فِيْ تَدَّعُوْا حَلَا: (كُنْتُمْ بِهٖ) تَدَّعُوْنَ ملک:٢٧ میں تَدْعُوْنَ حَلَا (یعقوب) کیلئے شیریں ہو گیا ہے۔ (یہ اس میں منفرد ہیں)۔

وَ(حُطْ يُؤْمِنُوْ يَذَّكَّرُوْ يُسْئَلُ اضْمُمَنْ ٢٢٠ (ا)لَا وَشَهٰدٰتِ خَطِيْئٰتِ (حُمِّلَا

(قَلِيْلًا مَّا) يُؤْمِنُوْنَ (اور قَلِيْلًا مَّا) يَذَّكَّرُوْنَ حاقہ :۴۱ و۴۲ (دونوں میں اطلاقی یاءغیب کو) حُطْ (یعقوب) کیلئے محفوظ کر لے۔ (باقی دو کیلئے دونوں میں تاء خطاب ہے)۔ اوَلَا يُسْئَلُ (معارج :۱۰ کی یاء) کو ضرور ضمہ دے اَلَا (ابوجعفر) کیلئے تو باخبر رہ۔ (باقی دو کیلئے فتحہ)۔ اور بِشَهٰدٰتِهِمْ معارج :۳۳ (اور مِمَّا) خَطِيْـٰٓئٰتِهِمْ نوح :۲۵ (دونوں اسی طرح جمع سالم کے صیغہ سے) حُمِّـلَا (یعقوب) کیلئے روایت کیے گئے ہیں۔ (باقی دو کیلئے بِشَهٰدَتِهِمْ واحد سے اور خَطِيْـٰٓئٰتِهِمْ جمع سالم سے ہیں)۔

یاءات الاضافة:

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ: میں دونوں میں سے کوئی یاء نہیں۔

سُوْرَةُ الصَّفِّ: یاء اضافت: ۱ مِنْ م بَعْدِی اسْمُهٗ ⑥ میں ابوجعفر یعقوب کے لیے فتحہ ۲ مَنْ اَنْصَارِیٓ اِلَی اللّٰهِ ⑭ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

اَلْجُمُعَةِ سے اَلتَّحْرِيْم تک دونوں میں سے کوئی یاء نہیں۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ: ۱ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ ㉘ میں تینوں کے لیے فتحہ ۲ وَمَنْ مَّعِیَ اَوْ ㉘ میں ابوجعفر کے لیے فتحہ۔

یاءات الزوائد:

سُوْرَةُ الْمُلْكِ: ۱ كَيْفَ نَذِيْرِ ⑰ ۲ كَانَ نَكِيْرِ ⑱ دونوں میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔

اَلْقَلَم، اَلْحَآقَّة اور اَلْمَعَارِج: تینوں میں دونوں میں سے کوئی یاء نہیں۔

سُوْرَةُ نُوْحٍ: ۱ دُعَآءِیٓ اِلَّا ⑥ ۲ اِنِّیٓ اَعْلَنْتُ ⑨ دونوں یاء اضافت میں ابوجعفر کے لیے فتحہ ۳ وَاَطِيْعُوْنِ ③ میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ ۴ بَيْتِیَ مُؤْمِنًا ㉘ میں تینوں کے لیے سکون۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْجِنّ اِلٰی سُوْرَةِ الْمُرْسَلٰتِ

وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی كَانَ لَمَّا افْتَحَنْ (اَ)بٌ ۲۲۱ تَقُوْلَ تَقَوَّلَ (حُـ)ـزْ وَقُلْ اِنَّمَا (ا)لَا

(سورۃ الجن: ③ ④ ⑥ ⑲ میں) تَعٰلٰی، كَانَ (يَقُوْلُ، كَانَ رِجَالٌ)، لَمَّا (قَامَ) کے (پاس والے) وَاَنَّهٗ (کے ہمزہ) کو (چاروں موقعوں میں) ضرور فتحہ دے اَبٌ (ابوجعفر) کیلئے۔ اس حال میں کہ تو باپ (کی طرح شفیق) ہے۔ (اَنْ لَّنْ) تَقُوْلَ (⑤ میں) تَقَوَّلَ ہے حُـزْ (یعقوب) کیلئے تو (اس کو) محفوظ کر لے۔ (قُلْ اِنَّمَا ⑳ میں) قُلْ اِنَّمَا ہے اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ تو آگاہ رہ۔

شروح: وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی سے وَاَنَّهٗ لَمَّا تک وَاَنَّهٗ، وَاَنَّا، وَاَنَّهُمْ کے تیرہ[۱۳] کلمات آئے ہیں اور یہ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ کے علاوہ ہیں۔ [۱] امام خلف کیلئے تیرہ کے تیرہ کلمات میں ہمزہ کا فتحہ۔ [۲] یعقوب کیلئے وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ میں ہمزہ کا فتحہ اور باقی بارہ کلمات میں کسرہ۔ [۳] ابوجعفر کیلئے وَاَنَّهٗ تَعٰلٰی، وَاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ، وَاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ، وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ ان چار موقعوں میں فتحہ اور باقی نو میں کسرہ۔ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ ان تیرہ میں شمار نہیں ہے اس میں اجماعاً فتحہ ہے۔ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ جن: ۵ میں یعقوب کیلئے اَنْ لَّنْ تَقَوَّلَ فتحہ اور تشدید سے اور اس میں یہ منفرد ہیں۔ باقی دو کیلئے اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ ہے۔ قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا جن: ۲۰ میں ابوجعفر کیلئے قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا ہے اور اس میں یہ منفرد ہیں۔ باقی دو کیلئے قٰلَ ماضی کے صیغہ سے۔

وَقَالَ (فَـ)ـتًی يُّعْلَمَ فَضُمَّ (طُـ)ـوًی وَّ(حَـ)ـا ۲۲۲ مَ وَطْاً وَّرَبُّ اخْفِضْ (حَـ)ـوَی الرِّجْزَ (اِ)ذْ (حَـ)ـلَا

اور (اسی قُلْ اِنَّمَا میں) قٰلَ (اِنَّمَا) ہے فَتًی (امام خلف) کیلئے اے جوان۔ لِيَعْلَمَ جن: ۲۸ (کی یاء) کو ضمہ دے (اور لِيُعْلَمَ پڑھ) طُـوًی (رویس) کے لیے۔ تو (دل کی پاکی میں وادی) طُوٰی کی طرح ہے۔ (اس مضارع مجہول میں رویس منفرد ہیں۔ باقی ڈھائی کے لیے لِيَعْلَمَ صیغہ معروف سے)۔ وَحَامَ وَطْاً:

(ھِیَ اَشَدُّ وِطَآءً مزمل:٦ میں) وَطْاً ہے حَامَ (یعقوب) نے (بھی ھِیَ اَشَدُّ) وَطْاً کا طواف کیا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ رَبِّ (الْمَشْرِقِ مزمل:۹ میں بار) کو جر دے حَوٰی (یعقوب) کیلئے۔ اس (لفظ) نے (جر کی صورت میں بھی ترکیب کی صحت کو) جمع کر لیا ہے۔ (امام خلف کیلئے بھی جر ہے اور ابوجعفر کیلئے رفع)۔ اَلرِّجْزَ اِذْ حَلَا فَضُمَّ: اَلرُّجْزَ مدثر:۵ (کی راء) کو اِذْ حَلَا (ابوجعفر یعقوب) کیلئے ضمہ دے۔ اس لیے کہ یہ (لفظ ضمہ کی صورت میں بھی) شیریں ہو گیا ہے۔ (باقی امام خلف کیلئے اَلرِّجْزَ جر سے)۔

فَضُمَّ وَاِذْ اَدْبَرَ (حَ‍کٰی وَاِذَا دَبَرَ ۲۲۳ وَیَذْکُرُ (اُ)ذْ یُمْنٰی (حُ‍لًا وَّسَلٰسِلًا

فَضُمَّ ماقبل کیساتھ ہے۔ وَاِذْ اَدْبَرَ (مدثر:۳۳ ان ہی قیود کیساتھ) حَکٰی (یعقوب) کے لیے اس (ناقل) نے نقل کیا ہے۔ وَاِذَا دَبَرَ وَیَذْکُرُ اُذْ: اور اِذَا دَبَرَ ہے (قیود تلفظ سے نکلی ہیں۔ نیز) وَمَا یَذْکُرُوْنَ مدثر:۵٦ (اطلاقی یاء غیب کیساتھ) ہے۔ (ان دونوں اختلاف کا مجموعہ) اُذْ (ابوجعفر) کیلئے ہے۔ تو (اس کو) تابع کر لے۔ (پس [۱] یعقوب نے خلافِ اصل اِذْ اَدْبَرَ اور ابوجعفر نے خلافِ اصل اِذَا دَبَرَ اور امام خلف نے اصل کے موافق اِذْ اَدْبَرَ پڑھا ہے یعقوب کی طرح۔ [۲] ابوجعفر کیلئے وَمَا یَذْکُرُوْنَ یاء غیب سے۔ باقی دو کے لیے بھی یہی ہے)۔ وَیُمْنٰی حُلًا: اور (مِنْ مَّنِیٍّ) یُّمْنٰی قیامۃ:۳۷ (اطلاقی یاء تذکیر سے) حُلًا (یعقوب) کیلئے زیوروں والا ہے۔ (باقی دو کیلئے تاء تانیث سے تُمْنٰی)۔ وَسَلٰسِلًا

لَدَی الْوَقْفِ فَاقْصُرْ (طُ‍لْ قَوَارِیْرَ اَوَّلَا ۲۲٤ فَنَوِّنْ (فَ‍تًی وَّالْقَصْرُ فِی الْوَقْفِ (طِ‍بْ وِلَا

وَسَلٰسِلًا لَدَی الْوَقْفِ فَاقْصُرْ طُلْ: اور تو سَلٰسِلًا دھر:۴ کو وقف میں قصر (یعنی الف کے حذف) سے سَلٰسِلْ پڑھ طُلْ (رویس) کیلئے۔ (اللہ کرے تیری عمر خوب) دراز ہو۔ قَوَارِیْرَ اَوَّلَا فَنَوِّنْ فَتًی: پہلے قَوَارِیْرَ دھر:۱۵ کو (وصلاً) تنوین دے فَتًی (امام خلف) کیلئے اے جوان۔ وَالْقَصْرُ فِی الْوَقْفِ طِبْ: (وصل کی طرح) وقف میں (بھی) قصر (یعنی الف کا حذف) ہے طِبْ (رویس) کے لیے۔ وِلَا: تو (نقل کی) پیروی کے سبب (یا ناقلین کی مدد والا ہونے کی حالت میں) خوش رہ۔

شرح: یہ موقع بھی کتاب کے مشکل مقامات میں سے ہے۔ اس لیے پہلے نافع بصری حمزہ کے مذہب کو دیکھیں کہ سَلٰسِلَا میں [۱] نافع کیلئے وصلاً تنوین سے سَلٰسِلًا اور وقفاً ابدال سے سَلٰسِلَا۔ [۲] بصری کیلئے وصلاً

ترک تنوین سے اور وقفاً صلہ والے الف سے سَلٰسِلَا۔ جیسے ہاء ضمیر کے کسرہ وضمہ میں صلہ سے واؤ مدہ اور یاء مدہ پیدا ہوتا ہے ایسے ہی فتحہ کے اشباع سے الف پیدا ہوتا ہے۔ [۳] حمزہ کیلئے وصلاً ترک تنوین سے اور وقفاً الف کے بغیر یعنی سَلٰسِلْ۔ قَوَارِيْرَا۠ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ [۱] نافع کیلئے دونوں میں وصلاً تنوین سے اور وقفاً دونوں میں تنوین کا الف سے ابدال۔ [۲] بصری کیلئے دونوں میں وصلاً ترک تنوین سے اور وقفاً اول میں صلہ والے الف سے اور ثانی میں الف کے بغیر۔ [۳] حمزہ کیلئے دونوں میں وصلاً ترک تنوین سے اور وقفاً دونوں میں الف کے بغیر۔

حاصل: سَلٰسِلَا میں رویس کیلئے خلاف اصل وقفاً الف کا حذف جو بیان سے نکلا۔ باقی ڈھائی اپنی اصل پر ہیں۔ پہلا قَوَارِيْرَا میں [۱] امام خلف کیلئے وصلاً خلافِ اصل تنوین سے اور وقفاً اصل کے موافق الف کے بغیر۔ ثانی قَوَارِيْرَا میں حالین میں اپنی اصل پر ہیں: [۲] ابوجعفر روح دونوں لفظوں میں حالین میں اپنی اصل پر ہیں۔

وَعٰلِيَهِمُ انْصِبْ (فُزْ وَاِسْتَبْرَقُ اخْفِضَنْ ٢٢٥ (اَ)لَا وَيَشَاءُوْنَ الْخِطَابُ (حِـ)مًى وَّلَا

اور عٰلِيَهُمْ دھر:۲۱ (کی یاء) کو نصب (اور ہاء کو ضمہ) دے فُزْ (امام خلف) کیلئے۔ تو (آخرت کی نعمتیں حاصل کرکے) کامیاب ہو۔ (یعقوب کیلئے بھی یہی ہے۔ اور ابوجعفر کیلئے عٰلِيْهِمْ ہے یاء کے رفع سے جو سکون کی شکل میں ہے۔ نیز یاء کے سکون کی وجہ سے ہاء کا کسرہ ہے)۔ اور اِسْتَبْرَقٍ دھر:۲۱ کو ضرور جر دے اَلَا (ابوجعفر) کیلئے۔ تو باخبر رہ۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔ (اور لفظ خُضْرٍ میں تینوں اپنی اصل پر ہیں یعنی ابوجعفر یعقوب کیلئے رفع اور امام خلف کیلئے جر)۔ وَمَا تَشَآءُوْنَ دھر:۳۰ (میں) تاء خطاب ہے حِمًى (یعقوب) کیلئے۔ وَلَا: (ناقلین کی) مدد کے سبب محفوظ ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی تاء خطاب ہے)۔

یاءات الاضافة: سورۃ الجن میں رَبِّيٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔ اس سورۃ میں یاء زائدہ نہیں ہے۔ سورۂ مزمل سے سورۂ دھر تک دونوں میں سے کوئی یاء نہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُرْسَلٰتِ اِلٰی سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ

وَ(حُـ)ـزْ اُقِّـتَـتْ هَمْزًا وَّ بِالْـوَاوِ خِفُّ (اِ)ذْ ۲۲۶ وَضُمَّ جِمٰلٰتُ افْـتَحِ انْطَلِقُوْا (طُـ)ـلَا

اُقِّتَتْ مرسلات :۱۱ (واؤ کے بجائے) ہمزہ والا (اُقِّتَتْ) ہے حُزْ (یعقوب) کیلئے تو (اس کو) محفوظ کر لے۔ (امام خلف کیلئے بھی یہی ہے)۔ اور (یہی لفظ ہمزہ کے بجائے) واؤ کیساتھ ہے (نیز یہ لفظ قاف کی) تخفیف (والا بھی) ہے (یعنی وُقِتَتْ) اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ اس لیے کہ (یہ نقل کی رو سے صحیح ہوگیا ہے)۔ اور جُمٰلٰتٌ (مرسلات :۳۳ کی جیم) کو ضمہ دے۔ (نیز) فتحہ دے اِنْطَلَقُوْا (کے لام کو، بِثَانٍ : جو دوسرے (موقع یعنی مرسلات :۳۰) میں ہے طُلَا (رویس) کیلئے۔ اس حال میں کہ تو گردن کے لمبے کناروں والا ہے۔

تفریع: ۱ یعقوب امام خلف کیلئے اُقِّتَتْ ہمزہ اور تشدید سے۔ ابوجعفر کیلئے وُقِتَتْ واؤ اور تخفیف سے۔ ۲ رویس کیلئے جُمٰلٰتٌ جمع اور جیم کے ضمہ سے۔ ۳ ابوجعفر روح کیلئے جمع اور جیم کے کسرہ سے جِمٰلٰتٌ۔ ۴ امام خلف کیلئے جِمٰلَتٌ توحید اور جیم کے کسرہ سے۔ ۵ اِنْطَلَقُوْا لام کے فتحہ سے رویس کیلئے۔ باقی ڈھائی کیلئے لام کے کسرہ سے اِنْطَلِقُوْا۔

بِثَانٍ وَّ قَصْرُ لٰبِثِيْنَ (يَـ)ـدٌ وَّ مُـدَّ ۲۲۷ دَ (فُـ)ـقْ رَبُّ وَالرَّحْمٰنُ بِالْخَفْضِ (حُـ)ـمِّلَا

بِثَانٍ ماقبل کیساتھ ہے۔ لَبِثِيْنَ نبا :۲۳ کا قصر (یعنی الف کے حذف سے پڑھنا) یَدٌ (روح) کیلئے نعمت (والا) ہے۔ وَمُدَّ فُقْ : اور (اس لٰبِثِيْنَ کو) اثبات الف سے پڑھ فُقْ (امام خلف) کیلئے۔ تو (فضیلت میں) فوقیت حاصل کر۔ (ابوجعفر رویس کیلئے بھی یہی ہے)۔ رَبِّ (السَّمٰوٰتِ اور) اَلرَّحْمٰنِ نبا :۳۷ (دونوں) جر کیساتھ حُمِّلَا (یعقوب) کیلئے روایت کیے گئے ہیں۔ (اور ابوجعفر کیلئے دونوں میں رفع اور امام خلف کیلئے رَبِّ میں جر اور اَلرَّحْمٰنُ میں رفع۔

تَزَّکّٰی (حَــلَا اشْدُدْ نَاخِـرَۃً (طِبْ وَنُوْنُ مُنْــ ۲۲۸ ـذِرُ قُتِّلَتْ شَدِّدْ (اَ)لَا سُعِّرَتْ (طُـلَا

(اَنْ) تَزَّکّٰی نازعات:۱۸ (کی زاء) کو تشدید سے پڑھ حَلَا (یعقوب) کیلئے۔ (یہ تشدید اصل کے ظاہر کرنے کے سبب) شیریں ہوگئی ہے۔ (ابوجعفر کیلئے بھی تشدید سے اور امام خلف کیلئے تخفیف)۔ نَاخِـرَۃً طِبْ: (نَخِرَۃً نازعات:۱۱ کے بجائے) نٰخِرَۃً (اثبات الف سے) ہے طِبْ (رویس) کیلئے تو (اس پر) خوش ہو۔ (اور یہ الف کا اثبات تلفظ سے نکلا ہے۔ امام خلف کیلئے بھی اثباتِ الف سے ہے۔ اور ابوجعفر روح کیلئے الف کے بغیر نَخِرَۃً)۔ اور مُنْذِرٌ (مَّنْ یَّخْشٰھَا نازعات:۴۵) نون (یعنی تنوین) والا ہے۔ (نیز بِاَیِّ ذَنْۢبٍ) قُتِّلَتْ تکویر کو تشدید سے پڑھ۔ (یہ دونوں اختلاف) اَلَا (ابوجعفر) کیلئے ہیں۔ آگاہ رہ۔ (۱ مُنْذِرُ باقی دو کے لیے بلا تنوین۔ ۲ قُتِلَتْ باقی دو کیلئے تخفیف سے)۔ سُعِّرَتْ تکویر (عین کی تشدید سے پڑھ) طُلَا (رویس) کیلئے۔ لمبی گردنوں والا ہے۔ (ابوجعفر کیلئے بھی تشدید سے۔ باقی روح امام خلف کیلئے سُعِرَتْ تخفیف سے)۔

وَ (حُـزْ نُشِّرَتْ خَـفِّفْ وَضَادُ ظَنِـیْـنٍ (یَـا ۲۲۹ تُـکَـذِّبُ غَـیْـبًـا (اُ)ذْ وَتَـعْـرِفُ جَـهِّـلَا

اور نُشِرَتْ تکویر (کی شین) کو تخفیف سے پڑھ حُزْ (یعقوب) کیلئے۔ تو (اس کو) محفوظ کر لے۔ (ابوجعفر کیلئے بھی تخفیف سے اور امام خلف کیلئے تشدید سے)۔ ظَنِیْنٍ تکویر (ظاء کے بجائے) ضاد (والا) ہے یَا (روح) کیلئے اے (میرے بھائی)۔ (ابوجعفر امام خلف کیلئے بھی ضاد سے اور رویس کیلئے اصل سے ظاء ہے)۔ (کَلَّا بَلْ) یُکَذِّبُوْنَ انفطار (میں یاء) غیب کو اُذْ (ابوجعفر) کیلئے تابع کر لے۔ (باقی دو کیلئے تاء خطاب سے تُکَذِّبُوْنَ)۔ تَعْرِفُ (فِیْ) تطفیف کو ضرور صیغہ مجہول سے پڑھ (تُعْرَفُ فِیْ)۔ ۞

وَنَضْـرَۃُ (حُـزْ (اُ)ذْ وَ(ا)تْلُ یَصْلٰی وَاٰخِـرُ الْـ ۲۳۰ ـبُرُوْجِ کَحَفْصٍ یُّؤْثِرُوْ خَاطِبَنْ (حَـلَا

(نیز) نَضْرَۃُ (النَّعِیْمِ تطفیف کی تاء کا اطلاقی رفع) ہے۔ (یہ دونوں اختلاف) حُزْ اُذْ (یعقوب ابوجعفر) کیلئے ہیں۔ تو (ان کو) محفوظ (اور مشق کے ذریعہ) تابع کر لے۔ (۱ امام خلف کیلئے تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْھِهِمْ نَضْرَۃَ النَّعِیْمِ معروف اور نصب سے۔ ۲ ابوجعفر یعقوب کیلئے تُعْرَفُ فِیْ وُجُوْھِهِمْ نَضْرَۃُ النَّعِیْمِ مجہول اور رفع سے)۔ وَیَصْلٰی (سَعِیْرًا انشقاق) کو (یاء کے فتحہ، صاد کے سکون سے) اور (سورۃ) البروج کا آخری (لفظ یعنی مَحْفُوْظٍ) کو (جو حفص کیلئے مجرور ہے، ان دونوں لفظوں کو) حفص کی طرح اُتْلُ (ابوجعفر)

کے لیے پڑھ۔ يُؤْثِرُوْ خَاطِبَـنْ حَلَا: (بَلْ) تُؤْثِـرُوْنَ (اعلٰی) کوضرور تاء خطاب سے پڑھ حَلَا (یعقوب) کیلئے۔ یہ (خطاب بھی) شیریں ہوگیا ہے۔(باقی دو کیلئے بھی تاء خطاب سے)۔

یاءات الاضافة: سورۃ المرسلات سے سورۃ الاعلیٰ تک یاء اضافت نہیں ہے۔

یاءات الزوائد: ۱ فَكِيدُوْنِ مرسلات:۳۹ میں صرف یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ ۲ اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ تکویر:۱۶ میں صرف یعقوب کیلئے وقفاً اثبات۔

اسکے علاوہ سورۃ الاعلیٰ تک یاء زائدہ بھی کوئی نہیں۔

وَمِنْ سُوْرَةِ الْغَاشِيَةِ اِلٰى اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ

وَيُسْمَعُ مَعْ مَا بَعْدُ كَالْكُوْفِ (يَ)ا (اَ)خِيْ ۲۳۱ وَاِيَّابَهُمْ شَدِّدْ فَقَدَّرَ (اُ)عْمِلَا

اور لَا تَسْمَعُ غاشیہ (تاء خطاب اور صیغہ معروف سے) ہے اور وہ (لَاغِيَةً) جو اسکے (یعنی لَا تَسْمَعُ کے) بعد ہے (دونوں اختلاف کا مجموعہ) کوفیین (کی قراءۃ) کی طرح ہے یَا اَخِيْ (روح ابوجعفر) کیلئے اے میرے بھائی۔ (۱ رویس کیلئے لَا يُسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةٌ یاء غیب، صیغہ مجہول اور تاء کے رفع سے۔ یہ قراءۃ اصل سے نکلی۔ ۲ باقی ڈھائی کیلئے لَا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً تاء خطاب اور فتحہ سے اور لَاغِيَةً نصب سے۔ یہ روح ابوجعفر کیلئے تو بیان سے اور امام خلف کیلئے اصل سے نکلی۔ اِيَّابَهُمْ غاشیہ (اسی طرح یاء کی) تشدید سے پڑھ۔ (نیز) فَقَدَّرَ (عَلَيْهِ فجر تشدید سے اُعْمِلَا (ابوجعفر) کیلئے استعمال کیا گیا ہے۔ (باقی دو کیلئے تخفیف سے فَقَدَرَ)۔

تَحُضُّوْنَ فَامْدُدْ (اِ)ذْ يُعَذِّبُ يُوْثِقُ افْـ ۲۳۲ ـتَحَنْ فَكُّ اِطْعَمْ كَحَفْصٍ (حُ)لًا حَلَا

(وَلَا) تَحَاضُّوْنَ فجر (کی حاء) کو (فتحہ سے اور اس کے بعد الف) مدہ سے پڑھ اِذْ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (اس کی مد کیلئے) قوی رہ۔ (امام خلف کیلئے بھی یہی ہے اور یعقوب کیلئے وَلَا يَحُضُّوْنَ یاء غیب، حاء کے ضمہ سے اور الف کے بغیر)۔ لَا يُعَذَّبُ، وَلَا يُوْثَقُ فجر (کی ذال اور ثاء) کو ضرور فتحہ دے (نیز سورۃ البلد میں) فَكُّ (رَقَبَةٍ ۝ اَوْ) اِطْعٰمٌ (کا مجموعہ اسی شکل میں) حفص کی طرح حُلًا حَلَا (یعقوب) کیلئے زینتوں والا ہونے کی حالت میں شیریں ہو گیا ہے۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے)۔

وَقُلْ لُّبَدًا مَّعْهُ الْبَرِيَّةِ شُدَّ (اُ)ذْ ۲۳۳ وَمَطْلَعِ فَاكْسِرْ (فُ)زْ وَجَمَّعَ ثَقَّلَا

اور (لُبَّدًا (بلد میں باء) کو (اور) اسکے ساتھ (شَرُّ) الْبَرِيَّةِ (اور خَيْرُ الْبَرِيَّةِ: بینہ کی یاء) کو تشدید

سے پڑھ اُدُ (ابوجعفر) کیلئے۔ تو (اس کومشق کے ذریعہ) تابع کر لے۔ (باقی دو کیلئے بھی یہی ہے۔ اور مَطْلِعِ (الْفَجْرِ کے لام) کو کسرہ دے فُزْ (امام خلف) کے لئے تو کامیاب ہو۔ (باقی دو کیلئے لام کا فتحہ)۔ (اَلَّذِیْ) جَمَّعَ ہُمزہ:۲ (کی میم) کو تشدید سے پڑھا ہے

(ا)لَا (یَ)عَلُ لِیْلٰفِ (ا)تْلُ مَعَهُ الِفِهِمْ ۲۳۴ وَكُفْؤًا سُكُوْنُ الْفَاءِ (حِ)صْنٌ تَكَمَّلَا

اَلَا یَعَلُ (ابوجعفر روح) کیلئے۔ تو (اس سے) آگاہ رہ۔ (اور تشدید کے سبب یہ لفظ) بلند ہوجائے گا۔ (امام خلف کیلئے بھی تشدید سے اور رویس کیلئے تخفیف سے)۔ لِیْلٰفِ اتْلُ مَعَهُ الِفِهِمْ: (لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کے بجائے) لِیْلٰفِ ہے (یعنی ہمزہ کو حذف کر کے لام کو یاء سے ملا دیا اور) اس کے ساتھ اِلٰفِهِمْ (بھی یاء کے حذف سے) ہے۔ (دونوں اختلاف کو) اُتْلُ (ابوجعفر) کے لیے پڑھ۔ (دونوں قراءتوں میں یہ منفرد ہیں)۔

وَكُفْؤًا سُكُوْنُ الْفَاءِ حِصْنٌ تَكَمَّلَا: اور كُفُؤًا (اَحَدٌ کی) فاء کا سکون حِصْنٌ (یعقوب) کیلئے (ایسا) قلعہ ہے جو کامل ہوگیا ہے۔ (امام خلف کیلئے بھی سکون ہے اور ابوجعفر کے لیے فاء کا ضمہ۔ تَكَمَّلَا سے اصول وفروش کے اختتام کی طرف اشارہ ہے۔

یاءات الاضافة: غاشیہ میں دونوں میں سے کوئی یاء نہیں۔ فجر میں یاء اضافت: [۱] رَبِّیَ اَكْرَمَنِ [۲] رَبِّیَ اَهَانَنِ۔ دونوں میں ابوجعفر کیلئے فتحہ۔

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ میں یاء اضافت: وَلِیَ دِیْنِ میں تینوں کیلئے سکون۔

یاءات الزوائد: فجر: [۱] اِذَا یَسْرِ میں ابوجعفر کے لیے وصلاً اور یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ [۲] بِالْوَادِ میں یعقوب کے لیے حالین میں اثبات۔ [۳] اَكْرَمَنِ [۴] اَهَانَنِ دونوں میں ابوجعفر کے لیے وصلاً اور یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔

سورۂ بلد سے سورۂ کوثر تک دونوں میں سے کوئی یاء نہیں۔

یاء زائدہ: وَلِیَ دِیْنِ میں یعقوب کیلئے حالین میں اثبات۔ اسکے بعد پھر دونوں میں سے کوئی یاء نہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا. وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اِخْتِتَامُ الْقَصِيْدَةِ

وَتَمَّ نِظَامُ "الدُّرَّةِ" احْسِبْ بِعَدِّهَا ٢٣٥ وَعَامَ "اَضَا حَجِّيْ" فَاَحْسِنْ تَقَوُّلَا

اور پوری ہوگئی "اَلدُّرَّةُ" کی نظم۔ تو اُس (اَلدُّرَّة) کے (حروف کے اعداد کے) ذریعہ (اشعار کے شمار کا) حساب کرلے۔ اور (یہ نظم) اس سال (پوری ہوئی) جس میں میرا حج روشن ہوا ہے (یعنی نصیب ہوا)۔ تم (درّہ کے بارے میں) اچھی بات کہنا۔

شرح: نظم کا نام اَلدُّرَّة ہے۔ اسکے حروف کے اعداد سے نظم کے اشعار کی تعداد معلوم ہوجائے گی۔ علم جُمل کے حساب سے اَلدُّرَّة کے حرفوں کے عدد یہ ہیں:۔ الف کا ایک، لام کے تیس، دال کے چار، راء کے دوسو اور ھاء کے پانچ۔ یہ کل عدد دوسو چالیس[٢٤٠] ہیں۔

اَضَا حَجِّیْ: میرا حج روشن ہوا۔ اس جملہ سے یہ معلوم ہوا کہ جس سال میں نے حج کیا اسی سال بلکہ اسی سفر میں یہ قصیدہ نظم کیا۔ اور جملہ اَضَا حَجِّیْ سے یہ بھی بتا دیا کہ یہ قصیدہ ۸۲۳ھ میں تالیف ہوا۔ وہ اس طرح کہ: الف کا ایک، ضاد کے آٹھ سو، پھر الف کا ایک، حاء کے آٹھ، جیم کے تین اور یاء کے دس۔ کل میزان ۸۲۳ھ۔

یہ قصیدہ ایسے بابرکت سال بلکہ بابرکت سفر میں تالیف ہوا ہے لہٰذا تم اس کے بارہ میں اچھی بات کہنا اور اس کو مبارک سمجھ کر اس کے مطالب کو نہایت عمدگی اور خوبی سے بیان کرنا۔ لغزشیں تلاش کر کے قصیدہ کو ناقص بتانے کی کوشش نہ کرنا۔

لغات: دوسرے معنٰی یہ ہیں [١] تَمَّ نِظَامُ الدُّرَّةِ: پورا ہوا موتیوں کا پرونا۔ یعنی قصیدہ کے الفاظ جو موتیوں کی طرح ہیں ان کا لکھنا موتیوں کے پرونے کی طرح ہیں۔ وہ موتیوں جیسے الفاظ یہاں پہنچ کر پورے ہوگئے۔ [٢] اَضَا حَجِّیْ: اَضَا کی اصل اَضَاءَ تھی آخری ہمزہ کلمہ کے آخر میں الف کے بعد تھا اس کو شعری ضرورت کی بناء پر

حذف کر دیا اور ہمزہ کی تخفیف میں یہ قاعدہ عام ہے۔ [۳] اَضَاءَ: اَنَارَ کے معنیٰ میں ہے یعنی چمک گیا۔اس سے عمدہ ترین فال نکلتی ہے کہ جس طرح میراج روشن ہوا ہے اسی طرح یہ قصیدہ بھی روشن یعنی مشہور و معروف ہو جائیگا۔

حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا طِیَرَةَ، وَخَیْرُهَا الْفَالُ. قَالَ وَمَا الْفَالُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: اَلْکَلِمَةُ الصَّالِحَةُ یَسْمَعُهَا اَحَدُکُمْ. (صحیح بخاری)

حضرۃ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "شگون کچھ نہیں اور اسمیں فال اچھی ہے"۔ پوچھا کہ فال کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا: "کلمہ صالحہ جو تم میں سے کوئی سنتا ہے"۔

چنانچہ حق تعالیٰ کے لطف و کرم سے ایسا ہی ہوا کہ قرآن کے شائقین نے اس کو ہمیشہ قدر کی نگاہوں سے دیکھا اور حرز جان بنا کر سینہ سے لگایا۔ پورے شوق سے اسکے پڑھنے پڑھانے میں لگے رہے۔ اہل علم حضرات آج بھی اس کی قدر کر رہے ہیں اور ناظم رحمہ اللہ کی نیک فال پوری ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ

غَرِیْبَةُ اَوْطَانٍ بِنَجْدٍ نَّظَمْتُهَا ۲۳۶ وَعُظْمُ اشْتِغَالِ الْبَالِ وَاٍفٍ وَّ کَیْفَ لَا

(یہ قصیدہ) غریب الوطن (اور مسافر) ہے۔ (سعودی عرب کے صوبہ) نجد (کی بستی عُنَیْزَة کے علاقہ) میں (دورانِ سفر) میں نے اس کو نظم کیا۔ اور (حالت یہ تھی کہ) دل (اور ذہن) کی مشغولی (نہایت) کثرت سے تھی اور (پریشانی کی کثرت) کیوں نہ ہوتی!

صُدِدْتُّ عَنِ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَزَوْرِیَ الْـ ۲۳۷ ـمَقَامَ الشَّرِیْفَ الْمُصْطَفٰی اَشْرَفَ الْعُلَا

میں روک دیا گیا تھا عزت والے گھر (یعنی بیت اللہ الحرام) سے اور (اُس) برگزیدہ ذات کے بزرگی والے مقام (یعنی مسجد نبوی اور روضہ مبارک ﷺ) کی زیارت سے جو تمام بزرگی والے مقامات سے زیادہ بزرگی والا مقام ہے۔

مطلب یہ ہے کہ میں حج بیت اللہ اور نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کے ارادہ سے جارہا تھا کہ اچانک ایسی صورت پیش آئی کہ جس کی وجہ سے میں ان دونوں مبارک مقصدوں سے روک دیا گیا۔

لغات: [۱] اَوْطَانٍ: وطن کی جمع ہے جو ملک کے معنیٰ میں ہے۔ [۲] غَرِیْبَةُ: مسافر اور پردیسی کے معنیٰ میں ہے۔ [۳] نَجْدٍ: سعودی عرب میں وہ سرزمین ہے جو غور یعنی تہامہ کے برعکس ہے اور یہ نجد عراق تک چلا گیا

ہے۔اور یہ عراق کی سرزمین سے اونچائی پر ہے۔ [۴] عُظْم عین کے ضمہ اور ظاء کے سکون سے کثرت کے معنیٰ میں ہے۔ [۵] وَافٍ بمعنیٰ کَثِیْرٌ یعنی بھرپور۔ [۶] وَکَیْفَ لَا کی تقدیر وَکَیْفَ لَا یَفِیْ ہے اور استفہام انکاری ہے۔معنیٰ یہ ہیں کہ جب پریشانی کے اسباب جمع تھے تو پھر بے چینی کی کثرت کیوں نہ ہوتی۔ [۷] زَوْرٌ زیارت کے معنیٰ میں ہے۔

وَطَوَّقَنِی الْاَعْرَابُ بِاللَّیْلِ غَفْلَةً ٢٣٨ فَمَا تَرَکُوْا شَیْئًا وَّ کِدْتُّ لِاُقْتَلَا

اور (پریشانی کا سبب یہ تھا کہ) طَوَّقَنِیْ: گھیر لیا تھا مجھے، اَلْاَعْرَابُ: بدوؤں نے رات میں، غَفْلَةً: غفلت کی حالت میں (اور ہمارے قافلہ پر چھاپہ مارا تھا) سو انہوں نے (سامان میں سے) کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ وَکِدْتُّ لِاُقْتَلَا: اور قریب تھا کہ میں قتل کر دیا جاتا۔

فائدہ: اَلدُّرَّۃ جو قصیدہ کا نام ہے اسکے علم جُمل کے حساب سے ۲۴۰ عدد بنتے ہیں۔قصیدہ کے اشعار بھی ۲۴۰ ہوں تب ہی مطابقت ہوگی، مگر اشعار ۲۴۱ نظر آرہے ہیں۔ وہ ایک زائد شعر یہی وَطَوَّقَنِیْ ہے جو قدیم نسخوں میں تو نہیں جدید نسخوں میں ہے۔

یوں معلوم ہوتا ہے کہ ناظم رحمہ اللہ نے پریشانی کا اظہار تو کیا ہے مگر سبب نہیں بتایا۔کسی نے اس شعر میں پریشانی کا سبب بیان کر کے ایک شعر کا اضافہ کر دیا اور قیاس بھی یہی کہتا ہے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ

حضرت ناظم علّام رحمہ اللہ کا سفرِ حج کے دوران حادثہ اور قصیدۂ درّہ کی تالیف

حضرۃ علامہ شمس الدین والملّۃ ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد الجزری شافعی ۸۲۳ھ میں حج کیلئے تشریف لے جا رہے تھے۔نجد کے علاقہ میں عُنَیْزَۃ کے قریب آپ کے قافلہ نے پڑاؤ کیا۔سفر کی وجہ سے سارا قافلہ گہری نیند میں تھا۔ رات کے وقت بَدو آئے اور پورے قافلہ کو لوٹ کر لے گئے۔

حضرۃ ناظم رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں چھوڑا۔قریب تھا کہ میں قتل کر دیا جاتا۔قادرِ مطلق نے مجھے کسی طرح قبیلہ عُنَیْزَۃ میں پہنچا دیا۔ وہاں آپ کے شب و روز پریشانی میں گذر رہے تھے کہ رحیم و کریم نے وہاں کاغذ اور قلم وسیاہی کا انتظام فرما دیا۔

اُس زمانہ میں اور اُس مقام پر ان چیزوں کا میسر آجانا وہم و خیال میں نہیں آسکتا تھا۔بہر حال ان حالات

میں آپ نے محض خداداد حافظہ کی بنیاد پر یہ قصیدۂ درّہ لکھنا شروع کیا۔

اس میں آپ نے ایک عجیب وغریب اور نادر طریقہ یہ اختیار کیا کہ قراء سبعہ کے بعد والے تین امام یعنی:۔

❊ امام ابوجعفر مدنی کے لئے امام نافع مدنی کی قراءۃ کو

❊ امام یعقوب حضرمی کیلئے امام ابوعمرو بصری کی قراءۃ کو

❊ امام خلف بغدادی کیلئے امام حمزہ کوفی کی قراءۃ کو

اصل یعنی ماخذ قرار دیا۔ طریقہ بیان یہ اختیار کیا کہ جہاں جہاں ان تین میں سے کسی نے اپنی اصل کے خلاف کیا اس کو تو ناظم نے بیان کر دیا نیز ان تفردات کو بھی بیان کیا جو ان کی اصلوں سے منقول نہیں۔ اور موافقت والے اختلاف کو اختصار کی بناء پر ذکر نہیں کیا، ایسے اختلاف کو ان کی اصلوں سے لیں گے۔

یہ کام اور انداز اتنا مشکل ہے کہ ہر کوئی کر بھی نہیں سکتا، وہی کرے گا جس کو تمام قراءات سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص بلکہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کی طرح یاد اور نظر میں ہوں گی۔ ایسے مشکل حالات میں کسی کتاب کے بغیر محض حافظہ کی بنیاد پر یہ قصیدہ لکھا۔ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لَهُمۡ وَارۡحَمۡهُمۡ وَارۡفَعۡ دَرَجَاتِهِمۡ وَاَدۡخِلۡهُمۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ

فَاَدۡرَكَنِي اللُّطۡفُ الۡخَفِيُّ وَرَدَّنِي ٢٣٩ عُنَيۡزَةَ حَتّٰى جَاءَنِي مَنۡ تَكَفَّلَا

سو (اس پریشانی کی حالت میں) پالیا مجھے (حق تعالیٰ کی) پوشیدہ مہربانی نے (جو میرے خیال میں بھی نہ تھی) اور (پھر) اس (کے لطف وکرم) نے پہنچا دیا مجھے (قبیلہ) عُنَيۡزَة میں۔ یہاں تک کہ (وہاں رہتے ہوئے) میرے پاس وہ (شخص) آپہنچا جس نے ذمہ لیا ﴿۲۳۹﴾

بِحَمۡلِيۡ وَاِيۡصَالِيۡ لِطَيۡبَةَ اٰمِنًا ٢٤٠ فَيَا رَبِّ بَلِّغۡنِيۡ مُرَادِيۡ وَسَهِّلَا

میری سواری (وغیرہ) کا اور مجھے پہنچا دینے کا طَيۡبَةَ (یعنی مدینہ منورہ) تک امن وامان کی حالت میں۔ پس اے میرے پروردگار مجھے میری (اصلی) مراد (یعنی آخرت کی راحت) پر بھی پہنچا دے اور (موت وقبر اور حشر کی مشکل منزلوں کو) آسان فرما۔

وَمُنَّ بِجَمۡعِ الشَّمۡلِ وَاغۡفِرۡ ذُنُوۡبَنَا ٢٤١ وَصَلِّ عَلٰى خَيۡرِ الۡاَنَامِ وَمَنۡ تَلَا

اور احسان فرما (گھر کی) متفرق جماعت کو اکٹھا کر دینے کے ذریعہ۔ اور ہمارے گناہوں کو بخش دے اور مخلوق میں کی بہترین ذات (حضرت محمد ﷺ) پر رحمتِ کاملہ نازل فرما اور ان (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ) پر (بھی جنہوں نے (آپ ﷺ کی) پیروی کی ہے۔

تمت بحمد الله

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَيَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ۔

حق تعالیٰ کا انگنت شکر اور احسان ہے جس نے یہ دن بھی دکھایا کہ آج بروز ہفتہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۲ راکتوبر ۲۰۰۵ء یہ ناچیز اَلدُّرَّة کی شرح سے فارغ ہوا۔ یہ کام محض اور محض اسی رحیم وکریم کی توفیق اور لطف وکرم سے ہوا اور اسی رحیم وکریم سے یہ بھی التجاء ہے کہ اس ادنیٰ سی کاوش کو قبول فرما کر اسکو نافع اور مفید عام بنائے اور جس طرح اس قصیدہ کے مؤلف علّامہ جزری رحمہ اللہ اور اس قصیدہ کے شارحین علّامہ محمد بن حسن السمانودي رحمہ اللہ اور امام القراءات حضرت علّامہ قاری فتح محمد پانی پتی ثم مدنی رحمہ اللہ کی دعائیں قبول فرمائی ہیں، اسی طرح اس سراپا گنہگار کے ساتھ بھی اپنی رحیمی، کریمی اور ستّاری والا معاملہ فرمائے اور اپنی کتاب کی نسبت سے آخرت کی ساری منزلیں آسان فرمائے۔ بندہ کے والدین، جملہ اساتذہ کرام، اعزاء واقرباء اور جملہ متعلقین واحباب کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور بغیر حساب وکتاب کے بخش دے۔ اٰمِيْنَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ۔ وَصَلِّ اللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنَ۔ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ۔

محمد تقی الاسلام دهلوي

تعارف مؤلف

علم تجوید وقراءات خالص "علم نقلی" ہے۔ اس علم وفن میں اجتہاد کو کوئی دخل نہیں۔ اور اس کا مدار صحیح اور متصل سند پر ہے نیز یہ علم تواتر کیساتھ ہم تک پہنچا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ بندہ ناچیز اپنا تعارف کرائے:۔

بندہ کا وطن مولود "دھلی" ہے۔ ننھیال و ددھیال دونوں کا اندرون شہر دھلی سے قدیم تعلق ہے۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۷ء ہی میں لاہور آگئے تھے۔ تقسیم ملک کے حالات قیامت خیز تھے۔ سکون آنے پر بہ توفیق ایزدی قرآن مجید کے حفظ کی تکمیل ہوئی۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

محراب سنانے کے بعد حصولِ علم کیلئے سیّد القراء حضرۃ مولانا قاری محمد شریف صاحب رحمہ اللہ کی خدمت میں جامع مسجد آسٹریلیا لاہور حاضر ہوا۔ اور ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳ء میں تجوید سے فراغت کی سند ملی۔ اس کے بعد حضرۃ اقدس ہی سے بطریق شاطبیہ قراءات سبعہ کی تکمیل ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء میں ہوئی اور سند فراغت ملی۔

اسکے بعد امام الفن والقاری حضرۃ علّامہ قاری عبدالمالک صاحب [1] لکھنوی رحمہ اللہ سے قراءات عشرہ بطریق شاطبیہ و درّہ کی تکمیل ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء میں ہوئی اور سند فراغت ملی۔ اسمیں بندہ کے ہم سبق قاری محمد اسلم صاحب بلوچی رحمہ اللہ اور قاری حسن شاہ صاحب مانسہروی رحمہ اللہ تھے۔ حضرۃ اقدس ہمارے امتحان سے فارغ ہوئے اور چند روز بعد تندرستی کی حالت میں خاموشی سے وصال فرماگئے۔ فَرَحِمَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً وَّاسِعَةً

حضرۃ والا کے وصال کے بعد بندہ ناچیز اور محترم قاری عبدالغنی سہارنپوری رحمہ اللہ نے محرر الفن زُبدۃ المحققین حضرۃ مولانا قاری محمد شریف صاحب رحمہ اللہ سے بطریق طیّبہ قراءات عشرہ کبریٰ [2] کی تکمیل ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء میں کی اور

---

[1] حضرۃ سیّدنا شیخ القراء قاری عبدالمالک صاحب رحمہ اللہ کی زیارت دھلی میں حضرۃ استاذی قاری قربان علی شاہ صاحب کے ہاں ہوئی تھی اور لاہور تشریف آوری کی برکت سے زیارہ کا سلسلہ شروع ہوگیا لیکن اسباق کی نسبت سے مستقل صحبت ایک ہی سال میسر ہوئی۔ البتہ حضرۃ قبلہ قاری فضل کریم صاحب رحمہ اللہ اور قبلہ حضرۃ قاری محمد شریف صاحب رحمہ اللہ سے ۱۹۵۱ء سے تا حیات تعلق رہا۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

[2] یہ مصری قراء کی اصطلاح ہے کہ طیّبہ کے طریق سے پڑھیں تو لفظ کبریٰ استعمال کرتے ہیں۔

سند فراغت ملی۔

تجوید وقراءات سے فراغت کے بعد حضرۃ سیّدی مولٰنا قاری محمد شریف صاحب رحمہ اللہ کی بار بار ترغیب نے کاروبار سے نکال کر حضرۃ مخدوم القراء قبلہ قاری فضل کریم صاحب رحمہ اللہ بانی مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار رنگ محل لاہور کے گوشہ عاطفت میں پہنچایا۔ آپ نے پہلے بطور معین اپنے ہی درجہ میں رکھا اور پوری طرح تربیت فرمائی۔ پھر مستقل درجہ دینے کے بعد بھی روزانہ تشریف لاتے اور کام کی نوک پلک کا جائزہ لیتے۔ حضرۃ قبلہ قاری فضل کریم صاحب رحمہ اللہ نے ایک سال درجہ ناظرہ میں بھی بٹھا کر ایسی منجھائی کی کہ تدریس کی مشکل سے مشکل گتھی سلجھانے کا سلیقہ سکھا دیا۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

مدینہ منورہ میں قیام کے دوران وحید العصر امام القراءات حضرۃ علّامہ مولٰنا قاری فتح محمد صاحب پانی پتی ثم مدنی رحمہ اللہ سے بہت زیادہ قرب نصیب ہوا۔ اسی زمانہ میں وقف لازم کی نحوی ومعنوی تشریح لکھی۔ اس میں حضرۃ مربی رحمہ اللہ نے بھرپور نصرت فرمائی۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

عزیز طلباء! رزق، زندگی اور عمل میں برکت اور علم میں وسعت اور فیض رسانی چاہتے ہو تو والدین اور اساتذہ کرام کا ادب واحترام ملحوظ رکھنا، ان سے محبت اور ان کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھنا۔ اسی میں دین ودنیا کی کامیابی ہے۔ آگاہ رہو! یہ انمول موتی دنیا کے مادی خزینوں سے نہیں ملیں گے۔

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاجْعَلْ اٰخِرَتَنَا خَيْرًا مِّنَ الْاُوْلٰى۔
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔

محمد تقی الاسلام دہلوی

تصحیح وتدوین وتزئین
خالد محمود غفرلہ